سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Islamic Family Magazine
رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جنوری 2024ء / رَجَبُ المرجب 1445ھ
لوگوں کا شکریہ ادا کیجئے 6
رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معراج اور بیتُ المقدس 15
دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات 21
بچوں کو بہادر بنائیں 55
کیمرے کی آنکھ 62
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جو اچھا ہے حقیقت میں وہی اچھا ہے۔

بے اولاد جوڑے متوجہ ہوں!

یَااَوَّلُ 41 بار روزانہ پڑھئے، صاحبِ اولاد ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔ (مدت: 40 دن) (زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص22)

کمر کے درد کا روحانی علاج

فجر کی سنّتوں اور فرض کے درمیان 41 بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھئے، ہر بار پہلے بِسمِ اللہ شریف بھی پڑھئے۔ (بیمار عابد، ص37) اِنْ شَآءَ اللہ کمر کے درد سے نجات ملے گی۔

اپنڈکس کا روحانی علاج

آیَۃُ الْکُرسی 11 بار اور یَاعَظِیْمُ 7 بار (اوّل آخر تین بار دُرُود شریف) پڑھ کر ایک چٹکی نمک پر دَم کر کے اس کو پانی میں ڈال کر پی لیجئے۔ یہ عمل دن میں تین بار کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپنڈکس ختم ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص43)

کمر اور جوڑوں کا درد

حدیثِ پاک میں ہے: اِسْتَشْفُوْا بِالْحُلْبَۃِ یعنی "میتھی سے شفا حاصل کرو۔" (تنزیہ الشریعۃ، 2/246)

میتھی کو عربی میں حُلْبَہ، فارسی میں شنبلیلہ، پشتو میں ملخوزہ اور انگریزی میں (فینوگریک) FENUGREEK بولتے ہیں۔

1 میتھی کا استعمال کمر درد، تلّی کے وَرَم اور گنٹھیا (جوڑوں کے درد) وغیرہ میں نافع (یعنی فائدہ مند) ہے۔ 2 میتھی دانے گُڑ کے ساتھ جوش دے کر استعمال کرنے سے کمر اور جوڑوں کے درد میں آرام آتا ہے۔ 3 گنٹھیا (یعنی جوڑوں کے درد) کے لئے میتھی کے دس گرام تازہ پتے پانی میں پیس کر صبح نہار منہ استعمال کیجئے۔ (میتھی کے پتے سبزی والوں سے مل سکتے ہیں)

(رسالہ: میتھی کے 50 مدنی پھول، ص1، 3)

نوٹ: ہر غذا اور دوا اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2024ء / رجب المرجب 1445ھ

جلد: 8 شمارہ: 01

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

بفیضانِ نظر: سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

(قسط:01)

راہِ خدا میں خرچ کی ترغیب کے قرآنی اسالیب

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ(۲۴۵)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (پ2، البقرۃ:245)

تفسیر: راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنا بہت محبوب عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِسے خدا کو قرض دینے سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے، کیونکہ مخلوق کی جان و مال سب کا خالق و مالک خدا ہے اور بندہ اُس کی عطا سے صرف مجازی مالک ہے، مگر اس کے باوجود فرمایا کہ صدقہ دینے والا، گویا خدا کو قرض دینے والا ہے۔ یعنی جیسے قرض دینے والے کو اطمینان ہوتا ہے کہ اُسے اُس کا مال واپس مل جائے گا ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والا مطمئن رہے کہ اسے خرچ کرنے کا بدلہ یقیناً ملے گا اور وہ بھی معمولی نہیں، بلکہ کئی گنا بڑھا کر، جو سات سو گنا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے لاکھوں گنا زائد بھی، جیسا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت 261 میں ہے۔ صدقہ سے مال میں برکت اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت ”مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا“ نازل ہوئی تو حضرت ابو دَحداح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم قرض دیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں اے ابو دحداح! انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اپنا دستِ اقدس مجھے دکھائیے، حضرت ابو دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دستِ اقدس تھام کر عرض کی: میں نے اپنا باغ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ”ان کے باغ میں 600 کھجور کے درخت تھے اور ان کے بیوی، بچے بھی اسی میں رہتے تھے، حضرت ابو دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کے قریب آئے اور اہلِ خانہ کو آواز دی کہ اے اُمِّ دحداح! بیوی نے کہا: جی، میں حاضر ہوں۔ حضرت ابو دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چلو، اس باغ سے نکل چلیں، کیونکہ میں نے اس باغ کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بطورِ قرض پیش کر دیا ہے۔ (شعب الایمان، 3/249، حدیث:3452)

راہِ خدا میں خرچ کی ترغیب کے منفرد انداز

قرآن مجید میں اِس موضوع پر اتنی آیات ہیں کہ علماء نے اس سے ضخیم کتابیں مرتب کی ہیں، چند صفحات کے مضمون میں اُن کا احاطہ ممکن ہی نہیں۔ چند ایک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

ترغیب کا پہلا انداز: ”مثال“ انسانی فہم کے قریب اور زیادہ دل نشین ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں مثالوں کے ذریعے راہِ خدا میں خرچ کی ترغیب دی، جیسا کہ خود اوپر عنوان میں بیان کردہ آیت بھی مثال ہی کی صورت ہے اور اس کے علاوہ فرمایا: ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)﴾ ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (پ3، البقرۃ:261) مثال کی وضاحت یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے، جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اِسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم و جوّاد ہے، جس کے لیے چاہے، اُسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔

ترغیب کا دوسرا انداز: کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کے جذبے، انداز اور صلہ وانعام کو بیان کرکے ترغیب دی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ-وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۴)﴾ ترجمہ: وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں، اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے۔ اُن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (پ 3، البقرۃ:274) یعنی بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور شب و روز خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، یونہی موقع محل کی مناسبت سے کہیں اعلانیہ دیتے ہیں اور کہیں چھپا کر۔

ترغیب کا تیسرا انداز: انسان دوسروں کے عمل سے جذبہ حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے ایمان اَفروز واقعات بیان فرما کر ترغیب دی۔ چنانچہ فرمایا: ﴿وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ﴾ ترجمہ: اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ اُنہیں خود حاجت ہو۔ (پ 28، الحشر:9) یہ اَنصار صحابہ کے واقعات کی طرف اشارہ ہے، جنہوں نے مہاجرین کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا، اپنا آدھا مال مہاجروں کو دے دیا اور یوں اِیثار کرکے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ اُنہیں خود بھی مال کی حاجت تھی۔ اس جذبۂ ایثار کا مرتبۂ کمال ملاحظہ کریں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے بحرَین (علاقے) میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا، تو انہوں نے عرض کی: اگر آپ نے یہی کرنا ہے، تو ہمارے قریشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے، حالانکہ قریش اس وقت نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس نہ تھے۔ (بخاری،2 / 102، حدیث:2377)

اِسی جذبۂ ایثار کا واقعہ دوسری جگہ یوں بیان فرمایا: ﴿وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸)﴾ ترجمہ: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (پ29، الدھر:8)

ترغیب کا چوتھا انداز: باہمّت انسان کے مزاج میں چیلنج کا مقابلہ کرنا، دشوار اُمور کو سرانجام دینا اور کٹھن کاموں میں ہاتھ ڈال کر بہادری دکھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی انسانی نفسیات کے اعتبار سے ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ٘ۖ(۱۱) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُؕ(۱۲) فَكُّ رَقَبَةٍۙ(۱۳) اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍۙ(۱۴) یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍۙ(۱۵) اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍؕ(۱۶)﴾ ترجمہ: پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ کسی بندے کی گردن چھڑانا، یا بھوک کے دن میں کھانا دینا، رشتہ دار یتیم کو، یا خاک نشین مسکین کو۔ (پ30، البلد:11...16)

ترغیب کا پانچواں انداز: انسان اپنے ہم جنس یعنی انسان کی پریشانیوں پر دکھ محسوس کرتا ہے اور ایسے مواقع پر مدد نہ کرنے کو نہایت مذموم شمار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محروم طبقے کے ذکر اور اُن کی مدد نہ کرنے پر مذمت کرکے خرچ کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ فرمایا: ﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِؕ(۱) فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَۙ(۲) وَ لَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ(۳)﴾ ترجمہ: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے، پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔ (پ 30، الماعون:1...3) اور فرمایا: ﴿كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَۙ(۱۷) وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِۙ(۱۸)﴾ ترجمہ: ہرگز نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور تم ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ (پ30، الفجر:18.17)

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

لوگوں کا شکریہ ادا کیجئے

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

سوشل لائف میں کئی معاملات میں لوگ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں، اس پر کچھ لوگ دوسروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں کرتے! اسلامی تعلیمات میں لوگوں کا شکریہ ادا کرنا بہت ہی اہم ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ پاک کا شکر گزار نہیں ہو سکتا۔[1]

شرح حدیث

بندوں کا شکریہ ادا نہ کرنے والا شخص ربِّ کائنات کا ناشکرا (Unthankful) کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وجہ مختلف شارحینِ حدیث نے یہ بیان کی:

1 اس لئے کہ ایسے شخص نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنے میں اللہ کے حکم پر عمل نہیں کیا کہ ان لوگوں کا شکر ادا کرو جو میری نعمتیں تم تک پہنچنے کا وسیلہ (Means) بنے۔[2]

2 کیونکہ بندے کو دینے والے دو ہیں، ایک حقیقی مُعطی (دینے والا، Bestower) اور دوسرا ظاہری مُعطی (دینے والا، Bestower) (۱) حقیقی مُعطی اللہ ربُّ العالمین ہے جس نے اسباب اور ذرائع مقرر فرما دیئے ہیں، مثلاً کسی کی روزی کا وسیلہ کسی پیشے (Profession) کو بنایا، کسی کے لئے تجارت کو، کسی کے لئے زراعت کو اور کچھ کے لئے صدقات وزکوٰۃ وغیرہ کو واسطہ و وسیلہ بنایا (۲) ظاہری مُعطی وہ شخص ہے جس نے ہمیں کوئی چیز دی یا ہمارے ساتھ کوئی بھلائی یا خیر خواہی کی۔

جب مُعطی دو ہیں تو اگر ہم بندوں کا شکریہ ادا نہیں کریں گے تو اللہ پاک کو یہ ناپسند ہو گا چنانچہ وہ ہمارے شکر کو قبول نہیں فرمائے گا یا اس شکر کو کامل قرار نہیں دے گا کیونکہ ہم سے اس کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے کہ اس شخص کا شکریہ ادا نہیں کیا جس کا شکر ادا کرنے کا اللہ کریم نے فرمایا تھا۔[3]

شکرِ الٰہی اور شکرِ والدین کا ایک ساتھ حکم

ربِّ کریم نے قراٰنِ پاک میں شکر کے بارے میں فرمایا: ﴿اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔[4]

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس نے پانچوں نمازیں ادا کیں وہ اللہ کریم کا شکر بجالایا اور جس نے پانچوں نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں تو اس نے والدین کی شکر گزاری کی۔[5]

شوہر کی ناشکری کی وجہ سے جہنم میں جانے والیاں

بیوی کا شوہر کی ناشکری کرنا، اسے دنیا اور آخرت میں نقصان پہنچا سکتا ہے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عورتوں سے فرمایا: اے عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنمی دیکھا ہے۔ خواتین نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس سبب سے؟ فرمایا: اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔[6]

شکریہ کس طرح ادا کیا جائے؟

رہا یہ سوال کہ بندوں کا شکریہ کس طرح ادا کیا جائے؟ تو اسلامی تعلیمات میں اس کے کئی انداز بیان کئے گئے ہیں جن میں سے کوئی ایک یا سارے بھی اپنائے جاسکتے ہیں: ❁ کسی نے کوئی چیز دی تو بدلے میں ہو سکے تو یہ بھی کوئی شے دے دے ❁ کسی نے اس کے ساتھ اچھائی یا بھلائی کی تو اس کی تعریف کردے ❁ اس کے لئے دعا کر دے بلکہ یہ کہہ دے: جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْراً کہہ دے ❁ اس کے احسان کو یاد رکھے۔

الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بندہ کا شکریہ ہر طرح کا چاہیے؛ 1 دِلی 2 زبانی 3 عملی۔ یونہی رب کا شکریہ بھی ہر قسم کا کرے، بندوں میں ماں باپ کا شکریہ اور ہے! استاد کا شکریہ کچھ اور! شیخ، بادشاہ کا شکریہ کچھ اور![7]

سوشل میڈیا کے اس دور میں مزید آسانی ہو گئی ہے کہ ہزاروں کلو میٹر دور موجود کسی شخص کا شکریہ ٹیکسٹ، آڈیو یا ویڈیو میسج کے ذریعے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

شکریہ کے طریقے کے بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ

1 جسے کوئی چیز عطا کی گئی اگر وہ طاقت رکھے تو اس کا بدلہ دے، اگر طاقت نہ ہو تو اس کی تعریف کردے کیونکہ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔[8]

2 جو تم سے بھلائی کے ساتھ پیش آئے تو اسے اچھا بدلہ دو اور اگر تم اس کی استطاعت نہ رکھو تو اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔[9]

3 جس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے اسے چاہئے کہ اسے یاد رکھے کیونکہ جس نے احسان کو یاد رکھا گویا اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا بے شک اس نے ناشکری کی۔[10]

4 جس کے ساتھ بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَیْراً (یعنی اللہ پاک تجھے بہترین جزا دے) کہا تو وہ ثنا کو پہنچ گیا۔[11]

دعا کے بدلے دعا دیا کرتیں

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی سوالی آپ کو دعا دیتا تو آپ بھی اسے ویسی ہی دعا دیتیں جیسی وہ آپ کے لئے کرتا اور پھر اسے کچھ مال عطا فرماتیں، کسی نے پوچھا: آپ سائل کو مال بھی عطا فرماتی ہیں اور وہی دعا بھی دے دیتی ہیں جو سائل آپ کے لئے کرتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اگر میں ویسی ہی دعا نہ دوں تو سائل کی دعا کی وجہ سے اس کا جو حق مجھ پر ہے وہ اس حق سے بڑھ جائے گا جو میرے صدقے کی وجہ سے اس پر ہے، لہٰذا وہ جیسی دعا میرے لئے کرتا ہے میں بھی اس کے لئے ویسی ہی دعا کر دیتی ہوں، تاکہ میری دعا سے اس کی دعا کا پورا بدلہ اتر جائے اور میرا صدقہ (کسی احسان کا بدلہ بننے کے بجائے) خالص رضائے الٰہی کے لئے ہو جائے۔[12]

شکریہ ادا کرنے کے مواقع

روزانہ کی بنیاد پر نہ جانے کتنے لوگ ہماری زندگی کو آسان بناتے ہیں، ہماری پریشانیاں دُور کرتے ہیں، ہمیں سہولتیں دیتے ہیں، اگر ہم نوٹ کریں تو روزانہ شاید سینکڑوں مواقع (Opportunities) ایسے ملیں گے جہاں ہمیں لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، مثلاً ❁ کسی نے راستہ بتا دیا ❁ ہمارے لئے دعا کر دی ❁ ہمیں ٹھنڈا پانی پلا دیا ❁ علمِ دین سکھا دیا ❁ شریعت کا کوئی مسئلہ سمجھا دیا ❁ ٹریفک میں راستہ دے دیا ❁ پبلک ٹرانسپورٹ میں ہمیں بیٹھنے کے لئے جگہ دے دی ❁ شدید سردی میں گرم چادر اوڑھا دی ❁ بجلی جانے پر ہاتھ کے پنکھے سے ہوا دی ❁ اندھیرا ہونے پر موبائل یا ٹارچ کی لائٹ روشن کر دی ❁ ہمارا کچھ سامان خود اٹھا کر ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ❁ بغیر مطالبے کے مالی مدد کی ❁ لمبی قطار میں اپنی جگہ ہمیں دے دی

❁ ہمیں دفتری پیچیدگیوں سے بچاتے ہوئے ہمارے کاغذات وغیرہ مطلوبہ کاؤنٹر پر جمع کروادیئے ❁ شادی بیاہ میں دوسرے شہروں سے آنے والے مہمانوں کی میزبانی میں عملی تعاون کیا ❁ کمپیوٹر چلانا سکھادیا ❁ بجلی گیس کے بل، ٹیکس، گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس جمع کروانے کے لئے موبائل ایپلی کیشن کی معلومات فراہم کیں بلکہ چلانے کا طریقہ بھی سکھادیا ❁ ڈرائیونگ سکھادی ❁ ملکی قوانین کے بارے میں ضروری اور مختصر معلومات دے دی ❁ ہماری عدم موجودگی میں ہمارے والد صاحب یا بیٹے کو اسپتال کی ایمرجنسی پہنچا دیا ❁ ملک سے باہر ہونے کی صورت میں ہمارے کسی رشتہ دار کے غسل، کفن اور دفن وغیرہ کے انتظامات سنبھالے ❁ ہماری ضرورت کی چیز کہے بغیر لاکر دے دی ❁ ہمیں کردار سازی، ایجوکیشن، مالی اور گھریلو مسائل اور دنیا و آخرت کے حوالے سے مفید ترین عملی مشورے دیئے۔ قارئین! آپ خود غور کرنا شروع کریں تو یہ فہرست بہت طویل بھی ہوسکتی ہے۔

ہم شکریہ ادا کیوں نہیں کرتے؟

شکریہ ادا کرنے کی اتنی اہمیت اور فوائد اور مواقع ملنے کے باوجود اکثر لوگ دوسروں کا شکریہ ادا کیوں نہیں کرتے؟ اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں:

❁ سستی کی وجہ سے ❁ شکریہ کے فضائل اور فوائد سے لاعلمی ❁ تربیت میں کمی ❁ کوئی ہمارا شکریہ ادا نہیں کرتا تو ہم کیوں کسی کا شکریہ ادا کریں! ❁ جو اس نے کیا وہ اس کی ڈیوٹی تھی ❁ یہ چھوٹے لوگ ہیں، ان کا شکریہ ادا کیا تو سر پر چڑھ جائیں گے ❁ اپنوں کا شکریہ تھوڑی ادا کیا جاتا ہے ❁ احسان فراموشی ❁ اتنی چھوٹی سی بات پر شکریہ کیوں ادا کروں؟

خود کو تبدیل کیجئے

لوگوں کا شکریہ ادا کرکے ہم اپنے ربِّ کریم کے شکر گزار بندے بن سکتے ہیں۔ شکریہ ادا کرنا کس شخص کو اچھا نہیں لگتا؟ آپ نے جس جس کا شکریہ ادا نہیں کیا وہ سوچے گا تو سہی کہ میں نے ان کے ساتھ بھلائی کی اس کے جواب میں انہوں نے زبان ہلا کر شکریہ تک ادا کرنا گوارا نہیں کیا۔ شکریہ ادا کرنا ہمارے اخلاقی معیار کو بلند بھی کرتا ہے اور آئندہ کے لئے مدد کا راستہ بھی کھولتا ہے۔ پھر آج کے مفاد پسندی کے دور میں کس کو پڑی ہے کہ وہ آپ کے لئے اپنا وقت، قوت اور مال خرچ کرے، ایسے لوگوں کے خلوص کی قدر کرنی چاہئے، شکریہ ادا نہ کرکے گویا آپ ان کی ناقدری کررہے ہوتے ہیں۔ ایک دلچسپ واقعہ پڑھئے:

پانی پلانے کے شکریہ کا انوکھا انداز

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مدینے شریف میں ایک گھر کے پاس سے گزرے اور پانی مانگا، مالک مکان نے پانی پلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد جب اس گھر سے گزر ہوا تو ایک شخص اس گھر کی بولی لگا رہا تھا، آپ نے اپنے غلام سے کہا: پوچھو یہ گھر کیوں فروخت کیا جارہا ہے؟ غلام نے آکر بتایا کہ مالک مکان پر قرضہ ہے۔ آپ مالک مکان کے پاس آئے تو دیکھا کہ قرض خواہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ تم مکان کیوں بیچ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ اس کا میرے اوپر چار ہزار دینار قرضہ ہے، بہرحال آپ اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے اور غلام کو گھر بھیجا تو وہ گھر سے دیناروں سے بھری ایک تھیلی لے آیا۔ آپ نے چار ہزار دینار قرض خواہ کو اور باقی مالک مکان کو دے دیئے اور سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے۔[13]

اللہ پاک ہمیں شکر کرنے والا بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابو داؤد، 4 / 335، حدیث: 4811 (2) التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 2 / 443 (3) تفصیل کیلئے دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح، 1 / 176، تحت الحدیث: 19 (4) پ21، لقمٰن: 14 (5) بغوی، لقمٰن، تحت الآیۃ: 14، 3 / 423 (6) بخاری، 1 / 123، حدیث: 304 (7) مراٰۃ المناجیح، 4 / 357 (8) ترمذی، 3 / 417، حدیث: 2041 (9) نسائی، ص422، حدیث: 2565 (10) معجم کبیر، 1 / 115، حدیث: 211 (11) ترمذی، 3 / 417، حدیث: 2042 (12) مرقاۃ المفاتیح، 4 / 431، تحت الحدیث: 1943 (13) روضۃ العقلاء لابن حبان، ص263۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 رَجب کے نفلی روزے چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: میں ہر سال رَجب و شعبان کے روزے رکھتا ہوں، اِس بار میرے رَجَب شریف کے دو روزے چُھوٹ گئے ہیں۔ کیا مجھے وہ دو روزے رکھنے پڑیں گے؟

جواب: یہ نَفْل روزے ہیں، اگر رکھ کر نہیں توڑے تھے اور ویسے ہی دِن چلے گئے ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کی قضا نہیں ہوگی۔ گئے دِن واپس تو نہیں آسکتے۔ البتہ افسوس کیا جاسکتا ہے اور ممکن ہے کہ افسوس کی وجہ سے روزہ نہ رکھ پانے پر بھی ثواب مل جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 2رمضان شریف 1441ھ)

2 بچوں کو ”یہ گناہ کا کام ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: بچوں کو بُری عادت سے روکنے کے لئے اس طرح کہنا کیسا: ”یہ گناہ کا کام ہے“۔

جواب: اگر وہ گناہ کا کام ہے تو اس طرح کہنے میں حَرَج نہیں۔ البتّہ بچوں کو یہ نہ کہا جائے کہ ”تم کو گناہ ملے گا“ کیوں کہ نابالغ کو گناہ نہیں ملتا۔ اب مُشکل یہ ہے کہ بڑے کو سمجھاؤ کہ یہ گناہ کا کام ہے تو وہ نہیں سمجھتا تو بچّہ کیسے سمجھے گا! اور بچے کو کیا معلوم کہ گناہ کیا ہوتا ہے! لہٰذا بچوں کو اُن ہی کے انداز میں سمجھانا چاہئے۔ ہاں بعض بچے سمجھدار ہوتے ہیں اس لئے اُنہیں یوں سمجھانا چاہئے کہ مثلاً ”اللہ و رسول ناراض ہوسکتے ہیں، جو گناہ کرتا ہے اُس کو سزا مل سکتی ہے یا اس کو آگ میں ڈالا جاسکتا ہے وغیرہ“ مگر یہ نہ کہا جائے کہ تم کو آگ میں ڈالا جائے گا۔ حکمتِ عملی کے ساتھ ضَرورتاً مُحتاط جملے کہہ دے تو کوئی حَرَج نہیں تاکہ بچہ ڈرے اور گناہ سے بچے۔ بہر حال ڈائریکٹ بڑوں کو بھی نہیں کہہ سکتے کہ اللہ پاک تجھے آگ میں ڈالے گا، کیونکہ ہوسکتا ہے اللہ پاک اُسے مُعاف فرمادے اور بے حساب بخش دے۔ (مدنی مذاکرہ، 18 شعبان شریف 1441ھ)

3 زکوٰۃ میں نقد رقم کے علاوہ دوسری چیزیں دینا کیسا؟

سُوال: کیا زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے نقد رقم ہی دینا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نقد رقم ہی دینا ضروری نہیں، کوئی بھی چیز مالِ مُتَقَوَّم ہو (یعنی وہ مال جو جمع کیا جاسکتا ہو اور شرعاً اُس سے نفع اُٹھانا مباح ہو۔ رد المحتار، 7/8) تو وہ مارکیٹ ویلیو کے حساب سے زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے۔ مثلاً مجھ پر زکوٰۃ فرض ہوگئی جس کی رقم دس ہزار روپے ہے اور میرے پاس سوٹ پیس رکھا ہوا ہے جو مارکیٹ ریٹ کے حساب سے ڈھائی ہزار روپے کا ہے، اگر میں وہ سوٹ پیس بطورِ زکوٰۃ کسی شرعی فقیر کو دے دوں تو میری کل زکوٰۃ کے ڈھائی ہزار روپے ادا ہوجائیں گے۔ اِسی طرح مارکیٹ ویلیو کے حساب سے صوفہ

سیٹ، برتن اور اَناج وغیرہ کے ذریعے بھی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ لہٰذا یہ خیال ذہن سے نکال دیجئے کہ ”زکوٰۃ میں صرف رقم ہی دینی ہوتی ہے“ ایسا نہیں ہے، مارکیٹ ریٹ کے حساب سے دیگر چیزیں بھی زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 25 شعبان شریف 1441ھ)

4 کسی کو عُمرِ خِضْرِی کی دُعا دینا کیسا؟

سُوال: ”اللہ کریم آپ کو عُمرِ خِضْرِی عطا فرمائے“ یہ دُعا دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ دُعا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ”عُمْرِ خِضْرِی“ سے مُراد ”لمبی عُمر“ ہے کہ اللہ پاک آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 11 رمضان شریف 1441ھ)

5 جنَّت کہاں ہے؟

سُوال: کیا جنَّت آسمانوں پر ہے؟

جواب: جنَّت ساتوں آسمانوں سے اوپر اور جہنّم ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔ (بحر الکلام للنسفی، ص245) جنَّت بہت اونچی اور جہنّم بہت نیچی ہے۔ اللہ کریم ہمیں جنَّت میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنائے۔

جنّت میں آقا کا پڑوسی   بن جائے عطّار الٰہی
مولیٰ از پئے قُطبِ مدینہ   یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص123 - مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6 رمضان شریف 1441ھ)

6 ایک گھر کے چند افراد کی ایک ساتھ شادی کرنا کیسا؟

سُوال: کیا ایک گھر کے چند افراد کی شادی ایک ساتھ کرسکتے ہیں؟ بعض لوگ اسے نقصان کا سبب سمجھتے ہیں، آپ اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے کہ کیا ایسا سمجھنا درست ہے؟

جواب: ایک وقت میں بھائی بہنوں کی اکٹھی شادیاں کرنے میں کوئی نُحوست یا نقصان نہیں، چاہے تین ہوں یا تین سو تیرہ! اسلام میں بدشگونی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ صرف لوگوں کے خیالات ہیں کہ تین شادیاں اکٹھی کرنا نقصان کا سبب ہے، حالانکہ فی زمانہ جس انداز سے گانے باجوں کے ساتھ اور گھر کی خواتین کو نَچا کر شادیاں ہوتی ہیں اس طرح تو ایک شادی میں بھی نقصان ہے، پھر تین شادیوں میں کتنا نقصان ہوگا! یاد رکھئے! نقصان شادیوں سے نہیں ان میں ہونے والے گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ظاہر ہے جب گناہوں بھری شادیاں ہوں گی تو رحمتِ الٰہی کا نزول کیوں کر ہوگا؟ ہوسکتا ہے ایسوں کے لئے رحمت کے دروازے بند ہوجائیں جو یقیناً نقصان کا سبب ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 19 رمضان شریف 1441ھ)

7 بہو کا اپنی ساس کو زکوٰۃ دینے کا حکم

سُوال: شوہر نے بیوی کو شادی میں جو سونا دیا تھا کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟ نیز کیا بہو اپنی ساس کو زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

جواب: بیوی کے پاس جو سونا ہے اگر وہ اس کی مالکہ (یعنی شوہر نے اس سونے کا اس کو مالک بنا دیا) ہے پھر تو زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں گی تو زکوٰۃ دینا ہوگی۔ رہی بات ساس کو زکوٰۃ دینے کی، تو ساس اگر حق دار ہے تو اُسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 5 رمضان شریف 1441ھ)

8 کیا والدین کے گناہوں کی سزا اولاد کو ملتی ہے؟

سُوال: کہا جاتا ہے کہ ”ماں باپ کا کیا اولاد کو بھگتنا پڑتا ہے“ تو کیا واقعی ماں باپ کے گناہ اولاد کو بھگتنا پڑتے ہیں؟

جواب: ایسا نہیں ہے، محض دنیاوی طور پر بولا جاتا ہے کہ ”ماں باپ کا کِیا ہم بُھگت رہے ہیں“ آخرت کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔ قراٰنِ کریم کی آیت مبارکہ ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ (پ22، الفاطر: 18) اس میں ماں، باپ اور اولاد سب شامل ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 19 رمضان شریف 1441ھ)

9 سب سے آخر میں موت

سُوال: سب سے آخر میں موت کسے آئے گی؟

جواب: ملکُ الموت علیہ السَّلام کو۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص522- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ عصر، 17 رمضان شریف 1441ھ)

دارُالافتاء اہلِسنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 صاحبِ ترتیب کا جمعہ کا وقت نکل رہا ہو تو وہ کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ صاحبِ ترتیب کا جمعہ جارہا ہو اور کہیں نہیں ملے گا، یعنی جمعہ کی جماعت جارہی ہو لیکن ظہر کا وقت ابھی باقی ہو، تو کیا پہلے جمعہ پڑھے گا یا قضا نماز؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایسا شخص پہلے قضا نماز پڑھے گا، پھر جمعہ کے بدلے ظہر کی نماز پڑھے گا۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص صاحبِ ترتیب ہو اور جمعہ کے وقت اسے یاد آگیا کہ میری ایک نماز رہتی ہے، لیکن صورتحال یہ ہو کہ اگر قضا نماز پڑھے گا تو جمعہ کی جماعت چلی جائے گی لیکن ظہر کی نماز کا وقت باقی ہوگا، تو ایسے شخص پر ضروری ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے پھر جمعہ کے بدلے ظہر کی نماز پڑھ لے۔ اور اگر صورتحال یہ ہو کہ جمعہ کی جماعت چلے جانے کے ساتھ ساتھ ظہر کا وقت بھی ختم ہو جائے گا، تو ایسی صورت میں بالاتفاق وہ شخص پہلے جمعہ ادا کرلے پھر قضا نماز پڑھ لے۔ اور اگر صورتحال یہ ہو کہ قضا نماز پڑھ کے امام کے ساتھ جمعہ میں شریک ہو سکتا ہو، تو بالاتفاق پہلے قضا نماز پڑھے گا، پھر جمعہ ادا کرے گا۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اور اگر ایسا ہے کہ فجر پڑھنے میں جمعہ بھی جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھ لے پھر فجر پڑھے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔“

(بہارِ شریعت، 1/704)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 وضو میں سر کا مسح کرنے سے پہلے انگلیاں چومنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ سر کا مسح کرنے سے پہلے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انگلیاں چومتے ہیں بعض تو آنکھوں سے بھی لگاتے ہیں پھر اُسی استعمال شدہ ہاتھ کی تری سے مسح کرتے ہیں۔ تو کیا اس طرح کرنے سے سر کا مسح درست ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھے گئے مسئلہ کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ چونکہ سر کا مسح کرنے کے لیے ہاتھ کا تر ہونا ضروری ہے اب خواہ یہ تری اعضائے وضو دھونے کے بعد ہاتھ میں رہ گئی ہو یا پھر نئے سرے

* محققِ اہلِ سنّت، دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

سے ہاتھ کو تر کیا ہو، بہر صورت وہ تری مسح کے لئے کافی ہو گی۔
اب اگر کسی شخص نے مسح سے پہلے اس تر ہاتھ سے عمامے کو چھولیا یا پھر جسم کے کسی ایسے حصے پر وہ ہاتھ پھیرا جسے وضو میں دھویا جاتا ہے تو اب اگر اس کے ہاتھ میں تری باقی ہے تو سر کا مسح ہو جائے گا اس طرح کرنے سے اس کے مسح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

ہاں! دوسری صورت یہ ہے کہ اس شخص نے ہاتھ کی اس تری سے موزوں پر مسح کر لیا تو چونکہ یہ تری ایک فرض کو ساقط کرنے کے کام آچکی ہے، لہٰذا اب اس مستعمل تری سے سر کا مسح نہیں ہو گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ تر کرنے کے بعد انگلیوں کو چومتا اور آنکھوں سے لگاتا ہے تو یہ پہلی صورت میں داخل ہے، پس اگر اس کے ہاتھ میں تری باقی ہے تو سر کا مسح ہو جائے گا اس طرح کرنے سے اس کے مسح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن یہ ضرور یاد رہے کہ مسح کرنے سے پہلے یوں انگلیاں چومنا اور آنکھوں سے لگانا شرعاً ثابت نہیں نہ ہی ایسا کرنے میں کوئی دنیوی فائدہ ہے لہٰذا ایک عبث اور لغو فعل سے بچنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، 1/6-ردالمحتار مع الدر المختار، 1/264-المحیط البرہانی، 1/38-بہار شریعت، 1/291)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 وضو کے بارے میں ایک حدیث پاک اور اس کا جواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے ایک پوسٹ پڑھی جس میں سنن ابن ماجہ شریف کے حوالے سے یہ حدیث پاک لکھی تھی: ”رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس کا وضو نہیں، اس کی نماز نہیں اور جس نے بسم اللہ نہیں کہا اس کا وضو نہیں ہوا۔“ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ واقعی ایسی حدیث موجود ہے؟ اور کیا واقعی ایسی صورت میں وضو نہیں ہوتا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں جس حدیث پاک کا ذکر کیا گیا ہے، وہ سنن ابن ماجہ شریف میں موجود ہے مگر اس کا یہ معنی نہیں کہ جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کا وضو نہیں ہو گا بلکہ اس حدیث پاک کا معنیٰ یہ ہے کہ جس نے اللہ پاک کا نام لیے بغیر وضو کیا تو اس کا وضو کامل نہ ہوا، ناقص ہوا یعنی اسے وضو کی مکمل برکتیں حاصل نہیں ہوں گی۔ یہی وضاحت ایک دوسری حدیث پاک میں بھی موجود ہے۔

یاد رہے: وضو سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا افضل ہے جبکہ مطلق اللہ پاک کا نام لینا سنت مؤکدہ ہے، اگر کسی نے جان بوجھ کر وضو سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینے کی عادت بنائی تو وہ شخص گنہگار ہو گا البتہ اس موقع پر کوئی دوسرا ذکر کر لیا تو سنت ادا ہو جائے گی۔ (ردالمحتار، 1/241)

ابن ماجہ شریف کی حدیث پاک یہ ہے: ”لا صلاۃ لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیه“ ترجمہ: جس کا وضو نہیں، اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا، اس کا وضو نہیں۔ (ابن ماجہ، 1/140)

اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر وضو کرنے سے برکتیں کم ہونے سے متعلق امام بیہقی علیہ الرحمہ سنن کبریٰ میں روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”من توضأ وذکر اسم اللہ علی وضوئه کان طهورا لجسده، ومن توضأ ولم یذکر اسم اللہ علی وضوئه کان طهورا لاعضائه“ ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر وضو کیا تو یہ وضو اس کے سارے جسم کے لیے پاکی کا سبب ہو گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر وضو کیا تو صرف اعضائے وضو کو پاک کرنے والا ہو گا۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، 1/73)

ابن ماجہ شریف کی حدیث کے متعلق مراٰۃ المناجیح میں ہے: ”یہاں کمال کی نفی ہے یعنی جو کوئی وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں، جیسے حدیث شریف میں ہے کہ مسجد سے قریب رہنے والے کی بغیر مسجد نماز نہیں ہوتی، یعنی نماز کامل نہیں ہوتی کیونکہ رب نے فرمایا جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنا منہ ہاتھ دھوؤ الخ، وہاں بسم اللہ کی قید نہیں، نیز تیسری فصل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود اور ابن عمر کی حدیث آرہی ہے کہ جو وضو کے اول میں بسم اللہ پڑھے اس کا تمام جسم پاک ہو جاتا ہے اور جو نہ پڑھے تو اس کے صرف اعضاء وضو پاک ہوتے ہیں۔“ (مراٰۃ المناجیح، 1/383)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھانے پینے کی چیزیں ضائع نہ کیجئے!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

اے عاشقانِ رسول! کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنا ایک International Problem (بینَ الاَقوامی مَسئلہ) ہے۔ لوگوں کی ایک تعداد ہے کہ جو استعمال کے قابل ہونے کے باوجود کھانے پینے کی بہت سی چیزوں کو ضائع کر دیتی ہے، شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات، رمضانُ المبارک میں عام لوگوں کے افطار کے لئے مختلف مقامات پر بچھائے گئے دستر خوان یا پھر بڑے لوگوں کی افطار پارٹیاں، ہوٹلز اور گھر، الغرض بہت سی جگہوں پر کھانے پینے کی چیزیں ضائع ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

وطنِ عزیز پاکستان کے ساتھ ساتھ کئی ممالک میں روزانہ لاکھوں کروڑوں روپے کی کھانے پینے کی چیزیں پھینک دی جاتی ہیں جو کہ کسی انسان کے پیٹ میں نہیں جاتیں۔

کئی امیر ممالک تو ایسے ہیں کہ جن میں استعمال کے قابل ہونے کے باوجود کھانے کی چیز کو ضائع کرنے کے باقاعدہ قوانین بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ایک امیر ملک کے بارے میں پتا چلا کہ وہاں ہوٹل والے قانونی لحاظ سے اس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ بچا ہوا کھانا شام کو پھینک دیں، مثلاً اگر کوئی ہوٹل والا مچھلیاں پکا کر یا تَل کر یا ڈیپ فرائی کر کے بیچتا ہو، تو شام میں جتنی مچھلیاں بچی ہوں گی چاہے پکی ہوئی ہوں یا پھر کچی جو کہ فریزر میں موجود ہوں، ساری ہی پھینک دینا ضَروری ہے۔ اب چاہے وہ ایک ہزار روپے کی ہوں یا پھر ایک لاکھ روپے کی، انہیں دوسرے دِن نہیں کھلا سکتے۔ آپ اسی سے اندازہ لگالیں کہ جب فریزر میں رکھی کچی مچھلیاں دوسرے دِن نہیں چلا سکتے تو پھر پکا ہوا کھانا اگلے دن کے لئے کس نے فریج میں رکھنے دینا ہے؟ یہ بھی لازمی طور پر پھینکنا ہی ہوگا۔

دعوتوں میں کھانا کھاتے ہوئے ٹیبلز، دستر خوانوں اور دریوں پر کھانا گرایا جاتا ہے، جن ہڈیوں کے ساتھ گوشت لگا ہوتا ہے انہیں برابر صاف نہیں کیا جاتا، برتن سے گرم مصالحے اور نہ کھائی جانے والی چیزوں کو نکالنے کے ساتھ کھانے کے بہت سے ذرات بھی ساتھ ہی چلے جاتے اور ضائع ہوجاتے ہیں، کھانے کے بعد برتنوں اور دیگوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا دوبارہ استِعمال کرنے کا بہت سے لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، بچی ہوئی روٹیاں یا پھر ان کے ٹکڑے اور بچے ہوئے چاول بھی پھینک دیئے جاتے ہیں۔

اعداد و شمار کی عالمی ویب سائٹ ”theworldcounts.com“ کے مطابق دنیا کی خوراک کا تقریباً ایک تہائی حصہ ضائع ہوجاتا ہے جو تقریباً 1.3 بلین ٹَن یعنی 13 کھرب کلوگرام سالانہ ہے۔

جہالت اور دینی تعلیمات سے دوری کے سبب کچھ لوگوں کے دماغ بہک جاتے ہیں، پھر انہیں مسلمانوں کے جُوٹھے میں بھی جَراثیم اور بیکٹیریا نظر آتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان بھائی کا جُوٹھا کھانے پینے سے گِھن کھاتے اور کتراتے ہیں، اس طرح

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

بھی کھانے پینے کی چیزوں کے ضائع ہونے کی مقدار بڑھ جاتی ہے، حالانکہ مسلمان کا جُوٹھا کھانا پینا ایک تو عاجزی والا کام ہے۔[1] اور دوسرا یہ کہ **"مؤمن کے جوٹھے میں شفا"** کی خوش خبری ہے۔[2]

آج ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کے سبب پریشان ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ پریشانی کھانے پینے کی چیزوں کا اِحترام نہ کرنے اور رزق کی بے حرمتی کرنے کے سبب ہو۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُسے اٹھا کر پُونچھا پھر کھالیا اور فرمایا "اے عائشہ! اچّھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔"[3] ہمارا دینِ اسلام تو ہمیں دستر خوان پر گرے ہوئے کھانے کے ذرات بھی اُٹھا کر کھالینے اور انہیں ضائع نہ کرنے کا درس دیتا ہے، چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دستر خوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ خوش حالی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔[4]

یاد رکھئے! جان بوجھ کر جس نے پانی کا ایک قطرہ اور اناج کا ایک دانہ بھی ضائع کیا تو وہ آخرت میں پھنس سکتا ہے، مال ضائع کرنا ناجائز و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز اگر ہم کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کریں گے تو قیامت کے دن اس پر حساب نہیں بلکہ عذاب ہے، حساب تو اس حلال مال پر ہے جو ہم نے کھایا پیا اور استعمال کیا، باقی جو ہم نے ضائع کر دیا اس پر تو عذاب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ پانی پیتے ہوئے ایک ایک قطرہ ضائع ہونے سے بچانے کا اِہتمام کرتے ہیں چنانچہ پانی پی چکنے کے بعد مٹی کے پیالے کے پیچ میں جو دو تین قطرے جمع ہو جاتے ہیں، انہیں بھی پی لیتے ہیں۔ مَدَنی چینل کے ناظرین نے بھی یہ منظر بارہا دیکھا ہوگا۔

اگر ہم سب بھی اپنا یہ ذہن بنالیں کہ کھانے پینے کی چیزوں کا ایک ذرہ اور ایک قطرہ بھی ہم ضائع نہیں کریں گے اور نہ ہی ضائع ہونے دیں گے، نیز دوسرے مسلمان بھائی کا جُوٹھا بھی کھا پی لیں گے تو اس سے جہاں کھانے پینے کی چیزیں ضائع ہونے سے بچیں گی وہیں تنگ دستی اور غُربت میں بھی اچھی خاصی کمی آسکتی ہے، مہنگائی پر بھی کنٹرول ہو سکتا ہے، کیونکہ عام طور پر مہنگائی اُس وقت ہوتی ہے جب خریداری زیادہ کی جاتی ہے، اگر لوگ خریداری کم کریں گے تو دُکانوں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں مال اسٹاک پڑا رہے گا، بِکے گا نہیں تو پھر بیچنے والے سستا کریں گے۔ حضرت سیّدُنا ابراہیم بن ادہم رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مُریدوں سے کھانے کی اَشیا کی قیمتیں پوچھتے تو آپ سے کہا جاتا: ان کی قیمتیں حَد سے بڑھ گئی ہیں۔ اِرشاد فرماتے: انہیں خریدنا چھوڑ دو، سستی ہو جائیں گی۔[5]

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کا احترام کیجئے، انہیں ضائع ہونے سے بچایئے اور دوسروں کو بھی اس بات کا ذہن دیجئے، روٹی، سالن، چاول اور اسی طرح دیگر کھانے پینے کی چیزیں اگر بچ جائیں اور کھانے پینے کے قابل ہوں تو دوبارہ استعمال کرنے کے لئے فریج میں رکھ دیجئے یا پھر کسی ایسے کو دے دیجئے کہ جو انہیں استعمال کرلے یا پھر گائے، بکریوں، چڑیوں، مُرغیوں یا بلّیوں کو کِھلا پلا کر ان چیزوں کی بے ادبی اور اِسراف کے جُرم سے بچئے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) کنز العمال، جزء:3، 2/51، حدیث:5745 (2) الفتاوی الکبری الفقھیۃ لابن حجر الھیتمی، 4/117 (3) ابن ماجہ، 4/50، حدیث: 3353 (4) جامع الاحادیث، 7/144، حدیث:21480 (5) احیاء العلوم، 3/108۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معراج اور بیتُ المقدس

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مدنی*

اللہ پاک نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شمار معجزات و خصوصیات سے نوازا جن میں سے ایک معجزۂ معراج بھی ہے، یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ اللہ پاک نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہجرت سے 2سال پہلے اعلانِ نبوت کے گیارھویں سال 27 رجب کو رات کے تھوڑے سے حصے میں مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس تک اور پھر وہاں سے لامَکاں تک کی سیر کروائی۔ سفرِ معراج کے زمینی حصہ کی مسافت اور حکمت کو قراٰنِ کریم نے یوں بیان فرمایا ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ-اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(۱)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصا (بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔[1]

مسجدِ اقصیٰ (بیتُ المقدس) لے جانے کی حکمتیں علمائے کرام نے معراج کی رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ (بیتُ المقدس) تک لے جانے کی کئی حکمتیں بیان کی ہیں جن میں سے 5 یہ ہیں:

1. اس رات رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے دونوں قبلوں کی زیارت جمع ہو جائے۔
2. رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے اکثر نبیوں کی جائے ہجرت بیتُ المقدّس ہے، اسی وجہ سے آپ کو بھی بیتُ المقدس کی طرف سفر کروایا گیا تاکہ آپ کی دیگر فضیلتوں میں یہ فضیلت بھی شامل ہو جائے۔[2]
3. مسجدِ اقصیٰ کے سب ستونوں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی دُعا کی تھی اسی وجہ سے پہلے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے جایا گیا، جیسا کہ تفسیر روح المعانی میں ہے: مسجدِ اقصیٰ کے تمام ستونوں نے دعا کی: اے ہمارے ربّ! ہمیں ہر نبی کی برکت سے حصہ ملا ہے اور ہمیں محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شوق ہے، اے اللہ! ہمیں ان کی زیارت سے مشرف فرما۔ ان ستونوں کی دعا کی وجہ سے معراج (کے آسمانی سفر) کا آغاز مسجدِ اقصیٰ سے ہوا۔
4. وہ زمین جس پر محشر برپا ہونا ہے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آنے جانے سے شرف یاب ہو جائے۔
5. بیتُ المقدس لے جانے کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ ظاہر ہو جائے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب کے امام ہیں۔[3]

بیت المقدس کیا ہے؟ بَیْتُ المُقَدَّس مسلمانوں کا قبلۂ اوّل ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: چونکہ اس زمین میں حضراتِ انبیاء کے مزارات بہت ہیں اس لئے اسے قُدس کہا جاتا

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہے۔[4] یہ انبیا اور صُلحا (نیک لوگوں) کا مرکز رہا ہے حضرت سیدنا سلیمان علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مزارِ اَقدس[5] اور عالَمِ اسلام کی مشہور و معروف مسجدِ اقصیٰ بھی اسی میں واقع ہے۔[6]

بیت المقدس کی فتح کی بشارت رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لانے سے پہلے بیت المقدس رومیوں کے قبضے میں تھا اور نصرانی راہب اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھ چکے تھے کہ آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں سے ایک صحابی بیت المقدس کو فتح کرے گا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اس کی فتح کی بشارت غزوۂ احزاب کے موقع پر ارشاد فرمائی چنانچہ جب غزوۂ احزاب کے موقع پر مسلمان خندق کھود رہے تھے تو خندق کی کھدائی کے دوران ایک چٹان آگئی جو صحابۂ کرام سے نہ ٹوٹ سکی۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور کدال لے کر ”بِسْمِ الله“ پڑھ کر ایک ضرب لگائی جس سے اس کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگیا۔ فرمایا: اَللهُ اَكْبَرُ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الشَّامِ وَاللهِ اِنِّي لَاُبْصِرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ مِنْ مَكَانِي هٰذَا یعنی اللہ پاک بہت بڑا ہے! مجھے ملکِ شام کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ پاک کی قسم! میں سرخ محلات اپنی اِس جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح دوسری اور تیسری ضرب پر ایران اور یمن کی کنجیوں کی بشارت عطا فرمائی۔[7]

یہ بشارت یوں پوری ہوئی کہ جب مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کے مبارک دور میں فتوحات کا سلسلہ جاری تھا۔ اسلامی لشکر فتحِ یرموک کے بعد بیتُ المقدس کی جانب روانہ ہوا۔ بیتُ المقدس کا قلعہ نہایت ہی مضبوط تھا، رومیوں نے یرموک کا حال سن کر پوری پوری تیاری کر رکھی تھی، اسلامی لشکر نے جاتے ہی قلعے کا محاصرہ کرلیا۔ یہ محاصرہ اور ہلکی پھلکی جنگ 4 ماہ تک جاری رہی۔ رومیوں کے بڑے راہب نے اپنی قوم کو بتایا تھا کہ میں نے پچھلی کتابوں میں پڑھا ہے کہ ملکِ شام کو محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ایک سرخ رنگ کا صحابی فتح کرے گا۔

اس نصرانی راہب نے سپہ سالارِ لشکر حضرت سیّدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہُ عنہ سے بھی یہی کہا اور ساتھ ہی اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی اس صحابیِ رسول کی نشانیاں بھی بیان کیں۔ جنابِ ابوعبیدہ نے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کو مکتوب روانہ کیا۔ یوں سیّدنا عمر فاروق اعظم کی ملک شام میں آمد ہوئی۔ جب نصرانی راہب قمامہ نے سیدنا فاروقِ اعظم کا چہرہ مبارک دیکھا تو فوراً دروازے کھلوا دیے اور بیت المقدس آپ کے حوالے کر دیا۔[8]

بیت المقدس میں نیکیوں کا اجر و ثواب بیتُ المقدس یعنی مسجدِ اقصیٰ میں نماز اور دیگر نیکیوں کا اجر و ثواب بیتُ اللہ شریف اور مسجدِ نبوی شریف کی طرح خاص ہے چنانچہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نَماز کے برابر ہے اور محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنا پچیس نَمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں نَماز پڑھنا پانچ سو نَمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ اقصیٰ اور میری مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں نَماز پڑھنا پچاس ہزار نَمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نَماز پڑھنا ایک لاکھ نَمازوں کے برابر ہے۔[9]

مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کا ثواب بیان کرتے ہوئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے عمرہ کے لئے بیت المقدس سے احرام باندھا تو اس کا یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔[10]

ایک اور روایت میں ہے: جو عمرے کیلئے بیت المقدس سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔[11]

---

(1) پ15، بنی اسرآءیل: 1 (2) عمدۃ القاری، 11/595 (3) روح المعانی، جز15، بنی اسرآءیل، تحت الآیۃ: 1، 8/18 (4) مراۃ المناجیح، 6/457 (5) عجائب القراٰن، ص 194 (6) سفر نامے مفتی احمد یار خان، حصہ دوم، ص95 ملخصاً (7) مسند احمد، 6/444، حدیث: 18716- دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/421- سنن کبری للنسائی، 5/269، حدیث: 8857۔ (8) نوٹ: فتح بیت المقدس کا تفصیلی اور ایمان افروز تذکرہ پڑھنے کیلئے المدینۃ العلمیۃ کی مرتب کردہ کتاب ”فیضان فاروقِ اعظم، جلد2، صفحہ 619 تا 630 ملاحظہ کیجئے۔ (9) ابن ماجہ، 2/176، حدیث: 1413 (10) ابن ماجہ، 3/461، حدیث: 3002 (11) ابن ماجہ، 3/461، حدیث: 3001۔

گناہ ہوجائے تو۔۔۔

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اسلام کی روشن تعلیمات میں سے ایک بہت ہی خوب پہلو یہ بھی ہے کہ اگر بندے سے گناہ سرزد ہوجائے تو وہ نہ تو رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوجائے اور نہ ہی بے باک ہو کر گناہوں ہی میں غرق ہوجائے بلکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا یعنی اور گناہ ہوجائے تو اس کے بعد نیکی کرلیا کرو(کہ)وہ(نیکی)اُس گناہ کو مٹادے گی۔[1]

نیکی کے ذریعے گناہ مٹنے کی حکمت جیسے سفیدی سے سیاہی مٹ جاتی ہے، روشنی سے اندھیرے کا خاتمہ ہوتا ہے، مرض کا علاج اُس کی ضد سے ہوتا ہے اِسی طرح گناہ کو بھی اپنی ضد (Opposite) سے مٹایا جائے مثلاً گانے باجے سننے کے گناہ کو (توبہ کرنے کے بعد) قراٰنِ پاک کی تلاوت سننے اور ذکر کی محفل میں بیٹھنے والی نیکیوں کے ذریعے مٹایا جائے۔[2]

گناہ مٹنے کی صورتیں اِس حدیثِ پاک میں گناہ مٹنے کا ذکر ہے، اگر گناہ کا تعلق اللہ پاک کے حقوق سے ہو تو اِس کے مٹنے کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں: 1 گناہ کے بعد نیکی کرنے سے اللہ پاک دل سے گناہ کے نشانات مٹا دیتا ہے۔ یا پھر 2 اللہ پاک گناہ کے بعد نیکی کرنے سے اعمال نامے سے وہ گناہ مٹا دیتا ہے۔

اگر گناہ کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو تو اِس کی دو صورتیں ہیں: 1 وہ نیکی مظلوم کو اُس پر کئے گئے ظلم کے عوض دی جائے گی یا پھر 2 اللہ پاک اُس نیکی کی وجہ سے اُس بندے کو اپنے فضل سے راضی کردے گا۔ یاد رہے! جہاں بندوں کے حقوق کا معاملہ ہو تو وہاں توبہ کے ساتھ اُس حق تلفی کا ازالہ بھی کرنا ہوگا۔[3]

گناہ سے پاک کرنے کی صورتیں ساری نیکیاں مُطہِّر یعنی گناہوں سے پاک کرنے والی ہیں، اب یہ ہوتا دو طریقوں سے ہے:

1 کبھی نیکیاں گناہوں کو مٹا کر (انسان کو) پاک کرتی ہیں۔[4] اِسی کی طرف اللہ پاک نے قراٰن پاک میں اشارہ فرمایا ہے: ﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔[5]

یاد رکھئے! نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نمازیں ہوں یا صدقہ یا ذکر واستغفار یا اور کچھ۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لئے جو ان کے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔“[6]

2 کبھی گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کردیا جاتا ہے۔[7] اللہ پاک قراٰنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔[8]

اللہ کی رحمت ہی جنّت میں داخلے کا سبب بنی جیسے نیکیاں کرنے والے کو اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

اِسی طرح گناہ گار کو اللہ پاک کی رحمت سے مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ رحمتِ الٰہی جنّت میں داخلے کا ذریعہ ہے چنانچہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السّلام نے عرض کی: اللہ پاک کے ایک بندے نے سمندر میں موجود ایک پہاڑ کی تیس گز لمبی تیس گز چوڑی چوٹی پر پانچ سو سال تک اللہ پاک کی عبادت کی، سمندر نے اس پہاڑ کو ہر طرف سے چار ہزار فرسخ گھیرا ہوا تھا، اللہ کریم نے اس بندے کے لئے انگلی برابر میٹھے پانی کا ایک چشمہ نکال دیا جس سے پانی پھوٹ کر نکلتا اور پہاڑ کی ڈھلان تک پہنچتا، اللہ نے اس کے لئے انار کا ایک درخت بھی پیدا فرمادیا تھا، اس سے ہر رات ایک انار نکلا کرتا تھا تاکہ وہ اُسے کھا سکے، جب شام ہوتی تو وضو کے لئے نیچے اترتا اور وضو کرکے وہ انار کھالیتا اور نماز کے لئے کھڑا ہوجاتا، اس نے موت کے وقت یہ دعا مانگی کہ اللہ کریم سجدہ کی حالت میں اس کی روح کو قبض فرمائے اور زمین کے ساتھ ساتھ کوئی بھی دوسری چیز اس کے جسم کو خراب نہ کرے حتّٰی کہ اسے اسی طرح سجدے کی حالت میں اٹھایا جائے لہٰذا اللہ پاک نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا (یعنی اُس کی دعا قبول فرمالی) حضرت جبریل علیہ السّلام نے بتایا: جب ہم (آسمان سے) نیچے آتے اور دوبارہ (آسمان کی طرف) جاتے تو ہمارا گزر اس کے پاس سے ہوتا۔ ہم اس شخص کے بارے میں یہ جانتے ہیں کہ قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، ربِّ کریم اس کے بارے میں فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! میرے عمل کی وجہ سے (مجھے جنّت میں داخل فرما)، اللہ پاک (دوبارہ) فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کے سبب جنت میں داخل کردو! بندہ کہے گا: بلکہ میرے عمل کی وجہ سے (مجھے جنّت میں داخل فرما)، اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: میں نے اپنے بندے پر جو نعمت کی ہے اُس (نعمت) کا اِس کے عمل سے مقابلہ کرو چنانچہ صرف ایک آنکھ کی نعمت ہی اس کے پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی اور ابھی جسم کی دیگر نعمتیں باقی ہوں گی۔ اللہ پاک فرمائے گا: میرے بندے کو دوزخ میں لے جاؤ! پھر اسے دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جایا جائے گا تو وہ پکارے گا: اے میرے ربّ! مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اِسے واپس لے آؤ۔ پھر اُسے اللہ پاک کی بارگاہ میں لایا جائے گا تو اللہ پاک فرمائے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ بھی نہیں تھا تب تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے۔ اللہ فرمائے گا: تیرا پیدا ہونا یہ تیری طرف سے تھا یا میری رحمت سے؟ بندہ عرض کرے گا: تیری رحمت سے۔ اللہ پاک پھر ارشاد فرمائے گا: پانچ سو سال تک عبادت کرنے کی طاقت تجھے کس نے دی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے ہی دی۔ اللہ کریم فرمائے گا: سمندر کے بیچ پہاڑ پر تجھے کس نے اتارا اور نمکین اور کھارے پانی سے تیرے لیے میٹھا پانی کس نے نکالا؟ انار تو سال میں ایک بار نکلتا ہے اِس کے باوجود ہر رات تیرے لئے ایک انار کس نے نکالا؟ تو نے مجھ سے سجدہ میں روح قبض کرنے دعا کی تو میں نے تیرے ساتھ یہی کیا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ! تو نے (یہ سب کیا) اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: یہ سب میری رحمت سے ہے اور میں تجھے اپنی رحمت سے جنّت میں داخل کروں گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنّت میں داخل کردو۔ اے میرے بندے! تو بہت اچھا بندہ ہے۔ چنانچہ اللہ اسے جنّت میں داخل فرمادے گا۔[9]

اللہ کریم ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے، نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمت سے جنّت میں داخلہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 3/398، حدیث: 1994 (2) دیکھئے: شرح الطیبی، 9/277، تحت الحدیث: 5083 (3) مرقاۃ، 8/811، تحت الحدیث: 5083 (4) فیض القدیر، 1/521 (5) پ12، ھود: 114 (6) مسلم، ص118، حدیث: 552 (7) فیض القدیر، 1/521 (8) پ19، الفرقان: 70 (9) شعب الایمان، 4/150، حدیث: 4620۔

اسلام اور تعلیم (قسط:01)

مولانا عبد العزیز عطّاری*

تعلیم کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ریاستوں، ملکوں، قوموں، خاندانوں اور آنے والی نسلوں کو سدھارنے اور کامیابی کے سنہری خوابوں کو عملی جامہ پہنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

دینِ اسلام کی ہزاروں ایسی خوبیاں ہیں کہ دنیا کا کوئی نظام، دستور، آئین، دستاویزات اور مذہب اس کی خوبیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ان اعلیٰ خوبیوں میں سے ایک خوبی اور حُسن "تعلیم" بھی ہے۔ اس مذہبِ حق کا تو ابتدائی پیغام ہی لفظ "اِقْرَاْ" سے ہوتا ہے۔

دینِ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جو انسانیت کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات انسانیت کے تمام شعبہ ہائے زندگی کو محیط ہیں۔

اسلام صرف رسمی تعلیم کا قائل نہیں بلکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تعمیر شخصیت، افکار و خیالات اور تصورات کو پروان چڑھانے کا بھی خواہاں ہے یہ صلاحیتوں کو نکھارتا اور کامیابی کی راہیں ہموار کرتا ہے اس کا تعلق کسی ذات اور علاقے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تعلیم سب کا بنیادی حق ہے اور یہ سب کو تعلیم سے آراستہ کرنے میں بخیل نہیں۔

اہلِ اسلام نے تعلیم کی بہتری اور علم کی اشاعت کے لئے جو اقدامات کیے ہیں آج سینکڑوں سال بعد تعلیمی ادارے انہیں اپنا کر انفرادیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہم یہاں اسلام کے ابتدائی دور میں تعلیم کے لیے کیے جانے والے اہم اقدامات کو 18 حصوں میں تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں:

1. علم کی فضیلت بیان کر کے اہمیت اجاگر کرنا۔
2. حصولِ علم کی ترغیب اور ترک پر تنبیہ۔
3. تعلیم عام کرنے کی ترغیب۔
4. حصولِ علم کے مواقع و ذرائع کا انتظام۔
5. تعلیم سب کے لئے۔
6. تعلیم مفت بلکہ وظائف بھی۔
7. صلاحیت کے موافق سیکھنے کی ترغیب۔
8. نظامِ تعلیم کی بہتری و مضبوطی کے اقدامات۔
9. منہج تدریس۔
10. کلاس کا بہترین نظم و ضبط۔
11. تعلیمی اوقات میں وسعت و گنجائش۔
12. تعلیم میں مختلف دورانیے کی گنجائش۔
13. ہنر مند افراد پیدا کیجیے۔
14. اہلِ فن سے رجوع اور کسی ایک فن میں مہارت۔
15. علم کے حصول اور پختگی میں معاون انداز۔
16. فکرِ معاش سے آزاد رہ کر حصولِ علم۔
17. اشاعت علم کے لئے تصنیفی خدمات۔
18. مسائل عوام کی راہنمائی کا اہتمام۔

1 علم کی فضیلت بیان کر کے اہمیت اجاگر کرنا

علم کی اہمیت و فضیلت: علم ایک ایسا وصف ہے کہ جس سے باصلاحیت اور باشعور افراد پیدا ہوتے ہیں فہم و فراست، شعور و آگہی اور فکر و دانش میں اضافہ ہوتا ہے افکار و نظریات مضبوط ہوتے ہیں صحیح اور درست فیصلے کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے قومیں ترقی کرتی ہیں بہترین معاشرہ معرضِ وجود میں آتا ہے اور لوگوں کو بہترین اور پرسکون ماحول فراہم ہوتا ہے اسی لئے علم حاصل کرنے اور اس کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

علم کی فضیلت: 1 یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ

*شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ [1] ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ 2 قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَؕ-اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠(۹) [2] ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ 3 علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[3]

علم سیکھنے کی فضیلت: 1 تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے۔[4] 2 فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے پر بچھاتے ہیں۔[5] 3 جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ پاک اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کردے گا۔[6]

علم سکھانے کی فضیلت: 1 حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اس کو یاد کیا اور دوسروں تک پہنچایا۔[7] 2 علم میں غور و فکر کرنا روزے کے برابر اور پڑھانا رات کی عبادت کے برابر ہے۔[8] 3 تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قراٰن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔[9]

علمی مجالس کا قیام: مجالس علم کو حضور علیہ السّلام نے جنت کی کیاریوں سے تشبیہ دی۔[10] رات میں ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔[11]

2 حصولِ علم کی ترغیب اور ترک پر تنبیہ

علم کے ساتھ وابستہ رہیں: عالم بنو یا طالب علم بنو یا (علمی باتیں) سننے والے بنو، ان کے علاوہ چوتھا نہ بننا ہلاک ہو جاؤ گے۔[12]

تعلیمی معاملات میں سختی: حضور علیہ السّلام نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہمسایوں کو دین میں سمجھ بوجھ سے آشنا نہیں کرتے، ان کو تعلیم نہیں دیتے، وعظ و نصیحت نہیں کرتے، نیکی کا حکم نہیں دیتے اور برائیوں سے نہیں روکتے اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہمسایوں سے نہیں سیکھتے، ان سے سمجھ بوجھ حاصل نہیں کرتے، ان سے نصیحت حاصل نہیں کرتے، اللہ کی قسم! یا تو وہ اپنے ہمسایوں کو ضرور تعلیم دیں انہیں سمجھ بوجھ دیں نصیحت کریں نیکی کا حکم دیں برائیوں سے روکیں نیز لوگ اپنے ہمسایوں سے ضرور تعلیم حاصل کریں، دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور نصیحت لیں یا پھر میں ان کو جلد سزا دوں گا۔[13]

حصول علم کے مقاصد: جو بھی شخص کوئی کام کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی مقصد اس کے پیشِ نظر ضرور ہوتا ہے جس کے حصول کے لئے وہ تگ و دو کرتا ہے، علم تو اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے تو اس کے مقاصد اور فوائد بھی مد نظر ہونے چاہئیں تاکہ اسے یکسوئی سے حاصل کیا جا سکے چنانچہ حضور علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا اللہ پاک کی خشیت، اسے طلب کرنا عبادت، علمی مذاکرات کرنا تسبیح، علمی تحقیق کرنا جہاد، بے علم کو علم سکھانا صدقہ اور اہل لوگوں تک پہنچانے سے اللہ پاک کا قرب ملتا ہے۔ یہ تنہائی میں غمخوار، خلوت کا ساتھی اور راہ جنت کا مینار ہے۔ اللہ پاک اس کے باعث قوموں کو بلندیوں سے نوازتا ہے اور انہیں نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایسا راہنما اور پیشوا بنا دیتا ہے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے، ہر خیر و بھلائی کے کام میں ان سے راہنمائی لی جاتی ہے، ان کے نقشِ قدم پر چلا جاتا ہے، ان کے اعمال و افعال کی اقتدا کی جاتی ہے، ان کی رائے حرف آخر ہوتی ہے، فرشتے ان کی دوستی کو پسند کرتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے چھوتے ہیں، ہر خشک و تر شے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، کیڑے مکوڑے، خشکی کے درندے اور جانور سب ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ علم اندھے دلوں کی زندگی اور تاریک آنکھوں کا نور ہے۔ بندہ اس کے سبب دنیا و آخرت میں نیک لوگوں کے مراتب اور بلند درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و فکر کرنا روزے رکھنے کے برابر اور اسے پڑھانا رات کے قیام کے مساوی ہے۔ اسی کے سبب صلہ رحمی کی جاتی ہے، علم امام ہے اور عمل اس کا تابع۔ علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے جبکہ بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔[14]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) پ28، المجادلۃ: 11 (2) پ23، الزمر: 9 (3) ابن ماجہ، 1/146، حدیث: 224 (4) معجم اوسط، 6/257، حدیث: 8698 (5) ترمذی، 5/315، حدیث: 3546 ملخصاً (6) مسلم، ص1110، حدیث: 6853 ملخصاً (7) ترمذی، 4/298، حدیث: 2665 (8) جامع بیان العلم و فضلہ، ص77، حدیث: 240 ملخصاً (9) مسند احمد، 1/151، حدیث: 500 (10) ترغیب وترہیب، 1/63 ماخوذاً (11) دارمی، 1/94، حدیث: 264 ملخصاً (12) دارمی، 1/91، حدیث: 248 (13) مجمع الزوائد، 1/402، حدیث: 748 (14) جامع بیان العلم وفضلہ، ص77، حدیث: 240 ملتقطاً۔

دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات (قسط:02)

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں گاؤں دیہات سے حاضر ہونے والے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان جو سوالات کیا کرتے تھے، ان میں سے تین پچھلی قسط میں بیان ہوئے، مزید 5 سوالات اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات ملاحظہ کیجئے۔

1 جنّت کے بالا خانے کس کو ملیں گے؟ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا تُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا یعنی جنّت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہر والا حصہ اندر سے اور اندر والا حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اتنے میں ایک دیہات والا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: لِمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه؟ یعنی یارسولَ اللہ! وہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: هِیَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰی لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ یعنی وہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللہ پاک کے لئے نماز پڑھی۔[1]

2 موتیوں کے منبروں پر کون بیٹھیں گے؟ حضرت ابو درداء رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِی وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلٰی مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ یعنی قیامت کے دن اللہ پاک ایک ایسی قوم کو ضرور اٹھائے گا جس کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ اُن پر رشک کریں گے، وہ نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ اتنے میں ایک دیہات والا آدمی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور یوں عرض کی: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ یعنی یارسولَ اللہ! ہمیں ان کے اوصاف بیان فرما دیجئے تاکہ (دنیا میں) ہم انہیں پہچان سکیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰی وَبِلَادٍ شَتّٰی يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ يَذْكُرُوْنَهٗ یعنی وہ لوگ مختلف قبیلوں اور شہروں والے ہوں گے، اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوں گے اور اُس کا ذکر کریں گے۔[2]

3 کس عمل کے کرنے سے فائدہ ہو گا؟ حضرت ابو جُرَی جابر بن سُلیم ھُجَیْمِی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِنَّا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهٖ یعنی ہم دیہات میں رہنے والی قوم ہیں، آپ ہمیں کوئی ایسی چیز سکھا دیں جس کے ذریعے اللہ پاک ہمیں فائدہ عطا فرمائے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یعنی کسی نیکی کو ہرگز معمولی نہ سمجھو اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا ہو یا اپنے بھائی سے گفتگو کرتے ہوئے مسکرانا ہی کیوں نہ ہو، اِيَّاكَ وَتَسْبِيلَ الْاِزَارِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

وَالْخُيَلَاءُ لَا يُحِبُّهَا اللهُ یعنی تہبند لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر (کی نشانی) ہے اور اللہ پاک تکبر کو پسند نہیں فرماتا،[3] وَاِنِ امْرُؤٌ سَبَّكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ اور اگر کوئی آدمی تمہیں تمہارے کسی عیب پر طعنہ دے تو تم اُسے اُس کے عیب پر ہر گز طعنہ نہ دو اس لئے کہ تمہیں اِس کا (طعنہ نہ دینے کا) ثواب ملے گا اور طعنہ دینے والے پر طعنہ دینے کا وبال ہو گا۔[4]

4 قیامت کب آئے گی؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مجلس میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں سے گفتگو فرمارہے تھے، اتنے میں ایک دیہات والا آدمی آیا اور بولا: مَتَى السَّاعَةُ؟ یعنی قیامت کب آئے گی؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گفتگو جاری رکھی تو بعض لوگ کہنے لگے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِن کا سوال سنا اور اسے ناپسند کیا، کچھ نے کہا: آپ نے سوال سُنا ہی نہیں۔ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی بات پوری فرماچکے تو فرمایا: اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ یعنی قیامت کے متعلق سوال کرنے والا آدمی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں یہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا: فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ یعنی جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ انہوں نے سوال کیا: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ یعنی امانت کیسے ضائع ہو گی؟ آپ نے فرمایا: اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلَى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ یعنی جب منصب نااہل کو سونپ دیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔[5] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ (مَتَى السَّاعَةُ؟) کے تحت فرماتے ہیں: قیامت کی تاریخ مہینہ دن بتایئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو علمِ غیب کلی بخشا اور یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو قیامت کا علم دیا گیا اس لئے تو آپ سے یہ سوال کرتے تھے، حضور انور نے بھی انہیں اس سوال پر کافر یا مشرک نہ کہا بلکہ قیامت کی علامات بیان فرمادیں اور علامتیں وہ بیان کرتا ہے جسے ہر شے کا پتہ ہو۔ (ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ) کے تحت لکھتے ہیں: یہاں امانت سے مراد امامت حکومت سلطنت وغیرہ ہے جو رب تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے چند روز کے لئے بندوں کو سپرد فرمائی ہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔ (اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلَى غَيْرِ اَهْلِهٖ) کے تحت لکھتے ہیں: اس طرح کہ حکومت فاسقوں یا عورتوں کو ملے، قاضی فقیر جاہل لوگ بنیں اور بے وقوف لوگ بادشاہ بنیں۔ تَوسِید بنا ہے وِسادۃ سے اس کے معنی ہیں تکیہ کسی کے نیچے رکھنا یعنی نااہلوں کے سر تلے ان امانتوں کا تکیہ رکھ دیا جائے۔[6]

5 کیا جنّت میں گھوڑے ہوں گے؟ حضرت بُرَیدہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے آدمی نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے گھوڑے پسند ہیں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ یعنی اگر تو جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس ایک یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار کیا جائے گا پھر وہ تجھے وہاں اڑا کر لے جائے گا جہاں تو چاہے گا۔[7] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ وہاں یہ دنیا کے اونٹ یا پرندے نہ ہوں گے بلکہ خود جنت کی مخلوق ہوں گے جیسے حور و غلمان کہ جنّت تو صرف انسانوں کے لیے ہے ہاں چند جانور وہاں جائیں گے، حضور کی اونٹنی قصواء، اصحابِ کہف کا کتا، صالح علیہ السّلام کی اونٹنی، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا دراز گوش جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔[8]

جاری ہے۔

---

(1) ترمذی، 4/236، حدیث: 2535- التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1/325 (2) مجمع الزوائد، 10/77، حدیث: 16770 (3) مرد کے لئے لاپرواہی کی وجہ سے پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنا خلافِ اولیٰ ہے اور تکبر کی وجہ سے حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/109 مفہوماً) (4) مسند احمد، 34/236، حدیث: 20633 (5) بخاری، 1/36، حدیث: 59 (6) مراٰۃ المناجیح، 7/255 (7) ترمذی، 4/244، حدیث: 2553 (8) مراٰۃ المناجیح، 7/501۔

(دوسری اور آخری قسط)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابیات کے ساتھ انداز

مولانا شہروز علی عطّاری مَدَنی*

گزشتہ سے پیوستہ

خوش طبعی فرمانا ایک صحابیہ تھیں جنہیں اُمِّ ایمن کہا جاتا تھا۔ وہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں آئیں اور کہا کہ میرے شوہر آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کون، وہی نا جس کی آنکھوں میں سفیدی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اللہ کی قسم ان کی آنکھوں میں کوئی سفیدی نہیں۔ آپ نے فرمایا: یقین کرو ان کی آنکھوں میں سفیدی ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں نہیں، اللہ کی قسم ایسا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ہر انسان کی آنکھوں میں (قدرتی) سفیدی تو ہوتی ہی ہے۔ (1)

صحابیات کی شادیاں کروانا

حضرت اُمِّ ایمن آپ کا نام برکہ بنت ثعلبہ ہے۔ آپ اپنی کنیت "اُمِّ ایمن" سے مشہور ہیں۔ آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آزاد کردہ باندی ہیں۔ آپ نے ان کو آزاد فرما کر ان کا نکاح حضرت عبید بن زید خزرجی رضی اللہُ عنہ سے کیا تھا، جن سے حضرت ایمن بن عبید پیدا ہوئے۔ جب حضرت عبید غزوۂ حنین میں شہید ہوئے تو آپ نے حضرت اُمِّ ایمن کا دوسرا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہُ عنہ سے کر دیا جن سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہُ عنہما پیدا ہوئے۔ (2)

ضباعہ بنت زبیر آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا زبیر بن عبد المطلب کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہُ عنہ سے کیا جن سے حضرت عبد اللہ اور کریمہ رضی اللہُ عنہما پیدا ہوئے۔ (3)

صحابیات کی شادی مدنی دور میں

اُمامہ بنت حمزہ آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہُ عنہ کی پیاری صاحبزادی تھیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہُ عنہا کی کفالت میں دیا تھا۔ اُمُّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا کے بیٹے سلمہ بن ابو سلمہ رضی اللہُ عنہما سے ان کی شادی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود کی تھی۔ (4)

فاطمہ بنتِ قیس آپ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہُ عنہ کی بہن ہیں۔ ان کے شوہر ابو حفص بن مغیرہ نے انہیں طلاق دے دی۔ طلاق کے بعد انہیں رشتوں کے پیغامات آنے لگے تو انہوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا۔ حاضرِ خدمت ہو کر بتایا کہ دو رشتے آئے ہیں: ایک جہم بن حذیفہ کا ہے اور دوسرا حضرت معاویہ بن ابو سفیان کا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے فرمایا: جہم بن حذیفہ سخت مزاج انسان ہیں اور معاویہ بن ابو سفیان غریب و نادار ہیں ان کے پاس مال نہیں ہے۔ پھر آپ نے انہیں مشورہ دیا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہُ عنہما سے شادی کرلیں، پھر آپ نے انہی سے نکاح کیا۔ (5)

(1) سبل الہدی والرشاد، 7/114 (2) طبقات ابن سعد، 8/179 (3) طبقات ابن سعد، 8/38 (4) طبقات ابن سعد، 8/126، اسد الغابہ، 7/24 (5) اسد الغابہ، 7/248۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

کچھ نیکیاں کمالے

جنت واجب کروانے والی نیکیاں (قسط:03)

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

جنت واجب کرنے والی کچھ نیکیاں گزشتہ قسطوں میں بیان ہو چکیں، مزید چند نیکیوں کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے۔

1 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: میں "سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَار" پر تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ (پھر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سید الاستغفار کے الفاظ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ،وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (اس کے بعد) ارشاد فرمایا: جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو پڑھے اور شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو (بھی) اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

2 جو شخص 12 سال اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔[2] جبکہ ایک حدیث مبارکہ میں اس طرح ہے: جو سات برس صرف ثواب کے لئے اذان دے تو اللہ پاک اس کے لئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔[3] اس حدیث مبارکہ کی شرح میں حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جو بغیر تنخواہ سات سال اذان دے تو رب تعالیٰ اسے جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے کا پروانہ (پاسپورٹ اور ویزہ) لکھ دیتا ہے جو قیامت میں اسے دیا جائے گا، جس سے بے کھٹک وہ دوزخ سے گزر کر جنت میں داخل ہو گا۔ بعض مؤذن یہ طے کر لیتے ہیں کہ ہم تنخواہ مسجد کی صفائی وغیرہ کی لیں گے اذان فی سبیل اللہ دیں گے ان کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ اِن شآءَ اللہ اس کا ضرور فیض پائیں گے۔[4]

3 جب مؤذِّن اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے تو تم میں سے کوئی اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے، پھر مؤذِّن اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے، پھر مؤذِّن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہے، پھر مؤذِّن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کہے، پھر مؤذِّن حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ کہے، پھر جب مؤذِّن اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے تو وہ شخص اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر کہے اور جب مؤذِّن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے اور یہ شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔[5]

4 جو شخص فجر کی نماز پڑھے، پھر بیٹھا ذکرُ اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[6]

5 جو شخص مسلمانوں کو ایذا دینے والی چیز کو ان کے راستے سے ایک طرف دھکیل دے تو اللہ پاک اس کے سبب اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے، اور جس کے لئے اللہ پاک اپنے پاس ایک نیکی لکھے تو اس کے سبب اللہ پاک اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔[7]

بقیہ آئندہ شمارے میں

(1) ترمذی، 5/252، حدیث:3404 (2) ابن ماجہ، 1/402، حدیث:728 (3) ابن ماجہ، 1/402، حدیث:727 (4) مراٰۃ المناجیح، 1/415 (5) سنن کبریٰ للنسائی، 6/15، حدیث:9868 (6) مسند ابی یعلیٰ، 2/36، حدیث:1485 (7) مکارم الاخلاق للخرائطی، 1/157۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مہنگائی

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

مہنگائی بہت ہوگئی ہے، گزارہ نہیں ہوتا، گھر چلانا مشکل ہوگیا ہے، بجلی گیس کا بل بھروں یا مکان کا کرایہ دوں؟ گھر میں کھانے کو نہیں بچوں کی فیسیں کہاں سے بھروں؟

اس طرح کے کئی جملے آپ کو بھی سنائی دیتے ہوں گے، مہنگائی بہرحال انٹرنیشنل پرابلم ہے، اللہ پاک ان سب کی حالت پر رحمت کی نظر فرمائے، ان کی پریشانیاں دور ہوں اور خوشیاں ان کا مقدر بنیں۔

ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ دنیا عالَمِ اسباب ہے اور توکل کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ اسباب اختیار کرکے نتیجہ ربِّ کائنات پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ چاہے گا تو ہماری کوششیں کامیاب ہوں گی۔ اس لئے مہنگائی کم ہونے کا انتظار ہی نہ کرتے رہئے بلکہ مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لئے حسبِ حال کم اَز کم 3 کام فوری طور پر کرلینے چاہئیں:

1 اپنے اخراجات کی لسٹ بنایئے اور اچھی طرح غور و فکر کرکے غیر ضروری خرچے فوری طور پر روک دیجئے۔ اس سے جو رقم بچے گی وہ آپ کے ضروری اخراجات میں کام آئے گی۔

2 صرف بچت پر ہی زور نہ دیجئے بلکہ پہلے سے زیادہ وقت دے کر یا کام تبدیل کرکے یا کسی بھی جائز طریقے سے اپنی آمدنی بڑھانے کی بھی کوشش کیجئے، اس سے بھی آپ کے مسائل حل ہونا شروع ہوجائیں گے، اِن شآءَ اللہ!

3 ایک کمانے والا باقی سب کھانے والے ہوں تو مہنگائی کا مقابلہ عموماً مشکل ہوجاتا ہے، اس لئے فیملی میں کمانے والے افراد میں اضافے کی کوشش کریں، اس کے لئے گھریلو کسب بھی اپنایا جاسکتا ہے جیسے کسی پراڈکٹ کی پیکنگ اور کمپوزنگ وغیرہ۔ شروع شروع میں اگرچہ وہ تھوڑا کمائیں گے لیکن کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ ایک دن آئے گا کہ آپ کی مجموعی آمدنی اتنی ہوجائے گی کہ مہنگائی کی پریشانی میں کمی ہوجائے گی، اِن شآءَ اللہ۔

ان کے علاوہ اس پہلو پر توجہ رکھنا بہت ضروری ہے کہ کوئی بھی کام کرنے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے، اگر ہم وقت کو ضائع کردیں گے تو کام کا موقع گنوا دیں گے اور جب کام نہیں کریں گے تو آمدنی کہاں سے آئے گی اور پھر مہنگائی کا مقابلہ کیونکر ہوسکے گا؟ وقت ضائع ہونے سے ہماری آمدنی کیسے کم

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

ہو سکتی ہے، اس کو ترتیب وار پڑھئے:

1 سب سے پہلے آپ اپنی آمدنی کو 30 دنوں پر تقسیم کیجئے، آپ کی روزانہ کی اوسط آمدنی نکل آئے گی پھر اس رقم کو اُتنے گھنٹوں پر تقسیم کرلیں جتنے گھنٹے آپ روزانہ کام کرتے ہیں (مثلاً 6 یا 7 یا 8 گھنٹے)۔ اب یہ آپ کی فی گھنٹہ آمدنی ہے۔

2 اب اگر ہم کام کرنے کے اوقات میں اِدھر اُدھر کے فضول یا گناہ والے کاموں میں جتنے گھنٹے مصروف رہیں گے تو دیگر نقصانات کے ساتھ ساتھ ہمارا مالی نقصان بھی ہوگا اور رقم کی کمی کی وجہ سے گھر چلانا مزید مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے ایسے کاموں سے بچئے جو آپ کو مہنگائی سے چھڑوا نہیں سکتے البتہ دنیا یا آخرت میں پھنسوا ضرور سکتے ہیں مثلاً اپنا کام چھوڑ کر کئی کئی گھنٹے اسٹیڈیم یا ٹی وی پر میچ، فلم، ڈرامے یا میوزک پروگرامز دیکھنے یا سوشل میڈیا میں مصروف رہنا، پتنگ بازی، کبوتر بازی، دوستوں یاروں اور رشتے داروں کی گیدرنگ میں گھنٹوں غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں میں لگے رہنا وغیرہ۔ آپ ہی بتایئے کہ ان کاموں میں اپنا وقت ضائع کرنے والا مہنگائی کا رونا روئے گا تو کون اس کے آنسو پونچھنے کے لئے آگے بڑھے گا۔

اللہ پاک ہمیں مہنگائی کا مقابلہ کرنے کا شعور عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تاجروں کے لئے

کامیاب تجارت میں استقامت کا کردار

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب اللہ پاک کسی طریقے سے تمہارے لئے رزق کا سبب بنادے تو اسے اس وقت تک نہ چھوڑو جب تک اس ذریعۂ معاش میں تبدیلی نہ آجائے (یعنی نقصان ہو یا نفع نہ ہو)۔

(ابن ماجہ، 3/11، حدیث: 2148- مرقاۃ المفاتیح، 6/34)

ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا: مَنْ رُزِقَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ یعنی جس کو کسی کام میں روزی مل رہی ہو اسے چاہئے کہ وہ اسی میں لگا رہے۔ (شعب الایمان، 2/89، حدیث: 1241)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تجارت سے پہلے یہ خوب سوچ لو کہ میں کس قسم کی تجارت میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ (اپنے بارے میں فرماتے ہیں) میرا مشغلہ شروع سے ہی علم کا رہا۔ مجھے بھی تجارت کا شوق تھا کہ میں نے غَلّہ کی مختلف تجارتیں کیں مگر ہمیشہ نقصان اٹھایا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اب کتابوں کی تجارت کو ہاتھ لگایا۔ رب تعالیٰ نے بڑا فائدہ دیا۔

(اسلامی زندگی، ص153)

محترم قارئین! یقیناً زمین میں بیج بونے کے فوراً بعد ہی پھلدار درخت نہیں اُگ آتا بلکہ مسلسل حفاظت، آبپاشی اور صبر آزما لمبے انتظار کے بعد یہ اپنی Life cycle سے گزر کر درخت میں تبدیل ہوتا اور پھل دیتا ہے، تجارت کا آغاز کرنے کے بعد اس کے منافع حاصل ہونے والا معاملہ بھی اکثر اسی طرح ہوتا ہے، خاص طور پر جب کاروبار کرنے والا تجارت کے میدان میں نیا ہو، اس نے پہلے کوئی کاروبار نہ کیا ہو تو اسے کاروبار جمانے اور اس سے بہترین فوائد حاصل کرنے کے لئے محنت، صبر اور استقامت کے ساتھ صحیح وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے، مگر بہت سے لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ بہت بے صبری سے ہر کاروبار کے تھوڑے ہی عرصے بعد کوئی دوسرا کاروبار اپنا لیتے ہیں اور جلد سے جلد منافع حاصل کرنے کی آرزو میں منافع کے بجائے اصل پُونجی میں خسارے پر خسارہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اللہ کے فضل و کرم کی امید رکھتے ہوئے جو بھی جائز کاروبار کریں جم کر کریں اور اس کے نفع و نقصان کی وجوہات کو اچھی طرح پرکھیں، سمجھیں اور سنواریں۔

یاد رکھئے! کاروبار کی ترقی استقامت کے بغیر تقریباً ناممکن ہے البتہ اس کے علاوہ نیچے دیئے گئے مشورے بھی اس میں مددگار ثابت ہوں گے۔

کاروباری حضرات کے لئے مفید مشورے

۞ کاروباری مدِّ مقابل کی کامیابی پر گھبرانے کے بجائے اپنے اور اس کے کاروباری معاملات کا موازنہ و تجزیہ کرکے سیکھیں۔

۞ اتار چڑھاؤ کاروبار کا لازمی حصہ ہے لہٰذا نازک حالات میں مایوسانہ جذبات سے خود کو بچائیں ورنہ کاروباری سرگرمی اور آپ کے فیصلہ کرنے کی صلاحیت میں رکاوٹ آئے گی۔

۞ لگے بندھے طور طریقوں کے پابند نہ رہیں بلکہ حالات، مشاہدات، تجربات، وقت کی ضروریات اور سابقہ فوائد و نقصانات کے مطابق نت نئے جائز طریقۂ کار اور منصوبے سوچتے اور اپناتے رہیں، اچھی تبدیلیاں لاتے رہیں۔

۞ کاروباری معاملات کے اخراجات کا بہتر بجٹ بنائیں اور اس بجٹ کے علاوہ بھی آمدنی سے ایک مناسب رقم علیحدہ رکھیں تاکہ چھوٹے بڑے غیر متوقع خرچوں کی وجہ سے بجٹ متأثر نہ ہو۔

۞ اخراجات و خالص نفع کا حساب رکھیں اور ہر ماہ، یا تین ماہ یا چھ ماہ یا سالانہ حساب کتاب کے وقت سابقہ حساب کو سامنے رکھ کر نفع نقصان کا موازنہ کریں اور نقصان کی صورت میں وجوہات پر غور کرکے انہیں دور کریں۔

۞ آمدنی کے منافع سے اپنے کاروباری اور ذاتی اخراجات پورے کرنے کے علاوہ بچت کرکے اپنے کاروبار کی بہتری یا کسی اور سرمایہ کاری پر لگایئے، اس سے آمدن میں اضافہ ہوگا۔

۞ جتنا ممکن ہو کاروبار شروع کرنے یا وسیع کرنے کے لئے بھاری قرضہ لینے سے بچیں بالخصوص سودی قرضہ تو ہرگز نہ لیں، البتہ سرمایہ کی معمولی کمی پوری کرنے کیلئے غیر سودی چھوٹا قرضہ لینا ضروری ہو تو غور کیا جاسکتا ہے مگر اتنا لیا جائے جو بآسانی ادا کیا جاسکے۔

۞ اپنی فیلڈ کے مخلص و جہاندیدہ لوگوں کے مفید مشوروں کو کبھی نظر انداز نہ کریں کہ یہ مشورے آپ میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں اور مشکل حالات میں سہارا بنتے ہیں۔

حضرت سیّدنا شعیب علیہ السّلام

(قسط:01)

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے اپنے ایک بہت پیارے نبی علیہ السّلام کی طرف وحی بھیجی: جب صبح ہو تو سفر پر نکل جانا، سب سے پہلی چیز جو ملے اسے کھالینا، دوسری چیز کو دفن کر دینا، تیسری چیز ملے تو اسے اپنے پاس رکھ لینا، چوتھی چیز ملے تو اسے کوئی چیز کھلا دینا، اگلے دن نبی علیہ السّلام کو سب سے پہلے جو چیز ملی وہ ہوا میں ایک اونچا پہاڑ تھا، آپ نے دل میں کہا: میں اس پہاڑ کو کیسے کھا سکتا ہوں؟ میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا اچانک وہ پہاڑ سکڑنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایک میٹھی کھجور کی طرح ہو گیا، آپ نے اسے کھالیا، آگے بڑھے تو راستے کے بیچ میں کسی نے برتن پھینکا ہوا تھا، آپ نے ایک گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا لیکن وہ باہر نکل آیا آپ نے جب جب اسے دفنایا وہ خود ہی باہر آجاتا آخر کار آپ نے اسے ویسے ہی چھوڑ دیا اور آگے بڑھ گئے، کچھ آگے ایک کبوتری نظر آئی آپ نے اسے اپنی آستین میں رکھ لیا، مزید آگے بڑھے تو ایک عقاب نظر آیا جو کسی انڈے وغیرہ کو توڑ کر اس میں سے گوشت نوچنا چاہتا تھا آپ نے ایک چھری نکالی تاکہ اس کبوتری کو ذبح کرکے اس کا گوشت اس عقاب کو کھلا دیں، اچانک ایک فرشتے نے پیچھے سے آواز دی: میں ایک فرشتہ ہوں، اللہ پاک نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں آپ کو ان باتوں کے بارے میں خبر دوں، وہ پہاڑ جس کو کھانے کا حکم ملا تھا، وہ غصہ ہے جب آپ اسے بھڑکاتے ہیں تو وہ بھڑک جاتا ہے اور ایک بڑے پہاڑ جیسا ہو جاتا ہے کہ جسے نگلنے کی آپ طاقت نہیں رکھتے اور نہ اسے اٹھائے رکھنے کی سکت رکھتے ہیں اور اگر آپ اسے پُرسکون رکھیں گے تو وہ ساکن رہے گا یہاں تک کہ ایک کھجور کے برابر ہو جائے گا آپ اس کے کھانے کو اچھا جانیں گے اور اس کے ختم ہو جانے پر اللہ کریم کی حمد و ثنا کریں گے، راستے میں پھینکا ہوا برتن لوگوں کے اعمال ہیں جو اچھا عمل کرے گا اللہ اسے ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ لوگوں میں وہ مشہور ہو جائے گا اور جو برا عمل کرے گا اللہ اسے بھی ظاہر کر دے گا یہاں تک کہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا، اور وہ کبوتری جسے پناہ میں لینے کا حکم دیا تھا وہ صلۂ رحمی ہے آپ کے قریبی یا دور والے رشتہ دار اگر وہ آپ سے قطع تعلقی کریں تو آپ ان سے صلۂ رحمی کیجئے، بہر حال وہ عقاب جسے کھلانے کا حکم دیا تھا وہ نیکی اور بھلائی ہے اسے اہلِ خانہ و دیگر حضرات تک پہنچایئے اور حقدار و غیر حقدار کے ساتھ خوب بھلائی سے پیش آیئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے یہ پیارے نبی ایک قول کے مطابق حضرت سیدنا شعیب علیہ السّلام تھے، آیئے حضرت شعیب کی سیرتِ مبارکہ کے کچھ نورانی اور بابرکت پہلوؤں کا مطالعہ کیجئے اور اپنے لئے راہِ نجات کا سامان کیجئے۔

مختصر سیرت

حضرت شعیب علیہ السّلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد سے ہیں، آپ کی دادی حضرت لوط علیہ السّلام کی بیٹی تھیں[2] آپ کا زمانہ حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت یوسف کے بعد کا ہے اور حضرت موسیٰ سے کچھ پہلے کا ہے علیہم السّلام۔[3] آپ کا شہر "مدین" تبوک کے محاذ (یعنی سامنے کی طرف) میں بحر احمر کے ساحل پر واقع ہے[4] اور مصر سے آٹھ منزل (تقریباً 144 میل) کے فاصلہ پر ہے۔[5] آپ کافی مالدار تھے۔[6] جانور پالتے اور ان کے دودھ سے معاش حاصل کرتے تھے۔[7] بلکہ اپنی بکریاں خود چرایا کرتے تھے[8] کتابوں میں آپ علیہ السّلام کی صرف دو بیٹیوں کا تذکرہ ملتا ہے ایک کا نام صَفُوْرَہ جبکہ دوسری کا نام شَرْقاء تھا۔[9] جب آپ ضعیف ہو گئے اور بکریاں چرانے کے لئے کوئی قابل اعتماد خادم نہ ملا تو آپ کی دونوں بیٹیوں نے اس کام کو سنبھال لیا لہٰذا دونوں بیٹیاں بکریوں کو چراگاہ لے جاتی تھیں۔[10] واپسی میں ایک کنویں کے قریب اپنی بکریوں کو لے آتی تھیں، وہاں مرد حضرات کنویں سے پانی نکال کر اپنے جانوروں کو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

سیراب کرتے تھے، لیکن نبی کی یہ دونوں پاکیزہ اور عفت مآب بیٹیاں مَردوں سے دور کھڑی ہوجاتیں اور مردوں کے جانے کا انتظار کرتی رہتیں، جب وہ لوگ چلے جاتے تو آگے بڑھتیں اور بچا کھچا پانی اپنی بکریوں کو پلاتی تھیں اور گھر واپس لوٹ آتیں، مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام تشریف لائے تو دیکھا کہ 2 خواتین اپنی بکریوں کے ساتھ مَردوں سے الگ تھلگ کھڑی ہیں وجہ پوچھنے پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے قریب دوسرے کنویں کے منہ پر سے بھاری پتھر ہٹایا اور اس میں سے پانی کھینچ کر بکریوں کو سیراب کردیا، دونوں بیٹیوں نے گھر جا کر حضرت شعیب سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو گھر لانے کا ارشاد فرمایا، والد صاحب کے حکم پر ایک صاحب زادی اپنا جسم چھپائے ہوئے چہرہ آستین سے ڈھانپے ہوئے شرم حیا اور پردہ و وقار کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت موسیٰ کے پاس پہنچیں اور والد صاحب کا پیغام پہنچایا حضرت موسیٰ حضرت شعیب کی زیارت اور ان سے ملاقات کرنے کے ارادے سے چل دیئے، پہلے عفت مآب صاحب زادی آگے چل رہی تھیں اور حضرت موسیٰ پیچھے چل رہے تھے، لیکن پھر حضرت موسیٰ نے مزید پردے کے اہتمام کے لئے حضرت شعیب کی بیٹی سے فرمایا: آپ میرے پیچھے رہ کر راستہ بتاتی جایئے۔ اس طرح حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے پاس تشریف لے آئے۔[11]

حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور پھر بکریاں چرانے کی ذمہ داری دی اور ایک بابرکت عصا ان کے سپرد کیا، یہ جنتی عصا تھا جسے حضرت آدم علیہ السّلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے۔[12] یہ عصا مبارک سرخ رنگ کا تھا۔[13] حضرت موسیٰ نے کئی برس تک حضرت شعیب علیہ السّلام کے پاس اقامت فرمائی اور ان کی بکریوں کی دیکھ بھال کرتے، انہیں چراتے اور دیگر کاموں میں حضرت شعیب کا ہاتھ بٹاتے رہے، آپ نے اپنی ایک صاحبزادی حضرت صفورہ یا شرقاء کے ساتھ حضرت موسیٰ کا نکاح کردیا۔[14] حضرت شعیب علیہ السّلام کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت موسیٰ کو کچھ بکریاں تحفے میں دے کر کہا: یہ بکریاں سفید اور سیاہ بچے جنیں گی۔ چنانچہ جیسے آپ نے کہا تھا ویسے ہی ہوا۔[15] آپ ان صحائف کو پڑھا کرتے تھے جو اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر نازل فرمائے تھے۔[16] ایک قول کے مطابق آپ کو بھی صحائف عطا ہوئے تھے۔[17]

قومِ شعیب حضرت شعیب علیہ السّلام دو قوموں کی جانب رسول بنا کر بھیجے گئے ❶ اہلِ مَدْیَن اور ❷ اصحابُ الْاَیْکہ[18] آپ نے اپنی قوم کو انتہائی بہترین طریقے سے دعوتِ دین دی اور دعوتِ دین دینے میں نرمی اور مہربانی کو پیشِ نظر رکھا اسی وجہ سے رسولِ کریم پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب بھی حضرت شعیب کا ذکرِ خیر کرتے تو فرماتے: وہ خطیبُ الانبیاء ہیں۔[19] آپ علیہ السّلام سارا دن وعظ فرماتے اور ساری رات نماز میں گزارتے تھے۔[20] ایک روایت میں ہے کہ آپ بہت زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے، جب آپ کی قوم آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتی تو مذاق اڑاتی اور ہنستی تھی۔[21] آپ نے لوگوں کو اللہ وَحْدَہٗ لاشریک کی عبادت کی طرف بلایا اور ناپ تول میں کمی اور راستے میں مسافروں کو ڈرانے سے منع کیا، جس کے سبب بعض خوش نصیب لوگ ایمان لے آئے مگر زیادہ تر لوگوں نے کفر کیا[22] اور اپنے طغیان و عصیان کا مظاہرہ اور اپنی سرکشی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے ساتھ بے ادبی اور بدزبانی کی آخر کار دونوں قومیں عذابِ الٰہی سے ہلاک کردی گئیں۔ ”اصحابِ مدین“ پر تو یہ عذاب آیا کہ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السّلام کی چیخ اور چنگھاڑ کی ہولناک آواز سے زمین دہل گئی اور لوگوں کے دل خوفِ دہشت سے پھٹ گئے اور سب بہت جلد موت کے گھاٹ اُتر گئے۔[23] جبکہ اَیکہ والوں پر سیاہ بدلی سے آگ برسائی گئی جس سے وہ سب جل بھن گئے۔[24]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) اسد الغابہ، 5/277- فنون العجائب للنقاش، ص53 (2) خازن، الاعراف:85، 2/118 (3) اعلام للزرکلی، 3/165- البدایۃ والنہایۃ، 1/274 (4) سیرت مصطفیٰ، ص41 (5) صراط الجنان، 6/198 (6) تفسیر کبیر، ھود، تحت الآیۃ:88، 6/388 (7) اسلامی زندگی، ص143 (8) المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 1/326 (9) مستدرک، 3/175، حدیث:3583 (10) لطائف الاشارات للقشیری، 2/433 (11) بیضاوی، 3/289- خازن، 3/429- تفسیر ثمرقندی، 2/514، القصص، تحت الآیۃ:23 تا 25 (12) تفسیر قرطبی، جز6، 11/91 (13) نہایۃ الارب، 13/160 (14) مستدرک، 3/175، حدیث:3583 (15) صراط الجنان، 3/371 (16) تاریخ ابن عساکر، 23/78 (17) سیرت حلبیہ، 1/314 (18) تفسیر طبری، الشعراء:189، 9/473 (19) نوادر الاصول، 4/60 (20) صراط الجنان، 4/481 (21) تفسیر کبیر، ھود:87، 6/387 (22) البدایۃ والنہایۃ، 1/267 (23) عجائب القراٰن، ص353 (24) تفسیر طبری، الشعراء:189، 9/473۔

مزار حضرت انس بن مالک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ کے ہاں چند حضرات تشریف لائے تو انہوں نے کنیز سے فرمایا: دستر خوان لاؤ تاکہ ہم کھانا کھائیں، وہ دستر خوان لے آئی پھر سب نے مل کر کھانا کھایا اس کے بعد صحابیِ رسول نے رومال منگوایا تو وہ ایک رومال لے آئی جسے دھونے کی ضرورت تھی، صحابیِ رسول نے اسے گرم گرم تندور میں ڈالنے کا حکم دیا، کچھ دیر بعد اس رومال کو تندور سے نکالا گیا تو وہ دودھ کی طرح سفید تھا۔ مہمانوں کو بڑی حیرت ہوئی جب اس کی وجہ پوچھی تو صحابیِ رسول نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رومال ہے جس نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ اقدس کو چھوا ہے، لہٰذا جب اسے دھونے کی ضَرورت پڑتی ہے تو ہم اِس کو اِسی طرح آگ میں دھو لیتے ہیں، کیونکہ جو چیز انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے رُخِ روشن پر سے گزر گئی آگ اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رومال مبارک کو اپنے پاس بحفاظت رکھنے والے اور اس کی برکتوں کو سمیٹنے والے یہ صحابیِ رسول ممتاز خادمِ نبی حضرت انس بن مالک بن نَضْر رضی اللہ عنہ تھے۔

کنیت اور رشتے داریاں آپ رضی اللہ عنہ انصار میں قبیلۂ خَزْرَج کی ایک شاخ بنی نَجّار کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت خود جناب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "ابو حمزہ" رکھی تھی۔[2]

آپ رضی اللہ عنہ حضرت اُمِّ سُلیم کے بیٹے، حضرت اُمِّ حرام کے بھانجے اور حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے ہیں۔

خادمِ نبی ہجرت نبوی کے شروع میں ہی آپ نے آٹھ سال کی عمر میں خادمِ رسول ہونے کا اعزاز پالیا تھا پھر مسلسل دس برس کے طویل عرصے تک سفر اور وطن، جنگ اور صلح ہر جگہ خدمت میں مصروف رہے۔[3] آپ غزوۂ بدر میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خادمِ خاص کی حیثیت سے شریک تھے۔[4] آپ دن بھر جناب سیّدِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کام سر انجام دیا کرتے۔

راز کی حفاظت کرتے آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رازوں کو راز رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی میری والدہ یا اُمّہاتُ المؤمنین میں سے کوئی مجھ سے رسولُ اللہ کے کسی راز کے بارے میں پوچھتیں تو میں انہیں ہرگز نہ بتاتا تا بلکہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز تو میں کبھی بھی کسی کو ہرگز نہ بتاؤں گا۔[5]

بُھنا ہوا گوشت لے کر حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکپن میں ایک خرگوش شکار کیا اور اسے بُھونا، پھر آپ کے سوتیلے والد حضرت سیّدُنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس خرگوش کا پچھلا (رانوں والا) حصہ بھنا ہوا آپ کے ہاتھوں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بھجوایا، آپ اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضرِ خدمت ہوئے تو پیارے آقا نے اسے قبول کرلیا۔[6]

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کدو شریف کو پسند رکھتے آپ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوت کی تو میں بھی حاضرِ خدمت تھا۔ اس نے بارگاہِ اقدس میں جَو کی روٹی کے ساتھ قدید (یعنی نمک کے ذریعے دھوپ میں خشک کیے ہوئے گوشت) اور کدو شریف کا شوربے والا سالن تیار کر کے پیش کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضورِ اکرم پیالے کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کے تناول فرما رہے ہیں۔ اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو (مبارک) کو پسند کرنے لگا۔[7]

اکابرین سے محبت کا دَم بھرتے آپ کہا کرتے تھے کہ میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھتا ہوں، اگرچہ میرا عمل ان نفوسِ قدسیہ جیسا نہیں ہے لیکن مجھے امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے ان کا ساتھ ضرور نصیب ہو جائے گا۔[8]

تبرکات رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک مبارک پیالہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بحفاظت موجود تھا اس بابرکت پیالے سے آپ نے اپنے محبوب کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت مرتبہ خدمت کی تھی کہ کبھی اس پیالے میں دودھ تو کبھی شہد تو کبھی ستو اور کبھی نبیذ یا ٹھنڈا پانی ڈال کر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیتے تھے۔[9] آپ کے پاس رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بابرکت بال، عصا مبارکہ اور پاکیزہ وخوشبودار پسینہ بھی محفوظ تھا۔

عام معمولات آپ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارکہ میں مہندی کا خضاب استعمال فرماتے، جسم پر حسین جوڑا زیبِ تن کرتے جبکہ سرِ اقدس پر عمامہ کا تاج سجا کر رکھتے جس کا شملہ پیچھے کمر کی جانب ہوتا تھا۔[10] آپ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد کپڑے تبدیل کرتے اور عشا تک نوافل ادا کرتے رہتے۔[11] جب ختمِ قراٰن کی سعادت حاصل کرتے تو اپنے بال بچوں کو جمع کر لیتے اور ان سب کے لئے دعا کرتے تھے۔ نیز آپ کی گفتگو بہت کم الفاظ پر مشتمل ہوا کرتی تھی۔[12]

بیماری پر صبر ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے، کچھ لوگ عیادت کے لئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ آپ کے لئے کسی طبیب کا انتظام کر دیتے ہیں؟ لیکن آپ نے فرمایا: مجھے طبیبِ حقیقی یعنی اللہ پاک ہی کی طرف سے بیماری پہنچی ہے۔[13]

فاروقِ اعظم کی خلافت میں آپ کچھ عرصہ مدینۂ منورہ میں گزار کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بَصْرَہ تشریف لے گئے اور لوگوں کو علمِ دین کے جام بھر بھر کر پلانے لگے۔[14] آپ رضی اللہ عنہ نے بارہا شام کا سفر اختیار فرمایا جبکہ آخری دنوں میں بصرہ کو مستقل قیام گاہ ہونے کا اعزاز بخشا۔[15]

روایتوں کی تعداد بے شمار افراد نے آپ کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 2286 ہے۔[16]

وصیت مبارکہ آخری لمحات میں حضرت انس بن مالک نے حضرت ثابت بنانی رحمۃُ اللہِ علیہ کو وصیت کی: اے ثابت! یہ میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقدس بال ہیں انہیں لے لو اور وصال کے بعد انہیں میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔[17] یہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عصا مبارک ہے، اسے میرے پہلو اور کُرتے کے درمیان رکھ دینا،[18] پھر جب میرے کفن اور جسم کو خوشبو لگاؤ تو اس میں میرے محبوب کریم آقا کے مبارک پسینے کو ضرور شامل کر لینا۔[19]

آخری کلمات اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کی زبان پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ورد جاری ہو گیا حتّٰی کہ اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔[20] اکثر کے نزدیک 93 ہجری میں آپ نے اس جہانِ فانی سے کوچ کیا بوقتِ انتقال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 100 سال سے زیادہ تھی۔[21] آپ بَصْرَہ میں وفات پانے والے آخری صحابی ہیں۔[22]

---

(1) شواہد النبوۃ، ص181-خصائص کبریٰ، 2/134 (2) معجم کبیر، 1/238 (3) طبقات ابن سعد، 7/12 تا 14، 282 (4) تہذیب الاسماء واللغات، 1/137 (5) مسند ابی یعلیٰ، 3/277، حدیث: 3612 (6) ابو داؤد، 3/494، حدیث: 3791 (7) مسلم، ص869، حدیث: 5325 (8) بخاری، 2/527، حدیث: 3688 (9) بخاری، 3/595، حدیث: 5638 ملتقطاً- اخلاق النبی للاصبہانی، ص1324، حدیث: 624 (10) طبقات ابن سعد، 7/18 (11) تاریخ ابن عساکر، 9/363 (12) دارمی، 6/560، رقم: 3474-صفۃ الصفوہ، 1/362 (13) تاریخ ابن عساکر، 9/368 (14) جامع الاصول، 12/200، رقم: 34 (15) تاریخ ابن عساکر، 9/339 (16) تہذیب الاسماء واللغات، 1/137 (17) الاصابۃ، 1/276 (18) اسد الغابۃ، 1/194 (19) بخاری، 4/182، حدیث: 6281 (20) تاریخ ابن عساکر، 9/378 (21) تہذیب الاسماء واللغات، 1/137 (22) تاریخ ابن عساکر، 9/378۔

حضرت محمد بن حاطِب جُمَحِی رضی اللہُ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدس بارگاہ میں بچپن میں حاضری دینے والے خوش نصیبوں میں سے ایک نام حضرت سیّدنا محمد بن حاطب رضی اللہُ عنہما کا بھی ہے۔

آپ رضی اللہُ عنہ حضرت حاطِب و حضرت اُمِّ جمیل رضی اللہُ عنہما کے بیٹے، حضرت جعفر و حضرت اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہُ عنہما کے رضاعی بیٹے اور عبد اللہ بن جعفر کے رضاعی بھائی ہیں۔ اسلام میں سب سے پہلے آپ رضی اللہُ عنہ کا نام "محمد" رکھا گیا، آپ رضی اللہُ عنہ کی والدہ ماجدہ مکہ سے حبشہ کی جانب ہجرت کے سفر میں تھیں کہ کشتی میں آپ کی ولادت ہوئی۔(1)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لعابِ دہن لگایا آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میری والدہ حضرت اُمِّ جمیل رضی اللہُ عنہا میرے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں تمہیں حبشہ سے لے کر مدینۂ منورہ آرہی تھی تو مدینۂ منورہ سے ایک یا دو دن کے فاصلے پر رکی اور تمہارے لئے کھانا پکانے لگی کہ لکڑیاں ختم ہوگئیں، میں لکڑیاں تلاش کرنے نکلی تو تم نے ہانڈی گرا دی جو اُلٹ کر تمہارے بازو پر گری، میں تمہیں لے کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ محمد بن حاطب ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمہارے منہ میں اپنا لُعابِ دہن ڈالا، تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، تمہارے لئے بَرَکت کی دُعا فرمائی، اپنا لُعابِ دہن تمہارے ہاتھ پر لگایا اور یہ الفاظ پڑھے: اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاس وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے رب! اس تکلیف کو دور فرما اور شفا عطا فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نام و نشان بھی نہ چھوڑے۔ حضرت اُمِّ جمیل کہتی ہیں کہ میں تمہیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس سے لے کر اُٹھی بھی نہیں تھی کہ تمہارا ہاتھ ٹھیک ہوگیا تھا۔(2)

روایتِ حدیث آپ رضی اللہُ عنہ سے 2 احادیثِ مبارکہ مروی ہیں۔(3)

وصال آپ رضی اللہُ عنہ نے 74ھ میں مکۂ مکرمہ میں وفات پائی۔(4)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، 6/8- سیر اعلام النبلاء، 4/512 (2) مسند امام احمد، 5/265، حدیث: 15453 (3) تاریخ الاسلام للذھبی، 5/523 (4) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 3/424۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

مزارمبارک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

شانِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ بزبانِ صحابہ و بزرگانِ دین

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی*

دعائے مصطفےٰ

سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی حیاتِ طیبہ میں صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان پر جو کرم نوازیاں فرماتے تھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام کو دعاؤں سے نوازتے تھے۔ جن صحابہ کے لئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نام لے کر دعائیں کیں ان میں سے ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ بھی ہیں۔ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کے لئے مختلف مقامات پر رب کریم سے یوں دعا کی: ◎ اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔[1] ◎ اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم اور حکمت سکھادے اور اسے عذاب سے بچا۔[2] ◎ اے اللہ! معاویہ کو ہلاکت سے محفوظ فرما اور دنیا و آخرت میں اس کی مغفرت فرما۔[3] ◎ اے اللہ! اس (معاویہ) کو علم و حلم سے معمور فرمادے۔[4]

محترم قارئین! یہ بات ذہن نشین فرمالیجئے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعائیں بارگاہِ الٰہی میں نہایت اعلیٰ شان کے ساتھ مقبول ہوتی ہیں۔ امام ابن حجر ہیتمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا بلاشبہ آپ کی امت کے حق میں بالخصوص آپ کے صحابۂ کرام کے حق میں مقبول ہے۔[5]

آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جس شخصیت کو اتنی عظیم دعاؤں سے نوازا ہو اور ان کے لئے محبت بھرے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہیں یوں فرمایا ہو: معاویہ! میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو۔[6] اور کہیں یوں فرمایا ہو: اللہ و رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔[7] یقیناً اس شخصیت کا ذکرِ خیر کثیر زبانوں پر جاری ہوا ہوگا۔ آیئے! حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کی شان و عظمت، مقام و مرتبہ پر مشتمل صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور بزرگانِ دین کے فرامین پڑھئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

شانِ معاویہ بزبانِ صحابہ

1 مُحِبِّ اہلِ بیت، امیرُالمؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: تم قیصر و کسریٰ اور ان کے رعب و دبدبہ کی بات کرتے ہو جب کہ تمہارے پاس معاویہ موجود ہیں۔[8]

2 امیرُالمؤمنین، مولیٰ مشکل کُشا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ نے جنگِ صِفّین سے واپسی پر فرمایا: (حضرت) معاویہ کی حکومت کو برا نہ سمجھو، خدا کی قسم! جب وہ نہیں ہوں گے تو سر کٹ کٹ کر اِندرائِن کے پھلوں کی طرح زمین پر گریں گے۔[9]

3 حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: (۱) حضرت معاویہ فقیہ ہیں۔[10] (۲) میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ سے بڑھ کر ملکی حکومت کو زینت دینے والا کوئی نہیں دیکھا۔[11]

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

(۳) امیر معاویہ کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی ہیں۔[12]

4 حضرت سیّدنا عُمیر بن سعد رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کا ذکر صرف خیر و بھلائی سے ہی کرو۔[13]

5 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد لوگوں میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ سے بڑا سردار کوئی نہیں دیکھا۔[14]

6 حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان رضی اللہُ عنہ کے بعد معاویہ رضی اللہُ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔[15]

7 حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کی نماز نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔[16]

8 حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جیسی حکمرانی حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ نے کی ہے ویسی حکومت اس امت کا کوئی بھی فرد نہیں کرے گا۔[17]

شانِ معاویہ بزبانِ بزرگانِ دین

1 تابعی بزرگ سیدنا مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کو دیکھتے تو کہتے یہی مہدی یعنی ہدایت یافتہ ہیں۔[18]

2 حضرت سیّدنا مُعافیٰ بن عمران رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے سوال کیا: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ افضل ہیں یا حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ ؟ یہ سوال سنتے ہی آپ کے چہرے پر جلال کے آثار نمودار ہوئے اور نہایت سختی سے ارشاد فرمایا: کیا تم ایک تابعی کا صحابی سے مقابلہ کرتے ہو؟ حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہُ عنہ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی، آپ کے سسرالی رشتہ دار، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاتب اور اللہ پاک کی طرف سے عطا کردہ وحی کے امین تھے۔[19]

3 حضرت سیّدنا قبیصہ بن جابر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ سے بڑھ کر درگزر کرنے والا، جہالت سے بے حد دور اور آپ رضی اللہُ عنہ سے بڑھ کر باوقار کسی اور کو نہیں دیکھا۔[20]

محترم قارئین! حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے حق میں سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعائیں اور محبتیں اور جلیل القدر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے تعریفی کلمات آپ رضی اللہُ عنہ کی عظمت اور مقام و مرتبے کو واضح کرتے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے ساتھ ساتھ حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی عظمت اپنے دل میں بٹھائے۔

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی عزت پر حملہ کیا یقیناً اس نے اپنے ایمان پر حملہ کیا، اسی لئے اس کا سدِّ باب لازم ہے خاص طور پر حضرت سیّدنا امیر معاویہ اور حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رضی اللہُ عنہما کے حوالے سے یہ زیادہ اہم ہے۔[21]

اللہ پاک ہمیں تمام صحابۂ کرام کا باادب بنائے اور ان کی محبت ہمارے دلوں میں راسخ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 5/455، حدیث: 3868 (2) مجمع الزوائد، 9/594، حدیث: 15917 (3) معجم اوسط، 1/497، حدیث: 1838 (4) خصائص کبریٰ، 2/293 (5) تطہیر الجنان، ص11 (6) تاریخ ابن عساکر، 59/98 (7) تاریخ ابن عساکر، 59/89 (8) تاریخ طبری، 4/39 (9) دلائل النبوۃ، 6/466، تاریخ ابن عساکر، 59/152 (10) بخاری، 2/550، حدیث: 3765 ملتقطاً (11) مصنف عبد الرزاق، 10/371، حدیث: 21151 (12) بخاری، 2/550، حدیث: 3764 (13) ترمذی، 5/455، حدیث: 3869 (14) معجم کبیر، 12/295، حدیث: 13432 (15) تاریخ ابن عساکر، 59/161 (16) مجمع الزوائد، 9/595، حدیث: 15920 (17) سیر اعلام النبلاء، 4/308 (18) السنۃ للخلال، 1/438، رقم: 669 (19) البدایۃ والنہایۃ، 5/643 (20) سیر اعلام النبلاء، 4/308 (21) الیواقیت والجواھر، ص334۔

مزار حضرت علّامہ شاہ محب اللہ الہ آبادی دادا میاں رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت میاں محمد عمر خان چمکنی بابا رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت علّامہ خواجہ فیض محمد شاہ جمالی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت خواجہ نیّر الدین حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

مزار علّامہ مہر محمد خاں ہمدم نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

رَجَبُ المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 93 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَجَبُ المرجب 1438ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارُف ملاحَظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

1 مخدومِ ملت حضرت خواجہ نیّر الدین حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 492ھ کو زندنہ نزد بخارا (ازبکستان) میں ہوئی اور 10 رجب 612ھ کو آپ کا انتقال ہوا، مزار ہند کے علاقے قنوج میں دریا کے کنارے پر ہے، آپ جلیلُ القدر ولیِ کامل، علمِ لدنّی سے مالا مال اور فقراء و مساکین سے محبت و مدد کرنے والے تھے۔[1]

2 قطبِ الٰہ آباد حضرت علّامہ شاہ محب اللہ الٰہ آبادی دادا میاں رحمۃ اللہ علیہ جید عالمِ دین، کئی کتب کے مصنف، شارح فصوص الحکم، مبلغ نظریاتِ محی الدین ابنِ عربی، مرید و خلیفہ شیخ ابو سعید گنگوہی اور سلسلہ چشتیہ صابریہ کے شیخِ طریقت تھے۔ آپ کا وصال 9 رجب 1057ھ کو ہوا، مزار مبارک بہادر گنج، الٰہ آباد (پریاگ راج، یوپی ہند) میں مرجع خاص و عام ہے۔[2]

3 غوثِ زماں حضرت میاں محمد عمر خان چمکنی بابا رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع سیداں والا، فرید آباد نزد دریائے راوی لاہور میں ہوئی اور وصال رجب 1190ھ کو فرمایا، مزار مبارک موضع چمکنی شریف، شاہی سڑک، پشاور پاکستان میں ہے۔ آپ عالمِ دین، کئی کُتب کے مصنف اور نقشبندی مجددی سلسلے کے شیخ طریقت ہیں۔[3]

4 عارفِ کامل حضرت علّامہ خواجہ فیض محمد شاہ جمالی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت قصبہ شاہ جمال، تحصیل جام پور ضلع راجن پور، پنجاب کے ایک علمی وروحانی گھرانے میں 1290ھ میں ہوئی اور وصال 8 رجب 1364ھ میں فرمایا، روضہ سندیلہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، صاحبِ کرامت، مرید و خلیفہ خانقاہ عبیدیہ ملتان و خلیفہ تونسہ شریف اور جید علماء کے استاذِ گرامی تھے۔[4]

5 امام العارفین حضرت پیر سید محمد مخدوم شاہ گردیزی سوہاوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1273ھ میں آستانہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سوہاوہ ضلع باغ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے والد پیر سید علی گردیزی سوہاوی، پیر مہر علی شاہ اور دیگر علماء سے علوم و فنون حاصل کئے اور زندگی بھر درس و تدریس کرتے رہے۔ آپ پیر مہر علی شاہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ 19 رجب 1349ھ کو وصال فرمایا۔ مزار سوہاوہ، تحصیل

* رکن مرکزی مجلس شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

دھیر کوٹ ضلع باغ کشمیر میں ہے جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔[5]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

6 شیخُ الاسلام، شہابُ الدین، مفتیِ حجاز حضرت امام ابن حجر احمد بن محمد ہیتمی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش رجب 909ھ کو محلہ ابی الہیتم، صوبہ غربیہ، مصر میں ہوئی اور مکہ مکرمہ میں رجب 974ھ کو وصال فرمایا، آپ فقیہ شافعی، محدثِ وقت، مصنفِ کتبِ کثیرہ تھے۔ آپ تقریباً 33 سال تدریس، افتا اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہے، اہم کتب میں صواعق محرقہ، فتاویٰ حدیثیہ، تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج اور تحفۃ الاخبار فی مولد المختار شامل ہیں۔[6]

7 محبِ اعلیٰ حضرت مولانا قاضی خلیلُ الدین حسن رحمانی حافظ پیلی بھیتی رحمۃُ اللہِ علیہ 1276ھ میں پیلی بھیت میں پیدا ہوئے اور یہیں 7 رجب 1348ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، فاضل مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت، تلمیذ محدث سورتی، مولانا امیر مینائی اور داغ دہلوی جیسے شعراء کے ممدوح تھے۔ آپ کے 8 نعتیہ مجموعے شائع ہوچکے ہیں۔[7]

8 مؤرخِ اہلِ سنّت حضرت مولانا غلام دستگیر نامی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 23 جمادَی الاُخریٰ 1300ھ کورتہ پیراں ضلع شیخوپورہ اپنے نانا کے گھر میں ہوئی، آپ فارسی، اُردو اور عربی پر دسترس رکھتے تھے، تاریخ گوئی، علم الانساب اور شاعری آپ کا میدان تھا، محکمہ تعلیم میں خدمات سرانجام دے کر ریٹائرڈ ہوئے، آپ نے ایک سو سے زائد کتب و رسائل لکھے، جن میں بزرگان لاہور، تاریخ جلیلہ اور اسلامی قانون وراثت مشہور ہیں، آپ کا وصال 7 رجب 1381ھ کو لاہور میں ہوا، تدفین رتہ پیراں ضلع شیخوپورہ میں دربار قلندر شاہ کے قریب کی گئی۔[8]

9 حسان العصر حضرت مولانا محمد مظہر الدین مظہر رحمۃُ اللہِ علیہ 1332ھ میں موضع ستکوہا ضلع امرتسر ہند کے علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور آپ کا وصال 19 رجب 1401ھ کو ہوا، مزار مبارک چھتر پارک مری روڑ نزد بھارہ کہو ضلع راولپنڈی میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، تلمیذ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فاضل دارُالعلوم حزب الاحناف، سلسلہ چشتیہ کے شیخِ طریقت، صاحب سوز و گداز شاعر، مشہور ادیب و کالم نگار اور کئی کتب کے مصنف ہیں، نشان راہ، خاتم المرسلین اور کلیات مظہر آپ کی یادگار کتب ہیں۔[9]

10 سلطانُ العاشقین علّامہ مہر محمد خاں ہمدم نقشبندی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1334ھ کو سنور ضلع پٹیالہ مشرقی پنجاب، ہند میں ہوئی، آپ حافظ و قاری قراٰن، جامع معقول و منقول، تلمیذ و مرید و خلیفہ شاہ ابوالبرکات، فاضل دارُالعلوم حزب الاحناف لاہور، خطیب ذیشان، شیخ طریقت، شاعرِ اسلام، بانی آستانہ عالیہ ہمدم چھانگا مانگا اور مصنفِ کتب کثیرہ ہیں، آپ کو سلسلہ توکلیہ اور سلسلہ مرتضائیہ سے بھی خلافت حاصل تھی، آپ کا وصال 14 رجب 1403ھ کو ہوا، مزار چھانگا مانگا، تحصیل چونیاں ضلع قصور میں ہے۔[10]

11 استاذُ العلماء حضرت مولانا خواجہ فیض احمد توگیروی رحمۃُ اللہِ علیہ آستانہ توگیرہ کے مشائخ میں سے ہیں، آپ جید عالمِ دین، فاضل انوارُ العلوم ملتان، صالح و سعادت مند اور مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ کمال العلوم توگیرہ تھے۔ ساری عمر درس و تدریس میں مصروف عمل رہے۔ آپ کا وصال یکم رجب 1404ھ کو ہوا۔[11]

12 مفکرِ اسلام حضرت مولانا پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃُ اللہِ علیہ دینی تعلیم سے آراستہ، ہمدردِ ملت، علم و عمل کے پیکر، نعت گو شاعر، فنافی الشیخ، سفیر تحریک عشق رسول، مرید و خلیفہ نقش لاثانی، بانی نقش لاثانی اسلامک یونیورسٹی شکر گڑھ، 30 سے زائد کتب و رسائل کے مصنف تھے، آپ کی پیدائش 1357ھ کو بکنور تحصیل پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی اور 12 رجب 1427ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار شکر گڑھ میں ہے۔[12]

---

(1) تحفۃ الابرار، ص72- اقتباس الانوار، ص328 (2) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/118 تا 120 (3) جہانِ امام ربانی 6/774، 779- تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/298 (4) فیض شاہ جمالی، ص3 تا 6، 10، 20، 24، 31، 32 (5) فیضان سَید علی، ص186 تا 193 (6) الاعلام للزرکلی، 1/234- فتح الالہ فی شرح المشکاۃ، 1/31 تا 41- الکواکب السائرۃ باعیان المائۃ العاشرۃ، 3/101 (7) تذکرہ محدث سورتی، ص268 (8) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص311 تا 314 (9) مجالس علما، ص150 تا 153- بزرگانِ امرتسر، ص66- تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، ص317 تا 320 (10) شہید کربلا، ص24 تا 35 (11) تذکرہ مشائخ توگیرہ شریف، ص209، 210 (12) سیرت حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی، ص20، 52، 212، 519۔

(چوتھی اور آخری قسط)

یمن اور اہلِ یمن کے متعلق احادیثِ مبارکہ

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

قرآنی آیاتِ طیبات کی طرح احادیثِ مبارکہ میں بھی یمن اور اہلِ یمن کے خوب خوب مبارک تذکرے ہیں، ہم یہاں ایسے ہی ایمان افروز فرامینِ عالی شامل کرتے ہیں:

1 یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ یمن کی دین سے محبت اور حمایت کی خوبی کو بیان کیا۔ حضرت سَلَمہ بن نفیل رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اِنِّیْ اَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ ترجمہ: بے شک میں یمن کی طرف سے رحمان کی خوشبو پاتا ہوں۔[1]

اس کا معنیٰ یہ ہے کہ بے شک میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اللہ پاک کا مجھے کشادگی عطا فرمانا اور میری تکلیف دور فرمانا یمن والوں کی طرف سے میری مدد و نصرت فرمانے کے ذریعے ہے۔[2] ایک قول یہ ہے کہ اس فرمانِ نبوی سے مراد انصار ہیں کیوں کہ اللہ پاک نے ان کے ذریعے مسلمانوں سے تکلیف کو دُور فرمایا اور انصار قبیلۂ اَزْد سے تعلق رکھنے کی وجہ سے یمنی ہیں۔[3] علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں: بعض شارحین کے بقول اِس فرمانِ نبوی میں حضرت اویس قرنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف اشارہ ہے۔[4]

2 اہلِ یمن کی نرم دلی اور ایمان و حکمت

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ یمن کے ایمان، حکمت اور دل کی نرمی کو پسند فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اہلِ یمن آئے، وہ دلوں کے نرم ہیں، ایمان یمن کا ہے، فقہ تو یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔[5]

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایمان کو اہلِ یمن کی طرف منسوب کیا گیا کیونکہ یہ بغیر کسی تکلیف و مشقت کے ایمان کو تسلیم کرنے والے ہیں۔[6] امام جزری فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ اس لئے فرمایا کیونکہ ایمان مکہ مکرمہ سے شروع ہوا اور یہ تہامہ کی سرزمین ہے اور تہامہ یمن کی زمین سے ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے: کعبہ یمانی

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

ہے۔[7]

امام محمد بن ابو اسحاق کِلاباذی رحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن والوں کو دِلوں کی نرمی اور رقت سے موصوف فرمایا، پھر ایمان و حکمت کو ان کی طرف منسوب کرکے گویا خبر دی کہ ایمان کی بنیاد مخلوقِ الٰہی کے ساتھ شفقت و مہربانی پر رکھی گئی ہے کیونکہ یہی صفت ہے ان لوگوں کی جن کی طرف ایمان کو منسوب کیا گیا ہے۔[8]

شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اہلِ یمن علم و صفائیِ قلب اور حکمت و معرفتِ الٰہی کی دولتوں سے ہمیشہ مالامال رہے۔ خاص کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ یہ نہایت ہی خوش آواز تھے اور قراٰن شریف ایسی خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے کہ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم میں ان کا کوئی ہم مثل نہ تھا۔ علمِ عقائد میں اہلِ سنّت کے امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ انہی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضیَ اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔[9]

(3) ان کے دل ادھر لگادے

اہلِ یمن کے دِلوں کے لئے رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایمان و اسلام کی طرف پھر جانے کی خاص دعا فرمائی، حضرت زید بن ثابت رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن کی طرف دیکھ کر یوں دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِم یعنی اے اللہ پاک! ان کے دل ادھر لگادے۔[10] یعنی اہلِ یمن کے دلوں میں ہماری محبت پیدا فرمادے، انہیں ایمان کی دولت سے مالامال کردے۔ (دراصل) اہلِ مدینہ پر رزق کی تنگی تھی یمن میں دانے پھل کثرت سے تھے ان کے ادھر آنے سے اہلِ مدینہ کو دنیاوی فائدے تھے اور انہیں دینی فائدے اس لئے (حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے) یہ دعا فرمائی۔[11]

(4) یمن کے لئے برکت کی دعا

حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یمن کو اپنا کہا اور وہاں کے لئے دو بار یوں دعائے برکت فرمائی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا یعنی اے اللہ! ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے۔[12]

عظیم حنفی عالم حضرت علامہ مولانا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ظاہری و باطنی دونوں برکتوں کی دعا کی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ یمن والوں میں اولیائے کرام کثرت سے ہوئے اور یمن و شام کو دعائے برکت سے خاص کرنا بظاہر اس لئے تھا کہ مدینے والوں کے لئے خوراک ان دو شہروں سے آتی تھی۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں: ان دو شہروں کے لئے برکت کی دعا اس لئے فرمائی کیونکہ آپ کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ ہے اور یہ سرزمین یمن سے ہے اور آپ کا مسکن و مدفن شریف مدینہ طیبہ ہے اور یہ علاقہ شام سے ہے اور ان دونوں کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ایک آپ کی جائے ولادت اور دوسری جائے تدفین ہے، جبھی ان کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔[13]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس دعا کے تحت لکھتے ہیں: یمن حضرت اویس قرنی کا وطن ہے وہاں کا ایمان، وہاں کی حکمت حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو پسند ہے۔[14]

(5) اہلِ یمن بہترین لوگ ہیں

آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ یمن کو زمین پر بسنے والے بہترین لوگوں میں شمار فرمایا۔ چنانچہ حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: یمن والے بادلوں کی طرح تمہارے پاس آئیں گے، وہ زمین میں رہنے والوں میں سے بہترین لوگ ہیں۔ ایک انصاری نے عرض کی: وہ ہمارے علاوہ دیگر سے بہترین ہیں؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاموش رہے، انہوں نے تین بار یہ سوال دہرایا کہ یارسول اللہ! سوائے ہمارے دیگر سے بہترین ہیں؟ تو آپ صلَّی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آہستہ سے فرمایا: سوائے تمہارے۔[15]

6 یمن والوں سے محبتِ رسول

اللہ کے آخری رسول حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی مواقع پر اہلِ یمن سے محبت وشفقت کا اظہار فرمایا، اپنائیت سے بھرپور یہ ارشادِ رسول ملاحظہ کیجئے: اِذَا مَرَّبِکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ یَسُوقُونَ نِسَاءَهُمْ وَیَحْمِلونَ اَبْنَاءَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ، فَاِنَّهُمْ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُمْ ترجمہ: جب یمن والے اپنی عورتوں کو لے کر اور اپنے بچوں کو کاندھوں پر اٹھائے ہوئے تمہارے پاس سے گزریں تو وہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔[16]

اور ایک بار یوں لطف وکرم اور عنایتوں کا اظہار کیا: اَیْنَ اَصْحَابِی الَّذِینَ هُمْ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُمْ، وَاَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَیَدْخُلُونَهَا مَعِی؟ ترجمہ: میرے وہ اصحاب کہاں ہیں جو مجھ سے اور میں ان سے ہوں، میں جنت میں داخل ہوں گا تو وہ بھی میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔[17]

اور یمن والوں پر نہ صرف خود مہربان تھے بلکہ دوسروں کو بھی مہربانی کرنے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا، چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْاِیمَانُ یَمَانٍ، وَهُمْ مِنِّی وَاِلَیَّ، وَاِنْ بَعُدَ مِنْهُمُ الْمَرْبَعُ، وَیُوشِكُ اَنْ یَأْتُوكُمْ اَنْصَارًا وَاَعْوَانًا فَآمُرُكُمْ بِهِمْ خَیْرًا ترجمہ: ایمان تو یمن والوں کا ہے، وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف آئیں گے اگرچہ ان کی زرخیز زمین ان سے دور ہو جائے گی اور قریب ہے کہ وہ تمہارے معاون اور مددگار بن کر آئیں گے تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔[18]

7 نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سب سے پہلے مصافحہ کرنے والے
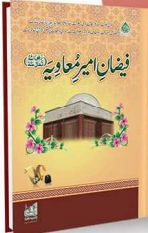
بوقتِ ملاقات مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ ہے بلکہ سنتِ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے۔[19] اور اہلِ یمن کو یہ شرف وفضیلت حاصل ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے آکر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہلِ یمن حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں اور وہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔“[20]

اللہ پاک یمن اور تمام بلادِ اسلامیہ پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمائے اور دنیا بھر میں بسنے والے تمام مسلمانوں کو اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کا پابند بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معجم کبیر، 7/52، حدیث: 6358- مسند الشامیین، 2/149، حدیث: 1083 (2) مشکل الحدیث وبیانہ، 1/198 (3) النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، 5/80 (4) فیض القدیر، 4/170 (5) مسلم، ص50، حدیث: 182 (6) التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1/427 (7) مرقاۃ المفاتیح، 10/319، تحت الحدیث: 5969 (8) بحر الفوائد المشہور بمعانی الاخیار للکلاباذی، ص72 (9) مدارج النبوت، 2/366- المواہب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، 5/163 تا 166- سیرت مصطفیٰ، ص510 (10) ترمذی، 5/489، حدیث: 3960 (11) مراٰۃ المناجیح، 8/579 (12) بخاری، 4/440، حدیث: 7094 (13) مرقاۃ المفاتیح، 10/639، تحت الحدیث: 6271 (14) مراٰۃ المناجیح، 8/578 (15) مسند بزار، 8/351، حدیث: 3429 (16) معجم کبیر، 17/123، حدیث: 304 (17) معجم کبیر، 13/35، حدیث: 123 (18) معجم کبیر، 13/29، حدیث: 96 (19) مراٰۃ المناجیح، 6/355 (20) ابو داؤد، 4/453، حدیث: 5213۔

مزار حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ
یومِ وصال 25 رجب المرجب

(قسط:01)

ڈھائی سال میں عوامی خوشحالی کا راز

مولانا اسعد خان عطاری مدنی*

99 ہجری میں خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے اپنے بعد منصبِ خلافت کے لئے خلیفۂ راشد حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا نام منتخب کیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز صرف ڈھائی سال (تیس ماہ) کا مختصر عرصہ اس منصب پر رہے اور آپ نے اس قدر خوش اسلوبی سے خلافت سنبھالی کہ جب آپ کا انتقال ہوا تو رعایا میں کوئی ایک شخص بھی غریب نہ رہا، لوگ زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے ہاتھ میں رقم لئے پھرتے لیکن کوئی لینے والا نہ ہوتا۔[1]

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت نے خلافتِ فاروقی کی یادیں تازہ کردیں اور آپ کی خلافت "خلافتِ راشدہ" کہلائی۔[2]

البتہ سوال یہ ہے کہ صرف 30 مہینے کے مختصر عرصے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح اتنا بڑا انقلاب برپا کیا؟ وہ کون سے اہم فیصلے اور اقدامات تھے کہ جن کے سبب ہر طرف خوشحالی پیدا ہوگئی؟ اور صرف مالی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ لوگوں کے کردار و اخلاق میں بھی بہتری آئی، آیئے! یہ جاننے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرزِ خلافت پر نظر ڈالتے ہیں:

ترقی کے اہم عناصر حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت میں ترقی کے بنیادی اور اہم عناصر آپ کے کچھ اہم فیصلے تھے جو آپ کی دور اندیشی اور دانش مندی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہیں:

1 ظلم کا خاتمہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ مقرر ہوتے ہی سب سے پہلے اپنی مملکت سے ظلم کا خاتمہ فرمایا، چنانچہ اس کے لئے آپ نے چند اقدامات فرمائے:

حق تلفی کا خاتمہ جہاں حقوق کی حفاظت کی جاتی ہو اور حق تلفی کو کسی صورت برداشت نہ کیا جاتا ہو تو وہاں ظلم کی آندھیاں نہیں چل سکتیں چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ بنتے ہی سب سے پہلے لوٹی گئی دولت اور جائیداد ان کے اصل مالکوں کو واپس دلوائی اور اِس بات کا اہتمام فرمایا کہ جو کسی طرح کے ظلم کا شکار ہوا ہو تو وہ آجائے تاکہ اس کا حق اسے واپس کیا جاسکے۔[3] یہ طرزِ عمل دیکھتے ہی لوگوں کی بڑی تعداد اپنے اپنے مقدمات لے کر دور دور سے پہنچ گئی اور آپ نے اُن میں سے ہر ایک کو اس کی چیز (مال، اشیاء، زمینیں کھیتی وغیرہ) واپس دلوائی۔[4] حتی کہ ایک شخص دور دراز سے سفر کرتا ہوا آپ کے پاس آیا اور اپنی زمین کے متعلق معاملہ عرض کیا کہ جس پر کسی نے ناجائز قبضہ کر رکھا تھا، آپ نے نہ صرف اسے اس کی زمین واپس دلوائی بلکہ آپ تک پہنچنے کے اس شخص کے جتنے سفری اخراجات ہوئے تھے وہ بھی اسے بیت المال سے دلوائے، مزید اپنی طرف سے بھی 5 درہم عطا فرمائے۔[5]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، ص110 (2) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص73 (3) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، ص125 مفہوماً (4) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، ص111 (5) سیرت عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، ص129 تا 130۔

* شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

معاشرے کے ناسور

معاشرتی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں سے آگاہی اور ان کے حل کا علم ہو۔ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ، اقوالِ اسلافِ کرام اور نصائحِ بزرگانِ دین میں ہمیں اس طرز پر اصلاح وتربیت کے بے شمار پہلو ملتے ہیں کہ جن میں معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں کی نشاندہی کی گئی اور پھر ان برائیوں کے نقصانات ونتائج سے آگاہ کیا گیا اور اس کے بعد ان برائیوں کا علاج اور حل بھی عطا کیا گیا۔ تحقیق کی اصطلاح میں اسے تقییمی منہجِ تحقیق کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں تحقیق کے اس منہج کو اپلائی کرتے ہوئے انتہائی آسان انداز میں اصلاحِ معاشرہ کے حوالے سے کئی مضامین شائع کئے گئے ہیں ان میں سے صرف ایک سلسلہ "معاشرے کے ناسور" کا اجمالی تعارف ملاحظہ کیجئے کہ جس میں مصنفِ سلسلہ ھٰذا "استاذُ العلماء مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی" نے واقعی معاشرے کے ناسوروں کی نشاندہی فرمائی اور عوام الناس کو ان سے بچنے کا ذہن دیا۔ آپ بھی ان مضامین کا مطالعہ کیجئے، پڑھ کر دوسروں کو بیان کیجئے اور ممکن ہو تو سوشل میڈیا پر شیئر بھی کیجئے۔

یہ تمام مضامین اس کیو آر کوڈ یا لنک کے ذریعے پڑھ اور شیئر کرسکتے ہیں۔

https://www.dawateislami.net/magazine/ur/archive/mashray-kay-nasur

عنوان	مہینا	سال	صفحہ	عنوان	مہینا	سال	صفحہ
دھوکا	ربیع الآخر	1438	18	بُرے گمان کے نقصانات	شعبان المعظم	1439	21
دودھ میں ملاوٹ	جمادی الاولیٰ	1438	14	بے باکیاں	رمضان المبارک	1439	23
اپریل فول (April Fool)	جمادی الاخریٰ	1438	16	قتل وغارت	شوال المکرم	1439	21
جوا (قسط:1)	رجب المرجب	1438	19	خیانت	ذوالقعدۃ الحرام	1439	25
جوا (آخری قسط)	شعبان المعظم	1438	21	جھوٹے الزامات	ذوالحجۃ الحرام	1439	21
عید منانے کا غلط انداز	رمضان المبارک	1438	17	لعنت کے اسباب	محرم الحرام	1440	19
بھیک اور بھکاری (قسط:1)	شوال المکرم	1438	21	کیا کوئی منحوس ہو سکتا ہے؟	صفر المظفر	1440	21
بھیک اور بھکاری (آخری قسط)	ذوالقعدۃ الحرام	1438	26	خوبیاں یا خامیاں	ربیع الآخر	1440	28
نشہ اور اس کے نقصانات	ذوالحجۃ الحرام	1438	42	جہالت	جمادی الاولیٰ	1440	21
نشہ اور اس کے اسباب	صفر المظفر	1439	43	بسنت منانے کا جنون	جمادی الاخریٰ	1440	27
نیو ایئر نائیٹ	ربیع الآخر	1439	21	قتل اور خودکشی	شعبان المعظم	1440	19
افواہیں	جمادی الاولیٰ	1439	22	میاں بیوی میں پھوٹ ڈلوانا	شوال المکرم	1440	21
میوزک کے 14 نقصانات	رجب المرجب	1439	20	ہارن کا شور	ذوالقعدۃ الحرام	1440	19

شہد Honey

مولانا احمد رضا عطاری مدنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذاؤں بلکہ محبوب غذاؤں میں سے ایک شہد ہے، آپ نے شہد کو نوش فرمایا ہے۔ شہد کئی طرح کے فوائد سے مالامال ایک ایسی قدرتی غذا ہے جس کا جواب نہیں۔ اس میں آئرن، وٹامنز اور اینٹی آکسیڈنٹ پائے جاتے ہیں، اس کے میٹھے ذائقے اور بہترین خوشبو کی وجہ سے تمام عمر کے افراد اسے پسند کرتے ہیں۔ ان ہی خصوصیات کی وجہ سے شہد کو سپر فوڈ (Super Food) کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں شہد کو "عَسَل" کہتے ہیں۔ قراٰنِ پاک میں ایک مقام پر جنت کے شہد کا ذکر آیا ہے، اور وہاں لفظ عَسَل استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں۔[1] جبکہ شہد کی مکھی کو عربی زبان میں "نَحْل" کہا جاتا ہے۔ قراٰنِ کریم میں شہد کی مکھی کے نام پر ایک پوری سورت موجود ہے جس کا نام "النَّحْل" ہے۔ اس میں اللہ پاک نے خود شہد کے فوائد و کمالات بیان فرمائے ہیں چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔[2]

تفسیر کے نکات

تفسیرِ حسنات میں اس آیت کے تحت لکھا ہے کہ شہد کے چار رنگ ہوتے ہیں: 1 سفید 2 زرد 3 سرخ اور 4 کالا۔ یہ رنگ مکّھی کی عمر کے اِعتبار سے ہوتے ہیں۔ سفید رنگ جوان مکّھی سے، زرد رنگ ادھیڑ عمر والی سے، سُرخ رنگ بوڑھی مکّھی سے اور کالا رنگ اُس مکّھی سے حاصل ہونے والے شہد کا ہوتا ہے جو اس سے زائد عمر میں پہنچ کر محنت کرے۔[3]

شہد کا مزاج

تازہ شہد دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں خشک ہوتا ہے۔[4]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ سیرتِ مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

شہد سے متعلق احادیثِ مبارکہ

کئی احادیثِ مبارکہ میں شہد کا ذکر آیا ہے، آیئے! چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

1 حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہُ عنہا کے یہاں شہد نوش فرماتے اور اُن کے یہاں کچھ دیر تشریف فرما رہتے تھے۔[5]

2 حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔[6]

3 حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں بطورِ ہدیہ شہد پیش کیا گیا تو آپ نے ہم میں ایک ایک لقمہ کے برابر شہد تقسیم فرمایا، تو میں نے اپنا حصہ لے لیا، پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں مزید لے لوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں لے لو۔[7]

4 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دو شفاؤں کو لازم پکڑو، ایک شہد، دوسری قراٰن شریف۔[8]

5 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شفا دینے والی اشیا میں شہد کو شمار فرمایا۔[9]

6 حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی بلا نہ پہنچے گی۔[10]

7 حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے بھائی کو پیٹ کی بیماری ہے، آپ نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، پھر دوسری بار آیا تو آپ نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، پھر (تیسری بار) آیا اور عرض کیا کہ میں نے پلایا (لیکن فائدہ نہیں ہوا) آپ نے فرمایا: اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس کو شہد پلاؤ، چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا تو وہ تندرست ہوگیا۔[11]

حدیث کے نکات

❖ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے شہد نوش فرمانا ثابت ہے ❖ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شہد پسند تھا ❖ شہد سے شفا حاصل ہوتی ہے ❖ طبی فوائد کی وجہ سے شہد کو بطورِ علاج استعمال کیا جاسکتا ہے۔

شہد کے طبی فوائد

شہد کے کئی طبی فوائد ہیں، انہی فوائد کی وجہ سے شہد کو سینکڑوں سالوں سے دنیا کے مختلف حصوں میں بطورِ دوا استعمال کیا جارہا ہے۔ آیئے! اس کے چند طبی فوائد ملاحظہ کیجئے: ❁ شہد آواز کو صاف کرتا، بینائی کو تیز کرتا ہے اور بھوک کو بڑھاتا ہے ❁ زخم کا مواد صاف کرکے تازہ گوشت پیدا کرتا ہے ❁ جسم کا رنگ نکھارتا ہے ❁ عقل زیادہ کرتا ہے ❁ کھانسی کو ختم کرتا ہے ❁ چربی کو کم کرتا ہے۔[12] ❁ شہد کے استعمال سے کولیسٹرول لیول میں بہتری آتی ہے ❁ ہائی بلڈ پریشر میں بہتری آتی ہے ❁ سر کی خشکی کا خاتمہ کرتا ہے ❁ وزن میں کمی لاتا ہے۔[13]

نوٹ: ہر غذا اور دوا اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

---

(1) پ26، محمد، آیت 15 (2) پ14، النحل: 69 (3) تفسیرِ حسنات، پ14، النحل، تحت الآیۃ: 69، 3/637 ماخوذاً (4) خزائن الادویہ، 3/56 (5) بخاری، 3/359، حدیث: 4912 (6) بخاری، 4/17، حدیث: 5682 (7) ابن ماجہ، 4/94، حدیث: 3451 (8) ابن ماجہ، 4/95، حدیث: 3452 (9) دیکھئے: بخاری، 4/17، حدیث: 5681 (10) ابن ماجہ، 4/94، حدیث: 3450 (11) بخاری، 4/17، حدیث: 5684 (12) خزائن الادویہ، 3/59 (13) ہیلتھ وائر ویب۔

مَدَنی کلینک

حکیم رضوان فردوس عطاری

گردے کی پتھری
اسباب، علامات و علاج

خوراک انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے مگر صحت مند اور بیمار ہونے کی کافی حد تک وجہ بھی یہی بنتی ہے کیونکہ عام طور پر ہر قسم کی خوراک کے بنیادی اجزاء چکنائی، حیاتین (وٹامنز)، معدنیات (نمکیات) اور کاربوہائیڈریٹس پر مبنی ہوتے ہیں، لہٰذا اگر انسانی جسم کو متوازن خوراک اس کی ضرورت کے مطابق ملتی رہے تو انسان تندرست و توانا رہتا ہے اور اگر خوراک غیر متوازن ہو یا متوازن تو ہو مگر ضرورت سے زیادہ پیٹ میں ٹھونس دی جائے تو جسم میں منفی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں جو آخر کار کسی نہ کسی بیماری اور تکلیف کا سبب بن جاتی ہیں۔ انہی میں سے ایک تکلیف دہ معاملہ گردے، پِتّے اور مثانے وغیرہ جسم کے کسی حصے میں پیدا ہونے والی پتھری کا بھی ہے۔

پتھری کی علامات

❁ کمر میں گردے کے مقام پر آگے پیچھے درد محسوس ہوتا ہے ❁ گدلا، خونی اور بدبودار پیشاب آتا ہے ❁ متلی اور قے ہونا ❁ پیشاب آنے کا رجحان بار بار ہونا ❁ بخار اور سردی لگنا ❁ پیشاب میں نمکیات کی زیادتی۔ آج کل الٹرا ساؤنڈ سے پتھری، پتھری کے سائز اور مقام کا پتا لگایا جاسکتا ہے، ایکسرے (X-Ray) میں پتھری سفید دھبے کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

پتھری بننے کی وجہ

پتھری کی ایک وجہ خون کا گاڑھا ہونا اور اس کی گردش کا آہستہ ہونا بھی ہے۔ دراصل جسمانی صحت کے لئے اس کے اندر خون کی بہترین گردش ضروری ہے تاکہ خون میں شامل قابلِ حل ضروری اجزا مثلاً آئرن، کیلشیم، میگنیشیم اور زنک وغیرہ خون کی بہترین روانی کی وجہ سے حل ہوتے رہیں۔ لیکن پیشاب آور خصوصیات کی حامل چیزوں (خاص طور پر چائے، کافی، کولا مشروبات اور اسی تاثیر کی دیگر چیزوں) کے استعمال سے چونکہ جسم سے پانی ضرورت سے زیادہ نکل جاتا ہے جس سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے خون کی حل پذیری کی خصوصیات کم ہو جاتی ہیں اور خون کے اندر موجود حل پذیر اجزا، غیر حل پذیر اجزا میں بدل جاتے ہیں اور پھر جب یہ خون فلٹر ہونے کے لئے گردے میں جاتا ہے تو یہ غیر حل شدہ ذرات گردے میں رہ جاتے ہیں جو بعد میں پتھری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

پتھری کی بناوٹ کا سبب بننے والی چیزیں

گردے کی پتھری، مثانے کی پتھری اور پھر پیشاب کی نالی (Urinary Tract) کی پتھری تقریباً ان سب کے اجزائے ترکیبیہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔ یہ پتھری کیمیائی لحاظ سے کیلشیم کے نمکیات ہوتے ہیں جس میں کیلشیم فاسفیٹ، کیلشیم یوریٹ، کیلشیم اوگزالیٹ (Calcium Oxalate) شامل ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اگر کیلشیم استعمال کیا جاتا ہے تو پتھری کے بننے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ خوراک میں ایسی اشیا جن میں اوگزالیٹ موجود ہوتے ہیں جیسے ٹماٹر، رِیوَنْد چینی، چاکلیٹ، چائے، ہلیون (Asparagus) اور پکی ہوئی پالک (خاص طور پر اگر صحیح دھلی ہوئی بھی نہ ہو) وغیرہ گردے کی پتھری بننے کا سبب بنتی ہیں۔

پتھری کے رجحانات

پتھری کا سبب بننے میں یہ چیزیں بھی شامل ہیں: 20 سے 40 سال کی عمر کے دوران پیشاب آور ادویات کا استعمال، دافع تیزابیت (انٹی ایسڈ) یا غدودِ دَرَقِیَّہ (Thyroid Gland) کی ادویات کا استعمال، جسمانی نقل و حرکت کی کمی (Lack of physical Activity)، پرانی بیماریاں (Chronic Diseases)، خوراک میں کیلشیم کی کمی، نمک کی اور سُرخ گوشت کی زیادتی۔

پتھری کے بارے میں دو تحقیقی تجزیے

1 اٹلی میں کی گئی تحقیق کے مطابق گردے کی پتھری بننے کی تین بڑی وجوہات یہ ہیں: ۱ کیلشیم کی کمی ۲ سوڈیم کی زیادتی ۳ گوشت پر مبنی پروٹین۔

2 جدید تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر کیلشیم سٹریٹ کے مرکبات کو کیلشیم (Supplement) کے طور پر استعمال کیا جائے تو انسانی جسم میں پتھری کا رجحان نہیں بنتا۔ پتھری بننے میں اوگزالک ایسڈ (Oxalic Acid) یورک ایسڈ (Uric Acid) اور فاسفورک ایسڈ نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ میگنیشیم کی کمی بھی پتھری پیدا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔ لیکن اگر جسم میں کیلشیم کی کمی نہ ہو تو میگنیشیم کی بھی کمی نہیں ہونے پاتی۔ کیلشیم اوگزالیٹ (Calcium Oxalate) پر مبنی پتھری سے نجات حاصل کرنا قدرے مشکل ہے۔

پتھری کے مریض کے لئے پرہیزی و مفید چیزیں

پتھری کے مریض چائے، کافی، کولا مشروبات، ہر قسم کے گوشت، نمک اور تیزابی غذاؤں سے مکمل پرہیز کریں۔ مشروب کے طور پر لسی، گنے کا رس، شربت بزوری کا استعمال کریں۔

طب یونانی میں پتھری کا طریقہ علاج

❁ لیتھیم (Lithium) کے مرکبات (پتھری کو توڑ کر ذرات میں بدلنے کے طور پر) ❁ اگر پیشاب کی نالی (Urinary Tract) میں پتھری کی وجہ سے انفیکشن موجود ہو تو چاندی کے مرکبات، ہلدی کے مرکبات اس میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ **بطور پیشاب آور:** ❁ پتھر چٹ بوٹی کا استعمال، شربت بزوری ❁ قلمی شورہ ❁ تلسی کی دال کا استعمال، گنے کے رس کا استعمال۔

پتھری توڑنے کے لئے 2 نسخے

مع اجزائے ترکیبیہ کی مقدار و یومیہ خوراک

نسخہ 1 لیتھیم سٹریٹ 10 ملی گرام، پوٹاشیم کاربونیٹ 300 ملی گرام، میگنیشیم سٹریٹ 30 ملی گرام، سٹرک ایسڈ 40 ملی گرام، پتھر چٹ بوٹی کا سفوف 100 ملی گرام، تمام ادویات یک جان (Mix) کر کے صِفر نمبر کے کیپسولز میں بھر لیجئے۔

خوراک شربت بزوری کے ساتھ صبح، دوپہر، شام ایک ایک کیپسول استعمال کریں۔ وقفہ وقفہ سے 24 گھنٹے میں کم از کم 16 گلاس پانی پئیں اور تلسی کی آدھا پاؤ دال روزانہ ضرور استعمال کریں۔

نسخہ 2 قلمی شورہ 20 گرام، جو کھار (اصلی) 10 گرام، تیزاب شورہ 5 قطرے ملا کر سفوف تیار کریں۔

خوراک پانی ملے دودھ کے ساتھ 2 سے 3 گرام سفوف استعمال کریں۔ اس نسخہ کے استعمال سے اِن شآءَ اللہ بغیر کسی آپریشن کے پتھری کا علاج ممکن ہے۔

نوٹ: ہر غذا اور دوا اپنے ڈاکٹر یا حکیم کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا محمد ظہیر عطّاری مدنی (پنڈی گھیب، ضلع اٹک، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنے تحقیقی مضامین کے اعتبار سے ایک منفرد میگزین ہے، یہ عظیم ماہنامہ عوام اہلِ سنّت کے ساتھ ساتھ علمائے کرام کے لئے بھی مفید ہے، میری رائے یہ ہے کہ اس کے شروع میں حمد، نعت اور منقبت کا بھی اضافہ کیا جائے تاکہ حمد، نعت اور منقبت پڑھنے والوں کو مستند کلام مل جائیں۔

2 بنتِ سرور عطاریہ مدنیہ (ناظمہ جامعۃُ المدینہ گرلز سرگودھا، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر مضمون اپنی جگہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن میرا پسندیدہ مضمون "رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں" ہے، نیز "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام اور اولیائے کرام کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

متفرق تأثرات وتجاویز

3 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مضمون "روشن ستارے" اور "نئے لکھاری" اچھے لگتے ہیں۔(شہریار رضا، اورنگی ٹاؤن، کراچی) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہر ماہ صحت کے حوالے سے مضامین شامل کرنے کی التجا ہے تاکہ عوامُ النّاس کو صحت کے حوالے سے آگاہی (Awareness) حاصل ہو۔(دانش ایاز، ڈگری، سندھ) 5 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 3ماہ سے مکمل "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت حاصل ہورہی ہے، علمِ دین کا خزانہ ہاتھ آرہا ہے، اس میں سیرتِ مصطفےٰ اور بُزرگانِ دین کی سیرت کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہیں، اور یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش جلدی سے نیا ماہنامہ آجائے اور ہم اسے جلدی پڑھ لیں۔(غلام نبی، خمیسہ گوٹھ، نیو کراچی) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہت ہی اچھا میگزین ہے، اس سے ہمیں بہت معلومات ملتی ہے اور اس سے ہمارے کئی مسائل بھی حل ہوجاتے ہیں۔(محمد مجتبیٰ شیخ، گمبٹ، ضلع خیرپور، سندھ) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بڑوں کے ساتھ ساتھ بچّوں کی بھی دلچسپی کا سامان ہے، ہمارے بچّوں کو ہر ماہ ماہنامہ کے آنے کا انتظار رہتا ہے، اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں عبدالحبیب بھائی کے سفرنامے کے ذریعے تصور ہی تصور میں مقاماتِ مقدسہ نگاہوں میں گھوم جاتے ہیں۔(اُمِّ یاسر، کراچی) 8 میرا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے متعلق یہ پہلا تجربہ تھا جو زبردست رہا کہ یہ ماہنامہ تو علمِ دین حاصل کرنے کا معقول و مؤثر ذریعہ ہے۔(بنتِ بشیر، طالبہ خاصہ اول، جامعۃُ المصطفیٰ الرضویہ، گوجرخان) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کی روشنی پھیلانے میں اپنی مثال آپ ہے، مجھے اس میں سلسلہ "خوابوں کی دنیا" بہت پسند آیا۔(زہرہ بلال، پنڈی گھیب، ضلع اٹک، پنجاب)

10 The Mahnama Faizan e Madinah is very informative and interesting. I look forward to reading it every month. The children like to listen to the moral stories.

(binte Abdul Latif. Yuba city, Canada)

ترجمہ: ماہنامہ فیضان مدینہ ایک بہت ہی معلوماتی اور دلچسپ میگزین ہے، میں ہر ماہ اس کو پڑھنے کے لئے منتظر رہتی ہوں۔ بچے اس کی اخلاقی کہانیاں سننا پسند کرتے ہیں۔

(بنت عبد اللطیف، کینیڈا)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

نئے لکھاری
(New Writers)
نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

واقعۂ حضرت آدم علیہ السّلام سے 5 قرآنی نصیحتیں

ذوالقرنین احمد
(تخصص فی الفقہ، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد)

قراٰنِ پاک اللہ ربُّ العزت کا وہ بے مثل و بے مثال کلام ہے کہ اس میں کائنات کی ہر چھوٹی، بڑی چیزوں کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ دنیا و آخرت کی بھلائی، مخلوق کی رشد و ہدایت، مؤمنین کے لئے رحمت، شفا اور وعظ و نصیحت موجود ہے اور قراٰنِ پاک کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سابقہ انبیا علیہم السّلام اور ان کی قوموں کے واقعات و قصص بیان کرکے ہمیں نصیحت کی جارہی ہے تاکہ ہم اس سے عبرت حاصل کریں جیسا کہ قراٰنِ کریم میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِؕ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔

(پ13، یوسف:111)

حضرت آدم علیہ السّلام کے واقعہ سے حاصل ہونے والی 5 نصیحتیں آپ بھی ملاحظہ کیجئے:

1 اپنے ماتحت افراد سے مشورہ کرنا یاد رہے کہ اللہ ربُّ العزت اس سے پاک ہے کہ اس کو کسی کے مشورہ کی حاجت ہو لیکن اس نے حضرت آدم علیہ السّلام کو اپنا خلیفہ، نائب بنانے کی خبر ظاہراً فرشتوں کو مشورہ کرنے کے انداز میں دی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةًؕ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (پ1، البقرۃ:30)

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اہم کام کرنے سے پہلے اپنے ماتحت افراد سے مشورہ کرلیا جائے تاکہ اس کام سے متعلق ان کے ذہن میں کوئی خلش ہو تو ازالہ ہوجائے یا کوئی مفید رائے مل جائے جس سے وہ کام بہتر انداز میں ہوسکے۔

(دیکھئے: صراط الجنان، 1/97)

2 تکبر شیطانی کام ہے فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السّلام کی برتری ظاہر فرما کر ربّ تعالیٰ نے جب آپ علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو شیطان ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے اللہ پاک کی نافرمانی کی اور سجدہ کرنے سے انکار کرکے کافر ہوگیا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ﱪ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ(۳۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔ (پ1، البقرۃ:34) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

3 ممنوعہ کام کی طرف لے جانے والے اسباب سے بھی بچنا چاہئے حضرت آدم علیہ السّلام کو جنت میں ایک درخت کے پھل کھانے کی ممانعت تھی لیکن اس کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا گیا چنانچہ ارشادِ باری ہے: ﴿وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اس پیڑ کے پاس نہ جانا۔(پ1، البقرۃ:35)اس طرزِ خطاب سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ اصل فعل کے ارتکاب سے بچانے کیلئے اس کے قریب جانے سے بھی روکنا چاہئے۔(صراط الجنان،1/105)

4 حسد کے سبب دشمنی پیدا ہوتی ہے قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى(۱۱۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو ہم نے فرمایا اے آدم بے شک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے پھر تو مشقت میں پڑے۔(پ16، طٰہٰ:117)

شیطان نے حضرت آدم علیہ السّلام پر جب اللہ تعالیٰ کا انعام و اکرام دیکھا تو ان سے حسد کرنے لگا اور یہ حسد اس کی دشمنی کا ایک سبب تھا، ہر مسلمان کو اس سے عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

5 ہدایتِ الٰہی کی اتباع میں ہی بھلائی ہے حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوا رضی اللہُ عنہا کو جب جنت سے زمین پر اترنے کا حکم ہوا تو رب تعالیٰ نے فرمایا: ﴿بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰى(۱۲۳)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے نہ بدبخت ہو۔(پ16، طٰہٰ:123)

اس سے معلوم ہوا کہ اس امت کے لوگوں کا قراٰنِ مجید میں دیئے گئے اَحکامات پر عمل کرنا اور سیّد المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرنا انہیں دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور آخرت میں بدبختی سے نجات دلائے گا، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ قراٰنِ مجید کی پیروی کرے اور حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِتباع کرے تاکہ وہ گمراہ اور بدبخت ہونے سے بچ جائے۔(دیکھئے: صراط الجنان،6/258)

اللہ پاک ہمیں ان قراٰنی نصیحتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

استغفار کے فضائل و فوائد احادیث کی روشنی میں

بنتِ قاسم عطّاریہ
(درجۂ ثانیہ جامعۃ المدینہ فیضِ مدینہ گرلز نارتھ کراچی، کراچی)

استغفار کی تعریف: استغفار کے معنیٰ ہیں کہ گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنا اور توبہ کی حقیقت ہے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کر لینا یا زبان سے گناہ نہ کرنے کا عہد استغفار ہے اور دل سے عہد توبہ۔ استغفار غفر سے بنا ہے بمعنیٰ چھپانا، چھلکا و پوست چونکہ استغفار کی برکت سے گناہ ڈھک جاتے ہیں اس لئے اسے استغفار کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح،3/352) اللہ پاک قراٰنِ پاک میں حضرت نوح علیہ السّلام کا قول حکایتاً ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا(۱۰)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔(پ29، نوح:10) استغفار کے کثیر فضائل احادیث مبارکہ میں آئے ہیں جن میں سے 5 فرامین مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے:

1 دلوں کے زنگ کی صفائی بے شک لوہے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلا یعنی صفائی استغفار ہے۔(مجمع الزوائد،10/346، حدیث:17575)

2 خوشخبری خوشخبری ہے اس کیلئے جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار کو کثرت سے پائے۔(ابن ماجہ،4/257، حدیث:3818)

3 خوش کرنے والا نامۂ اعمال جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامۂ اعمال اسے خوش کرے تو اسے چاہئے کہ اس میں استغفار کا اضافہ کرے۔(مجمع الزوائد،10/347، حدیث:17579)

4 پریشانیوں اور تنگیوں سے نجات جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیا اللہ پاک اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

(ابن ماجہ،4/257، حدیث:3819)

5 سید الاستغفار پڑھنے والے کے لئے جنت کی بشارت

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى

عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ جس نے اسے دن کے وقت ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے رات کے وقت اسے ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔(بخاری، 4/190، حدیث:6306)

اللہ پاک ہمیں استغفار اور دیگر عبادات کر کے رب کو راضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

شوہر کے حقوق

فیصل یونس
(دورۂ حدیث مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

آج کل میاں بیوی میں نا اتفاقی، بات بات پر لڑائی جھگڑے ایک عام سی بات ہے اور جب ایسے دو افراد میں نا اتفاقی پیدا ہو جائے جنہوں نے پوری زندگی ایک ساتھ ہی رہنا ہو تو پھر ان کی زندگی بہت تلخ اور نتائج نہایت سنگین ہو جاتے ہیں۔ آپس کی یہ نا اتفاقی نہ صرف دل، دماغ اور دنیا کا امن و سکون تباہ و برباد کر دیتی ہے بلکہ بسا اوقات تو دین وآخرت کی بربادی کا سبب بھی بن جاتی ہے، اس نا اتفاقی کا اثر نہ صرف میاں بیوی پر ہوتا ہے بلکہ ان کی اولاد اور اُن سے متعلقہ دیگر تمام لوگوں پر بھی ہوتا ہے۔ اس نا اتفاقی کا سب سے بڑا سبب میاں بیوی کا ایک دوسرے کے حقوق کو نہ جاننا ہے خصوصاً بیوی جب اپنے شوہر کی عزت و عظمت کو نہیں سمجھتی تو بات بات پر لڑائی جھگڑے معمول بن جاتے ہیں۔ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے شوہروں کے حقوق کا تحفظ کریں اور شوہروں کو ناراض کر کے اللہ پاک کی ناراضی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے۔

اللہ پاک نے قراٰنِ پاک میں فرمایا: ترجَمۂ کنز الایمان: مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔(پ5، النسآء:34)

تفسیر طبری میں ہے: مرد اپنی عورتوں کو ادب سکھانے اور جو اللہ پاک کے حقوق اور شوہر کے حقوق ان پر واجب ہیں، ان کے بارے میں باز پرس کرنے میں ان پر نگران ہیں۔

(طبری، النسآء، تحت الآیۃ:34، 4/59)

شوہر کے حقوق کے متعلق 4 فرامینِ مصطفےٰ پڑھئے:

1 عورت شوہر کے گھر و اولاد پر نگران ہے تم سب نگران ہو اور تم میں ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اُس کی اولاد پر نگران ہے۔(مسلم، ص784، حدیث:4824 ملتقطاً)

2 شوہر کی اتباع کرنا لازم ہے جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ عورت نہ آئے، پھر اس کا شوہر ناراضی کی حالت میں رات گزارے تو فرشتے صبح ہونے تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔(مسلم، ص578، حدیث:3541)

3 شوہر کی حد درجہ تعظیم کا حکم اگر میں کسی شخص کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔(ترمذی، 2/386، حدیث:1162)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کیونکہ عورت پر شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور عورت اُس کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے سے عاجز ہے اور یہ حد درجہ کا مبالغہ ہے تاکہ پتا چلے کہ عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت کس قدر واجب و لازم ہے کہ اللہ پاک کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز نہیں لیکن اگر جائز ہوتا تو صرف اور صرف شوہر کو سجدہ جائز ہوتا۔

(مرقاۃ المفاتیح، 6/401، تحت الحدیث:3255)

4 شوہر کی رضا طلب کرنا واجب ہے جو بھی عورت اس حال میں اس دنیا سے گئی کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا تو وہ

جنت میں داخل ہو گی۔ (ترمذی،2/386، حدیث:1164)

امام ذہبی رحمۃُ اللہِ علیہ مذکورہ حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیوی پر اپنے شوہر کی رضا طلب کرنا اور اُس کی ناراضی سے بچنا واجب ہے۔ (الکبائر للذہبی، ص200)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شریعت کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، میاں بیوی کو آپس میں محبت اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے اور اِن حقوق کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ میں موصول ہونے والے 417 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: کراچی: احمد رضا اشرف، احنف عارف، انس احمد رضا، اویس رفیق عطاری، حافظ روبیل، حافظ سید مزمل، حافظ عباد علی، حافظ عبد السبحان، حافظ حُسین، حافظ محمد ریان آصف، حافظ محمد شہریار عطّاری، حافظ محمد قاسم عطّاری، حُسین ابتہاج، خالد حُسین عطّاری مدنی، ساجد علی عطّاری، سراج سلیم، سید حمزہ حُسین، سید زید رفیق بخاری عطاری، سید زین العابدین عطّاری، اسد رضا اعظمی، عبد السبحان خان، عبد الباسط عطّاری، عبد الرحمٰن سلیم عطّاری، عبد المصور، غلام حُسین عطّاری، محمد ارحم رضا عطّاری، محمد اسامہ عطّاری مدنی، محمد اسماعیل عطّاری، اُمیم، انس رفیق، محمد انس زبیر عطّاری، محمد انس یوسف عطّاری، اویس قرنی، اویس منظور عطّاری، محمد حدیر فرجاد، محمد حسان، محمد حسان عبد الستار عطّاری، محمد حسن، محمد حسن رضا، محمد حُسین عبد الصمد، محمد حمزہ رضا، محمد خرم ثقلین مدنی، محمد زوہیب سلیم، محمد سکندر عطّاری، محمد صائم، محمد عدیل عابد، محمد عریض عطّاری، محمد عمّار عطّاری، محمد فیضان، محمد مجتبیٰ، محمد مجیب عطّاری، محمد معین الدین، محمد منیب، محمد واصف، وقاص دلاور مدنی، منصور احمد، حافظ حنین قادری، عبید فہیم، حافظ محمد شہریار عطّاری، حسنین وکیل صدیقی، حافظ عبد المعز عطّاری، ہمایوں عطّاری، محمد عاطف انصاری۔ **لاہور:** عبد الرحمٰن عطّاری، حُسین علی رضا، تنویر احمد عطّاری، مبشر رضا عطّاری، کاشف علی عطّاری، غلام مرسلین قادری، احمد افتخار عطّاری، احمد محسنی، اسلان حسن عطّاری، افتخار احمد، امداد علی، ثاقب علی، حافظ ظہیر عطّاری، حافظ ہارون ارشد عطّاری، خرم شہزاد، زین العابدین، سلمان عطّاری، شاہد احمد عطّاری، شہاب الدین عطّاری، صفی الرحمٰن عطّاری، عبد الرحیم عطّاری، عبد الحنان، علی اکبر، فخر الحبیب، فریاد علی عطّاری، فیصل یونس، قاری احمد رضا عطاری، کلیم اللہ، گل محمد عطاری، مبشر حسین، مبشر عبد الرزاق، محمد ابو بکر مدنی، محمد احمد حسن، محمد اسجد نوید، محمد اظہر عطّاری، اویس، اویس حیدر، محمد بلال اسلم، محمد بلال منظور، ثقلین امین، محمد حسّان، محمد زین عطّاری، محمد شاہ زیب سلیم عطّاری، محمد شعبان، محمد عارش رضا قادری، محمد عثمان سعید، محمد عدیل، محمد عرفان رضا، محمد فیضان عطّاری، محمد مبین علی، محمد مجاہد رضا عطّاری، مدثر رضوی عطّاری، محمد مصدق رضا قادری، محمد ولید احمد عطّاری، محمد عمر اویس عطّاری، مزمل حسن خاں، مدثر علی، محمد جمیل عطّاری، جنید عطّاری، اشتیاق احمد عطّاری، محمد اسد جاوید عطّاری، محمد حارث، محمد عمر ریاض، راشد علی عطّاری۔ **اٹک:** ابو عبید دانیال سہیل عطاری قادری، توقیر خٹک عطّاری۔ **فیصل آباد:** ذوالقرنین احمد، شاور غنی بغدادی، محمد عدنان سیالوی عطّاری۔ **متفرق شہر:** مزمل ارباب (چکوال)، محمد طلحہ محمود عطّاری (خانیوال)، محمد شاف مدنی (شیخوپورہ)، سجاد علی عطّاری (ڈیرہ اللہ یار)، دانش تیمور عطّاری (سخی سرور، ڈیرہ غازی خان)، محمد اسد اللہ (سکھر)، فواد رضا عطّاری (ہارون آباد، بہاولنگر)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: کراچی: بنتِ نذر، بنتِ محمد شاہد، اُخت ثوبان، اُخت محمد شاہد، بنتِ ارمغان عطّاری، بنتِ اعجاز، بنتِ افتخار، بنتِ امتیاز، بنتِ انوار احمد، بنتِ ناظم الحق، بنتِ تسلیم، بنتِ حنیف، بنتِ رشید احمد، بنتِ سید سردار، بنتِ شاہد، بنتِ شکیل احمد، بنتِ طاہر، بنتِ طفیل الرحمٰن ہاشمی، بنتِ عامر احمد، بنتِ عبد السلام، بنتِ عبد الوسیم، بنتِ علی احمد، بنتِ عمران، بنتِ فیاض احمد، بنتِ قاسم عطّاریہ، بنتِ مبارک علی، بنتِ محمد اسلم، بنتِ محمد حنیف، بنتِ حنیف، بنتِ محمد زاہد، بنتِ محمد سہیل، بنتِ محمد شاکر اقبال، بنتِ محمد صابر، بنتِ محمد صدیقی، بنتِ محمد طارق، بنتِ محمد عرفان قادری، بنتِ محمد علی، بنتِ محمد فہیم، بنتِ محمد فہیم کھتری، بنتِ قاسم، بنتِ محمد قاسم، بنتِ محمد معراج الدین، بنتِ محمد ناصر، بنتِ محمد ندیم، بنتِ محمد وزیر خان، بنتِ محمد یوسف خان، بنتِ محمد یوسف قریشی، بنتِ محمود اسلام، بنتِ محمود غوری، بنتِ منظور الٰہی، بنتِ نواب، بنتِ نواب احمد، بنتِ ولی اللہ، بنتِ یوسف، بنتِ یوسف شاہ، بنتِ جاوید ضیاء، بنتِ جمیل، بنتِ زعفران، بنتِ کاشف، بنتِ محمد حسین، بنتِ محمد صفدر، بنتِ خالد خان، بنتِ محمد احمد، بنتِ محمد عرفان، بنتِ محمد ایوب، بنتِ محمد صابر۔ **سیالکوٹ:** بنتِ نذیر احمد، بنتِ الیاس، بنتِ محمد ثاقب، بنتِ محمد ندیم مغل، بنتِ اکبر علی، بنتِ سید ابرار حسین، بنتِ محمد ندیم، بنتِ محمد یوسف قمر، بنتِ عبد الوحید خان، بنتِ ادریس بیگ، بنتِ ریاض، بنتِ ظفر اقبال، بنتِ محمد

آصف، بنتِ محمد انور (تلواڑہ، درجہ ثانیہ)، بنتِ محمد انور عطّاری (تلواڑہ، درجہ ثالثہ)، بنتِ محمد طارق، بنتِ مرزا مظفر بیگ، بنتِ محمد یونس، بنتِ محمد اعجاز، بنتِ محمد جاوید ندیم، بنتِ محمد عارف (شفیع کا بھٹہ)، بنتِ اشرف، بنتِ اشفاق، بنتِ اشفاق احمد، بنتِ محمد اشفاق، بنتِ اصغر علی، بنتِ اعجاز احمد، بنتِ افتخار احمد، بنتِ امجد فاروق، بنتِ اورنگ زیب، اُخت علی ملک، بنتِ اویس، بنتِ بشیر، بنتِ جعفر حسین، بنتِ جہانگیر، بنتِ خالد، بنتِ خالد پرویز، بنتِ خالد حسن، بنتِ خالد محمود، بنتِ خلیل احمد، بنتِ خوشی محمد، بنتِ راشد محمود، بنتِ رضا، بنتِ سعید، بنتِ سلیم، بنتِ سلیمان، بنتِ شمس، بنتِ صابر حسین، بنتِ صغیر احمد، بنتِ طارق محمود، بنتِ عارف، بنتِ عارف مغل، بنتِ عبد الماجد عطّاری، بنتِ عبد المجید، بنتِ عثمان علی، بنتِ عرفان، بنتِ فضل الٰہی، بنتِ کاشف، بنتِ محمد احسن، بنتِ اشفاق بھٹی، بنتِ اصغر مغل، بنتِ محمد جان، بنتِ محمد جمیل، بنتِ محمد خالد، بنتِ محمد خوشی، بنتِ محمد سلیم، بنتِ محمد شمس، بنتِ محمد صفدر، بنتِ محمد طاہر، بنتِ محمد عرفان، بنتِ محمد وسیم، بنتِ محمد یوسف، بنتِ محمود حسین، بنتِ ممتاز، بنتِ نواز، بنتِ نوید، بنتِ ہمائیوں، بنتِ یوسف بشیر، ہمشیرہ احمد رضا، ہمشیرہ قدوس، اُمِّ ہلال مدنیہ، اُمِّ شعبان، بنتِ اعجاز، بنتِ امانت علی، بنتِ بشیر، بنتِ جمیل، بنتِ شہزادہ، بنتِ محمد نصیر، اُخت ابو بکر، اُخت عمر، اُخت سلطان، اُمُّ الخیر، اُمِّ امامہ، اُمِّ سلیم، اُمِّ سلیم (بنتِ محمد عارف)، اُمِّ فرح مدنیہ، اُمِّ معبد، اُمِّ ہانی، بنتِ ارشد، بنتِ اسلم، بنتِ اشفاق عطّاری، بنتِ امیر حیدر، بنتِ جاوید، بنتِ حاجی شہباز عطّاری، بنتِ خالد (گلبہار)، بنتِ رشید احمد، بنتِ رضوان، بنتِ رمضان، بنتِ سجاد حُسین مدنیہ، بنتِ سرور، بنتِ شبیر، بنتِ شکیل، بنتِ شہباز، بنتِ شہزاد علی، بنتِ ظہور، بنتِ غلام حیدر، بنتِ فیاض، بنتِ فیاض احمد عطّاری، بنتِ محمد ارشد، بنتِ محمد اسلم، بنتِ محمد الیاس، بنتِ محمد سرور، بنتِ محمد شہباز، بنتِ محمد عمران، بنتِ محمد نعیم، بنتِ محمود، بنتِ نصیر احمد، بنتِ محمد یونس، ہمشیرہ محمد ارسلان عطّاری، بنتِ خلیل، بنتِ محمد الیاس (مظفر پورہ)، بنتِ محمد شفیق عطّاری، بنتِ نصیر احمد (ناصر روڈ)، بنتِ شمس دین، بنتِ محمد صدیق، بنتِ محمد عارف۔ **فیصل آباد:** بنتِ شبیر حسین، بنتِ محمد انور، بنتِ محمد اشرف عطّاری، بنتِ ارشد محمود، بنتِ عبد القیوم، بنتِ سید محمد قاسم بخاری۔ **راولپنڈی:** بنتِ مدثر عطّاریہ، بنتِ شفیق عطّاری۔ **ساہیوال:** بنتِ امداد علی، بنتِ بشیر احمد۔ **یزمان، بہاولپور:** بنتِ اطہر الرحمٰن، بنتِ حمید، بنتِ قاسم حسین۔ **متفرق شہر:** بنتِ مقصود انور (بھلوال)، بنتِ دوران خان (میانوالی)، بنتِ ابو بکر (خانیوال)، بنتِ حافظ عبد الخالق خالد (ڈیرہ غازی خان)، بنتِ عثمان انجم (اسلام آباد)، بنتِ محمد عتیق (صادق آباد)، بنتِ محمد یاسر (گجرات)، بنتِ واجد حسین (گوجر خان)، بنتِ خورشید احمد (رحیم یار خان)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 جنوری 2024ء تک اس ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

عنوانات برائے اپریل 2024ء

01 حضرت الیاس علیہ السلام کی قرآنی صفات

02 قتلِ ناحق کی مذمت احادیث کی روشنی میں

03 حاکم کے حقوق

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 جنوری 2024ء

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں

صرف اسلامی بھائی: +923012619734

صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب خواب میں دیکھا کہ بھینس حملہ کر رہی ہے۔

تعبیر: بھینس کا حملہ آور ہونا سختی یا مشقت میں مبتلا ہونے کی علامت ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عافیت کے لئے دُعا کریں اور کچھ صدقہ کریں۔ اگر کوئی سخت حاجت درپیش ہو یا کوئی بڑا اور اہم کام کرنا ہو تو اس سے پہلے دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجات کی نیت سے ادا کر کے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں۔

خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کالا خطرناک سانپ ہے جس کے سر پر 3 سفید نشان ہیں، اُسے دیکھنے کے بعد میں بہت ڈر گیا اور اس سے بھاگنے چھپنے لگا، اس کی تعبیر بتا دیجئے۔

تعبیر: خواب میں سیاہ سانپ کا کاٹنا یا حملہ کرنا اچھا نہیں، کسی بُرے شخص کی طرف سے نقصان پہنچانے کی علامت ہے، آپ اپنے اَطراف پر نظر رکھیں، بُرے لوگوں سے دور رہیں، اپنے معاملات کو زیادہ باریک بینی سے دیکھتے رہیں۔ بہت بہتر ہو گا کہ اللہ پاک کی راہ میں اس نیت سے کچھ خرچ کریں کہ اللہ پاک اس خواب کے بُرے اثر سے آپ کو محفوظ فرمائے، اٰمین۔

خواب میری اَمّی نے خواب میں دیکھا کہ وہ اونٹ پر سوار ہیں اور ساتھ اور بھی اونٹ ہیں۔ اس کی کیا تعبیر ہو سکتی ہے، راہنمائی فرما دیجئے۔

تعبیر: اس کی تعبیر سفر کرنے سے ہے۔ جسے اونٹ پر سوار دیکھا گیا وہ کسی سفر پر روانہ ہو گی۔

خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے بہنوئی بڑے جانور کا گوشت دے رہے ہیں، پہلے میری اَمّی کو ران دی، پھر ایک اور ران سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر میری بہن کو دیا اور باقی ران میری بڑی باجی کو دی، میرا چھوٹا بھائی گوشت کے بارے میں کوئی بات کرتا ہے اور میں گوشت کی اگلی ٹانگ پکڑ کر کھڑی کرتی ہوں اور کہتی ہوں کہ یہ ران نہیں ہے بلکہ بازو کا گوشت ہے، اس کی تعبیر ضرور بتا دیجئے۔ میں نے سنا تھا کہ خواب میں کچا گوشت دیکھنا اچھا نہیں ہوتا، اس خواب میں میرے بہنوئی کا ہماری فیملی میں گوشت بانٹنا کیسا ہے؟ اصل میں ہمارے اس بہنوئی کا رویہ ہماری فیملی سے بہت خراب تھا، وہ ہمارے نقصان کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے مگر اب اچانک بغیر کسی وجہ کے انہوں نے اپنا رویہ یکسر تبدیل کر لیا ہے جس نے ہمیں حیرت میں ڈال دیا ہے۔

تعبیر: خواب اچھا ہے، خوشحالی کی علامت ہے جیسا کہ آپ نے خود بیان کیا کہ معاملات میں پہلے کے مقابلے میں زیادہ بہتری ہے تو وہ اس خواب کی بنیاد پر خوش خبری ہے، اللہ پاک آپ کے خاندان کو سلامت رکھے اور معاملات کو مزید بہتر بنائے، اٰمین۔

خواب میں نے خواب دیکھا کہ میری ماں نے مجھے میرے شوہر کی وفات کی اطلاع دی، جس پر میں بہت روتی ہوں۔

تعبیر: جس کی موت خواب میں دیکھی اگر وہ زندہ ہے تو اس کے لئے درازیٔ عمر بالخیر کی دعا کریں۔ مگر یاد رہے اس خواب کی بنیاد پر کسی کی موت کی خبر نہیں دی جا سکتی۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات اردو میں میسج کی صورت میں لکھ کر اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ 92301261973+ آڈیو میسج ہرگز نہ بھیجیں۔

*نگرانِ مجلس مدنی چینل

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

اذان کی فضیلت و اہمیت

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِیبَ الدُّعَاءُ یعنی مؤذن جب اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

(مستدرک للحاکم، 2/ 243، حدیث:2048)

مسلمانوں کو نماز میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے بلند آواز سے کہے جانے والے کلمات "اللہ اکبر، اللہ اکبر۔۔۔" کو اذان کہتے ہیں۔ اذان مسلمانوں کی عبادات میں سے ایک عبادت ہے، اللہ پاک کی رضا کے لئے اذان دینے والے اور اس کا جواب دینے والے کو بھی بہت سارا ثواب ملتا ہے۔

اذان کی بہت ساری برکتیں ہیں جیسا کہ اذان سے ڈر اور خوف ختم ہو جاتا ہے، جب نماز کیلئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے، جہاں اذان ہوتی ہے وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔

پیارے بچّو! جب اذان کی اتنی اہمیت ہے تو اس کے آداب بھی اتنے ہی زیادہ ہیں لہٰذا جب مسجد میں اذان ہو تو آپ کھیل کود، ہوم ورک وغیرہ چھوڑ کر خاموشی سے اذان سنیں اور جیسے جیسے مؤذن صاحب کہہ رہے ہیں وہی الفاظ آپ بھی دوہراتے جائیں، ہر کلمے پر بہت ساری نیکیاں ملیں گی، اللہ پاک راضی ہو گا۔ اذان کے بعد دعا کی قبولیت کا وقت ہے اس لئے اس وقت دعا مانگیں، بہتر یہی ہے کہ اذان کے بعد والی دعا یاد کر کے وہی دعا مانگیں دیگر دعائیں بھی مانگ سکتے ہیں۔

یہ دعا مکتبۃُ المدینہ کے شائع شدہ رسالے "فیضانِ اذان" میں سے یاد کر سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں اذان کی اہمیت و فضیلت کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

حروف ملائیے!

رَجَب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے، اس مہینے میں اللہ پاک کے بہت سارے نیک لوگوں کا انتقال ہوا، ان نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہیں، آپ کے والد کا نام: امام محمد باقر، والدہ کا نام: اُمِّ فَروہ، دادا کا نام: امام زَینُ العابِدین اور پَر دادا کا نام: امام حُسین ہے۔ آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے اور آپ سے بڑے بڑے عُلما جیسے امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام سفیان ثَوری وغیرہ نے عِلم حاصل کیا ہے، آپ کی وفات 15 رجب 148 ہجری کو مدینے میں ہوئی اور آپ کو جنّتُ البقیع میں دفن کیا گیا۔

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "جعفر" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 نام یہ ہیں: 1 حسین 2 باقر 3 اُمِّ فروہ 4 ابو حنیفہ 5 مالک۔

م	ح	س	ی	و	ج	ع	ف	م
ا	م	ف	ر	و	ہ	ہ	ز	ق
ل	م	ا	د	س	ق	ز	م	ع
ع	ب	ج	ع	ف	ر	ن	ز	ث
م	ا	ب	و	ح	ن	ی	ف	ہ
ا	ق	م	ا	س	ث	ح	چ	ب
ل	م	ا	ل	ی	د	س	ل	ا
ک	ی	ل	د	ن	ے	ی	د	ق
ب	ق	ع	ا	م	ف	ہ	ا	ر
ء	ع	ث	م	ا	م	ح	م	ن

کُرتا بابرکت

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

دادا جان! ویسے تو عام پانی بیٹھ کر پیتے ہیں اور یہی سنت ہے تو پھر اسے کھڑے ہو کر کیوں پیا جاتا ہے؟

دراصل احمد ماموں اور اُمّ فاطمہ ممانی پچھلے ہفتے ہی عمرہ کرکے آئے تھے، آج وہ بھانجی بھانجوں کو مدینے شریف کی کھجوریں، آبِ زم زم شریف اور کچھ تحائف دینے گھر آئے ہوئے تھے، دادا جان نے سب بچوں کو آبِ زم زم پلایا تو اُمّ حبیبہ نے پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن پڑھتے ہی سوال کر دیا۔

دادا جان: (سوال پر مسکراتے ہوئے) بیٹا! آبِ زم زم کو حضرت اسماعیل علیہ السّلام سے نسبت ہے، وہ آپ علیہ السّلام کے قدم سے پیدا ہوا ہے اس لئے احترام کے قابل ہے اور کھڑے ہو کر پیا جاتا ہے[1] اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے آبِ زم زم شریف کو کھڑے ہو کر پیا[2] تو کھڑے ہو کر پینا ہمارے لئے سنت اور ثواب کا کام ہو گیا۔ اس مبارک پانی کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے: آبِ زم زم ہر بیماری سے شفا ہے۔[3]

واہ! دادا جان یہ پانی تو دوا کی طرح ہو گیا کہ جو پی لے اسے شفا مل جائے۔ خُبیب جو آبِ زم زم پینے کے بعد سے اب تک خاموش تھا آبِ زم زم کا کمال سن کر چُپ نہ رہ سکا۔

جی بیٹا! ایسا ہی ہے، چلیں میں ایسے ہی ایک شفا دینے والے پانی کا واقعہ سناتا ہوں جو یقیناً ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا معجزہ بھی ہے۔

صُہیب: (خوشی اور جوش سے) یہ ہوئی نا بات!

دادا جان: بیٹا حضرت جابر کے والد حضرت سِنان بن طَلْق رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے تھے۔ ایمان لانے کے بعد انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اپنے کرتے کا ایک ٹکڑا عنایت فرما دیجئے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان کی درخواست مان کر اپنے کرتے کا ایک ٹکڑا انہیں عطا فرما دیا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بتایا کہ وہ ٹکڑا ہمارے پاس تھا ہم بیماروں کے لئے اسے دھو کر اس کا پانی شفا کے طور پر انہیں پلایا کرتے تھے۔[4]

اُمِ حبیبہ: دادا جان انہوں نے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے قمیص کا ٹکڑا کس وجہ سے مانگا تھا۔

دادا جان: (مسکراتے ہوئے) بیٹا صحابہ کرام نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، وہ حضرات آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی چیزیں تبرک اور یادگار کے طور پر رکھنا پسند کرتے تھے جیسا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس بھی ایک جبہ مبارکہ تھا ایک بار انہوں نے وہ جُبّہ نکالا اور فرمایا کہ یہ وہ مبارک جبہ ہے جسے حبیبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں کو پلاتے اور شفا حاصل کرتے ہیں۔[5] تو حضرت سنان رضی اللہ عنہ نے بھی قمیص کا ٹکڑا حضور سے محبت کی وجہ سے مانگا تھا اور یہ انہی کی بات سے ظاہر ہو رہا ہے کیونکہ مانگتے وقت انہوں نے عرض کی تھی کہ میں اس قمیص کے ٹکڑے سے مانوس ہوتا رہوں گا۔[6]

خُبیب: سبحان اللہ! کیا بات ہے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اور آپ کے پیارے پیارے معجزات کی۔

(1) مراٰۃ المناجیح، 1/290 مفہوماً (2) مسلم، ص 862، حدیث: 5280 (3) جمع الجوامع، 6/190، حدیث: 18373 (4) الخصائص الکبریٰ، 2/25، ملخصاً (5) مسلم، ص 883، حدیث: 5409 (6) الخصائص الکبریٰ، 2/147، حجۃ اللہ علی العالمین، ص 426 ملخصاً

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بچوں کو بہادر بنائیں

ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطّاری مَدَنی*

مجھے اپنی اولاد بہت پیاری ہے یقیناً آپ کے بھی اپنی اولاد کے بارے میں یہی جذبات ہوں گے کہ ہمیں بھی اپنی اولاد بہت پیاری ہے۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ فطرت نے یہ جذبات رکھے ہیں۔ ہم اپنی اولاد سے محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، اپنے کردار سے اور اپنے اپنے انداز میں اس محبت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اولاد کو ٹھنڈی اور گرم ہوا نہ لگنے کے جذبات رکھنے والے والدین نے کبھی ان کی فکری، نظریاتی اور نفسیاتی حوالے سے اچھے انداز میں تربیت کی کوشش کی؟ تو ہمیں جواب مایوس کُن ملے گا۔

ایک لمحے کے لئے سوچیں!! موت تو آنی ہے۔ ہم والدین دنیا سے چلے جائیں تو کیا ہمارے بچے لوگوں کے رحم و کرم پر رہیں گے؟ یہ ساری زندگی خوف و ہیبت میں گزار دیں گے یا یہ اچھا ہے کہ ان کی ایسی شخصی تعمیر کر دیں کہ ہم انہیں بہادر و باجرأت اور حوصلہ مند بنا دیں۔ فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔

ایک بچے میں بہادری کا وصف پیدا کرنے کے لئے اس کے اعتماد کو پروان چڑھانا، مقابلہ کرنے کی مہارت اور چیلنجوں کا سامنا کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ بچے میں بہادری کو پروان چڑھانے کے لئے ہم نفسیاتی اور طبی مشوروں اور مشاہدہ و تجربہ کی روشنی میں 12 باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

1 غیر مشروط محبت اور مدد فراہم کریں

اپنے بچے کو احساس دلائیں کہ آپ اس سے پیار کرتے ہیں اور حق بات پر اس کی حمایت کرتے ہیں چاہے کچھ بھی ہو۔ یہ طریقہ ایک محفوظ بنیاد بناتا ہے جہاں سے وہ اعتماد کے ساتھ دنیا میں قدم رکھ سکتا ہے۔ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیچھے ایک مضبوط طاقت ہے۔

2 مہم جوئی کرنے کا حوصلہ دیں

اپنے بچے میں پختگی پیدا کرنے کے لئے اس کی عمر کے اعتبار سے اسے مہم جو بنائیں اور اسے کچھ مشکل ٹاسک دے دیں۔

3 مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں سکھائیں

درپیش چیلنجوں پر بحث کر کے اور ممکنہ حل کے بارے میں سوچ بچار کر کے مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں اپنے بچے میں پیدا کریں۔ مثبت تنقیدی سوچ اور فیصلے کرنے کی تعلیم دیں۔ انہیں ناکامیوں اور غلطیوں سے سبق حاصل کرنا سکھائیں، اور اس بات پر زور دیں کہ ناکامیاں سیکھنے کے عمل کا حصہ ہیں۔

4 اپنی زندگی کے تجربات اس سے شیئر کریں

بچے کو بتائیں کہ کس طرح اپنی زندگی میں بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہے۔ خوف پر قابو پانے یا خطرات مول لینے کے اپنے تجربات کے بارے میں کھل کر بات کریں۔

5 کوشش کی بھی تعریف کریں

اپنے بچے کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی پوری کوشش کرے اور اس کی کوششوں کی تعریف کریں، چاہے نتیجہ کچھ

*مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

بھی ہو۔ مگر آپ اس کی کوشش اور محنت پر توجہ رکھیں۔

6 جذباتی ضابطہ سکھائیں

اپنے بچے کو ان کے جذبات کو مؤثر طریقے سے سمجھنے اور انھیں بہتر انداز میں پیش کرنے میں مدد کریں۔ انہیں تکنیک سکھائیں جیسے گہری سانس لینے، ذہن سازی، یاخوف یااضطراب سے نمٹنے کے لئے ایکسرسائز یاذہنی آسودگی پانے کے طریقے بتائیں۔

7 بچوں کو تجربات سے روشناس کروائیں

اپنے بچے کو نئے سے نئے تجربات اور طریقے متعارف کروائیں۔ تجربہ شدہ مثالوں کے ذریعے اسے مزید ممکنہ صورتوں و مشکل حالات سے نمٹنے کے طریقے بتائیں۔

8 بہادری پر کتابیں پڑھوائیں

بچوں سے ایسی کتابیں پڑھوائیں جو بہادری، چیلنجوں پر قابو پانے اور خوف کا سامنا کرنے پر زور دیتی ہیں۔ ہمت کو تقویت دینے کے لئے اپنے بچے کے ساتھ کہانیوں اور کرداروں پر تبادلۂ خیال کریں۔

9 بچے کی کامیابیوں کا جشن منائیں

اپنے بچے کی کامیابیوں کا جائز طریقے سے جشن منائیں، چاہے وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوں۔

نئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لئے ان کے اعتماد اور حوصلہ افزائی کے لئے ان کی پیش رفت اور کوششوں کو تسلیم کریں۔

10 آزادی کی حوصلہ افزائی کریں

اپنے بچے کو عمر کے مطابق فیصلے کرنے اور ذمہ داری لینے دیں۔ اس سے خود اعتمادی کا احساس پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

11 جسمانی سرگرمیوں کو فروغ دیں

اپنے بچے کو جسمانی سرگرمیوں اور کھیلوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ جسمانی چیلنجز ذہنی لچک اور بہادری پیدا کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔

12 مثبت ماحول کو برقرار رکھیں

ایک مثبت اور معاون گھریلو ماحول بنائیں، جہاں آپ کا بچہ اپنے آپ کو اظہارِ خیال کرنے میں محفوظ محسوس کرے۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2023ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 وقاص (جڑانوالہ) 2 بنتِ عابد عطّاریہ (سیالکوٹ) 3 بنتِ شاہد علی (حضرو، اٹک)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 واقعہ حرّہ میں قریش کے سردار حضرت عبدُاللہ بن مطیع قُرشی عدوی تھے 2 جنگ موتہ میں 12 صحابۂ کرام شہید ہوئے۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** جیلان رضا (فیصل آباد) بنتِ گلزار احمد عطّاری (اوکاڑہ) محمد حسن علی (پنڈی گھیپ، اٹک) محمد اشرف عطّاری (ضلع بدین، سندھ) بنتِ بابر (خانیوال) اُمِّ سلمہ (کراچی) بنتِ رمضان عطّاریہ (میانوالی) سید اویس احمد (کراچی) بنتِ صابر حُسین (لاہور) بنتِ نواز عطّاری (فیصل آباد) بنتِ نعیم فاروق (سمبڑیال، سیالکوٹ) بنتِ عبد الوحید (ملتان)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2023ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ ادریس عطّاریہ (جڑانوالہ) 2 احمد رضا (ننکانہ) 3 محمد یوشع (پنڈی گھیپ، اٹک)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 مُردہ بچی زندہ کردی، ص58 2 مُردہ بچی زندہ کردی، ص58 3 جمعۃُ المبارک مسلمانوں کی عید، ص55 4 حروف ملایئے، ص55 5 تسبیحِ فاطمہ، ص56۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** بنتِ سید نواز قادری (کراچی) بنتِ علی شیر (رحیم یار خان) بنتِ آصف عطّاریہ (چکوال) شہیر غلام رسول (میرپور خاص، سندھ) محمد کمال عارف (شورکوٹ) بنتِ اسلام الدین (سکھر) عبدالواحد (موئن جو دڑو، لاڑکانہ) بنتِ گلزار احمد (گوجرانوالہ) بنتِ محمد ساجد عطّاریہ (پشاور) مسلم رضا (لاہور) بنتِ بشارت علی (اٹک) احمد صدیق (وہاڑی)۔

HOMEWORK

مولانا حیدر علی مدنی*

کل شام سے ننھے میاں کو ہلکا سا بخار تھا، بدلتے موسم کے باعث ہلکی سی بے احتیاطی بھی بیماری کو مزید بڑھا دیتی ہے اس لئے دادی جان کے کہنے پر ننھے میاں کو آج اسکول سے چھٹی کروالی گئی تھی۔ کچھ طبیعت بہتر ہوئی تو ننھے میاں نے امی جان سے پوچھا: میں اپنے دوست کے گھر جاؤں؟

لیکن بیٹا آپ ابھی تو بستر سے اٹھے ہو ایسی بھی کیا جلدی ہے دوست سے ملنے کی۔ امی جان نے پیار سے ننھے میاں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ننھے میاں: امی جان ایک تو ان سے ہوم ورک پوچھنا ہے ورنہ کل ہر پیریڈ میں کھڑا ہونا پڑے گا اور ساتھ ہی ان کی کاپی بھی لے آؤں گا۔

امی جان: چلیں ٹھیک ہے، احتیاط سے جانا اور جلدی واپس آنا۔ جی بہتر امی جان، ننھے میاں یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔

بلال بھائی آپ نے سبھی کتابوں کا ہوم ورک کر لیا ہے؟ ننھے میاں بلال بھائی کے گھر کے باہر کھڑے ان سے پوچھ رہے تھے۔

بلال: جی بھائی! سرفاروق تو آئے ہی نہیں تھے تو دو کتابوں کا کام میں نے انہی کے پیریڈ میں کر لیا تھا اور باقی کتابوں کا گھر پہنچ کر لنچ کے بعد کیا ہے۔

چلیں پھر آپ مجھے ریاضی کی نوٹ بک دے دیں، میں آپ کو رات تک واپس کر جاؤں گا، ننھے میاں نے کہا تو بلال نے اندر سے کاپی لا کر دیتے ہوئے کہا: نہیں بھائی! رات کو واپس دینے کی ضرورت نہیں ہے آپ صبح اسکول لیتے آیئے گا۔ لیکن وعدہ (Promise) کریں کہ لازمی لائیں گے۔

اور ننھے میاں جی اچھا کہتے ہوئے گھر واپس آ گئے۔

ننھے میاں اپنی کتابیں اور کاپیاں بیگ میں رکھ کر سونا، یوں بکھری نہ پڑی رہیں، رات کا کھانا کھانے اور ہوم ورک کرنے کے بعد ننھے میاں ابھی اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے تھے کہ آپی نے پاس سے گزرتے ہوئے کہا۔ لیکن ننھے میاں پر تو نیند سوار تھی لہٰذا آپی کی بات سنی اَن سُنی کرتے ہوئے اپنے بستر پر جا گرے۔

اگلے دن اسکول میں بریک کے دوران ننھے میاں کلاس روم میں ہی بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔ تبھی بلال ننھے میاں کے پاس آئے تو ننھے میاں نے انہیں لنچ کی دعوت دی، بلال نے کہا: "بَارَكَ اللهُ اللہ پاک آپ کو برکت دے" مجھے میری کاپی لوٹا دیں۔ ننھے میاں نے جب کاپی نکالنے کے لئے بیگ دیکھا تو کاپی غائب، ساری کتابیں کاپیاں باہر نکال کر باری باری دیکھا لیکن کاپی نہ ملی اب ننھے میاں کو احساس ہوا کہ بلال بھائی کی کاپی گھر ہی رہ گئی تھی۔ بلال بھائی ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے بولے: ننھے میاں! آپ نے وعدہ کیا تھا۔

ننھے میاں: جی بھائی میں نے وعدہ کیا تھا لیکن صبح بیگ میں رکھنا بھول گیا ہوں آپ ناراض مت ہوں۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

اتنے میں بریک ختم ہو چکی تھی سر آئے تو ابتدائی سلام ودعا کے بعد بچّوں کو اپنے ہوم ورک والی نوٹ بک ٹیبل پر رکھنے کا کہا اور نہ کرنے والے بچّوں کو اپنی جگہ پر کھڑے ہونے کا کہا۔ اور پھر بلال کو کھڑا دیکھ کر حیرانی سے کہا: بلال بیٹا! آپ نے بھی ہوم ورک نہیں کیا؟

بلال: نہیں نہیں سَر! میں نے ہوم ورک تو کیا تھا لیکن کاپی ننھے میاں لے کر گئے تھے اور وعدہ کرنے کے باوجود نہیں لائے۔

جی ننھے میاں! کیا کہہ رہے ہیں بلال بھائی؟ سر نے ننھے میاں کی طرف گھومتے ہوئے پوچھا۔

ننھے میاں: سر! میری غلطی نہیں ہے، رات ہوم ورک کرنے کے بعد میں نے ٹیبل پر رکھی تھی لیکن صبح بیگ میں رکھنا بھول گیا۔

سر: ننھے میاں! ٹھیک ہے آپ نے جان بوجھ کر کاپی گھر میں نہیں چھوڑی لیکن جب آپ نے وعدہ کیا تھا تو آپ کو رات میں ہی بے پروائی نہیں کرنی چاہئے تھی۔ پھر سر نے پوری کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: بچّو! ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، 1 / 451، حدیث:1047)
ہمارے بزرگ وعدے کو اتنی اہمیت دیتے تھے کہ ایک بار شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ وعدے کی وجہ سے ایک سال تک ایک شخص کا انتظار کرتے رہے۔ (اخبار الاخیار، ص12) وعدہ پورا کرنے سے آدمی پر لوگوں کا اعتماد بڑھتا ہے اور اپنی زبان اور وعدے کا بھرم رکھنے والی قومیں ہی دنیا میں ترقی کرتی ہیں۔ تو پیارے بچّو! جب بھی کسی سے وعدہ کیا جائے تو اسے نبھانے میں کسی قسم کی بے پروائی یا سستی نہیں کرنی چاہئے۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچّوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 پانی بیٹھ کر پیتے ہیں اور یہی سنت ہے۔ 2 اذان دی جاتی ہے تو شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ 3 رَجَب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ 4 مسئلہ حل کرنے کی مہارتیں اپنے بچے میں پیدا کریں۔ 5 وعدہ پورا کرنے سے آدمی پر لوگوں کا اعتماد بڑھتا ہے۔

◆جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال 01: اہلِ مدین کی طرف کونسے رسول تشریف لائے؟

سوال 02: اسلام میں کس کا نام سب سے پہلے محمد رکھا گیا؟

• جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے • کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے • یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے • 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/ 285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنٰی	نسبت
محمد	عبدالصمد	بے نیاز کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	جعفر	بہت وسیع نہر	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی کا مبارک نام
محمد	خبّاب	تیز تیز چلنے والا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی کا مبارک نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنٰی	نسبت
اُمامہ	ارادہ کرنے والی	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری نواسی کا مبارک نام
رَباب	سفید بادل	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام
ساریہ	رات میں چلنے والی	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سہیلی کا نام

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2024ء)

نام مع ولدیت:------------------ عمر:---- مکمل پتا:---

موبائل/واٹس ایپ نمبر:------------------------- (1) مضمون کا نام:-------------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:-------------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:-------------------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:-------------------------- صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2024ء)

جواب 1:.. جواب 2:..

نام:.............................. ولدیت:.............................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..............................

مکمل پتا:..

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

خواتین کی وراثت

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لانے سے جہاں دنیا کے بہت سے حصے سے کفر و شرک کا خاتمہ ہوا، باطل رسمیں ختم ہوئیں وہیں یتیموں کے مال اور عورتوں کے حقوقِ میراث کے سلسلے میں بھی تفصیلی احکامات نازل ہوئے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری کے نتیجے میں عورتوں پر ہونے والے احسانات میں سے ایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ خواتین کو بھی وراثت کا حق دار قرار دیا گیا۔

اسلام سے پہلے عورت میراث کے حق سے نہ صرف محروم تھی بلکہ خود ہی سامانِ میراث بنی ہوئی تھی۔ اس کے برعکس اسلام نے مَردوں اور عورتوں دونوں کو وراثت کے مال میں حصّے دار ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ پارہ 4، سورۃ النسآء، آیت نمبر 7 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا(۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔)[1] اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے: زمانۂ جاہلیت میں عورتوں اور بچّوں کو وراثت سے حصہ نہ دیتے تھے، اِس آیت میں اُس رسم کو باطل کیا گیا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قراٰن کے خلاف ہے دونوں میراث کے حقدار ہیں اور اس سے اسلام میں عورتوں کے حقوق کی اہمیت کا بھی پتا چلا۔[2]

کہتے ہیں کہ یہ ترقی یافتہ دور ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ آج کے ترقی یافتہ کہلانے والے اس دور میں بھی عموماً خواتین کو ان کے حق کے مطابق وراثت میں حصہ نہیں ملتا۔ کئی جگہ جہالت کی وجہ سے اور کئی جگہ غفلت کی وجہ سے اور کئی جگہ ظلم کی وجہ سے مستحق وارث کو اس کا حصہ نہیں دیا جاتا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے طرزِ زندگی (Lifestyle) کا محور اسلامی تعلیمات کے بجائے رسم ورواج کی پابندی بنتا جارہا ہے۔ جہیز رواج ہے

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

شاید اس لئے ضرور دیتے ہیں، غریب سے غریب لڑکی کی شادی بھی بغیر جہیز کے ہوگئی ہو ایسا سننے میں بہت ہی کم آتا ہے لیکن وراثت فرض ہونے کے باوجود اس میں سستی اور کاہلی سے کام لینا عام ہوتا جارہا ہے۔

کبھی یہ عذر بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکی کی شادی دھوم دھام سے کردی تھی، اس لئے وہ میراث کی حق دار نہیں ہے تو کبھی دوسری شادی کرلینے کی وجہ سے بیوہ کو اس کے پہلے شوہر کے ترکے سے حصہ نہیں دیا جاتا جبکہ جو عورت شوہر کے انتقال کے وقت اس کے نکاح میں ہو اسے شرعی اعتبار سے اپنے شوہر کی وراثت سے حصہ ملے گا، اگرچہ وہ عدت پوری ہونے کے بعد دوسری شادی کرلے جب بھی اس کا حقِ وراثت باقی رہتا ہے، ختم نہیں ہوجاتا۔[3] بعض اوقات وراثت کی حق دار عورتوں جیسے بیٹیاں اور بہنوں کو دیگر رشتہ دار اپنا حصہ نہ لینے اور لئے بغیر معاف کر دینے کا کہتے اور اس پر زور دیتے ہیں۔ جبکہ معاف کرنے یا کروانے سے ان کا حصہ ختم نہیں ہوگا، مردوں پر لازم ہے کہ وہ حق دار عورتوں کو ان کا حصہ دیں اور خاندان کی عورتیں بھی اس میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ نیز اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان بھی ضرور اپنے پیشِ نظر رکھیں، چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" یعنی جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ پاک قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹ دے گا۔[4]

بحیثیتِ عورت میں خواتین سے گزارش کروں گی کہ وہ اپنی ہم صِنف کو ملنے والے شرعی حق کی وصولی میں معاون و مددگار بنیں۔ اگر آپ ماں ہیں اور بیٹے غیر منصفانہ تقسیم کا فیصلہ کر رہے ہوں تو غیر جانبداری کے ساتھ اللہ پاک کے احکامات اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت و تاکید کرکے نہ صرف اللہ کی رضا کی حقدار بن سکتی ہیں بلکہ اولاد میں انصاف کرنے کی روش اختیار کرکے خاندان کو ٹوٹنے سے بھی بچاسکتی ہیں۔

اگر آپ بھابھی ہیں تو اپنے شوہر کو بہن کا حصہ دبا لینے کی ترغیب دینے کے بجائے اپنی نند کے حقوق کی ادائیگی میں مددگار بنیں۔ اپنے اوپر رکھ کر سوچیں کہ اگر آپ کو اپنے والد یا والدہ کے ترکہ میں سے حصہ نہ ملے یا آپ کے بعد آپ کی بیٹی کو اس حق سے محروم کر دیا جائے تو کیا یہ آپ کو گوارا ہوگا؟ جب بھی وراثت کی تقسیم کا معاملہ درپیش ہو تو ہمیں چاہئے کہ سب سے پہلے دار الافتاء اہل سنّت سے راہنمائی حاصل کریں، اور پھر جو راہنمائی ملے اسی کے مطابق وراثت کے مال کو تقسیم کریں اور اس کی تقسیم میں ہرگز ہرگز تاخیر نہ کریں بلکہ جس قدر جلدی ہوسکے ہر شخص کو اس کا حصہ دے دیں تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اسے استعمال کرسکے، نیز میراث کی تقسیم میں تاخیر کی وجہ سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پیچیدگیاں بھی بڑھتی جاتی ہیں، نسل در نسل ترکہ تقسیم نہ کرنے سے عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ ترکہ کئی کئی پشتوں تک ایسے افراد کے تصرف و استعمال میں رہتا ہے جن کا اس پر کوئی حق نہیں ہوتا مگر اس کے باوجود وہ اس سے نفع اٹھا رہے ہوتے ہیں جب کہ بہت سے حق دار اپنے حق سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان کا مال غیر مستحق افراد کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اسلام کے دیئے ہوئے احکامات کے مطابق جلد از جلد میراث کا مال تقسیم کر دیا جائے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِيْن بِجَاهِ خَاتَمِ النَّبِيّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ4، النسآء:7 (2) صراط الجنان، 2/149 (3) دیکھئے: فتاویٰ فیض الرسول، 2/728 (4) مشکاۃ المصابیح، 1/567، حدیث: 3078۔

کیمرے کی آنکھ

بنتِ ندیم عطاریہ*

کچھ مقاصد کی بنا پر مختلف مقامات مثلاً آفسز، فیکٹریز، بینکوں، کمرۂ امتحان اور دیگر کئی اہم جگہوں پر کیمرے لگے ہوتے ہیں اور بعض جگہ لکھا بھی ہوتا ہے کہ ”خبردار! کیمرے کی آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے۔“ جس کے سبب لوگ محتاط ہوجاتے اور وہاں ایسا کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں جو بعد میں ان کے لئے کسی پریشانی کا سبب بنے، ان کو یہی ڈر لگا ہوتا ہے کہ کیمرے میں سب ریکارڈ ہورہا ہے، اگر ہم نے کچھ غلط کیا تو وہ سب کے سامنے آجائے گا اور لوگوں کے نزدیک ہمارا جو امیج بنا ہوا ہے وہ خراب ہوجائے گا۔ یوں ہی اگر کیمرہ تو نہ ہو مگر کوئی دیکھ رہا ہو تو بھی بہت سے لوگ رسوائی اور بے عزتی وغیرہ کے ڈر سے کئی غلط اور نہ کرنے والے کاموں سے خود کو روک کر رکھتے ہیں۔ مگر کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں جب ایسی تنہائی میسر ہو کہ جہاں انہیں نہ کوئی دوسرا انسان دیکھ رہا ہو اور نہ ہی وہاں کوئی کیمرہ لگا ہو تو پھر وہ لوگ وہاں اللہ پاک کی نافرمانی کر گزرتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ کوئی نہیں دیکھ رہا تو کسی کا مال اٹھا کر جیب میں رکھ لیا، دکان پر سامان میں ملاوٹ کردی، ناپ تول میں کمی کردی اور گھر پر کمرے میں چھپ کر موبائل پر غلط چیزیں دیکھ لیں۔ حالانکہ مسلمان کا تو اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ میں لوگوں کے سامنے ہوں یا پھر تنہائی میں، میرا رب تو ہر وقت ہی مجھے دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ(۴۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔ (پ24، المؤمن:44)

نیز مسلمان کا تو اس بات پر بھی ایمان ہے کہ اللہ پاک ہمارے ساتھ ہے، چنانچہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ(۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے (پ27، الحدید:4)

لہٰذا جب لوگ موجود ہوں یا پھر کیمرے کی آنکھ دیکھ رہی ہو تو ہم کچھ غلط کرنے سے ڈرتے ہیں تو پھر اللہ پاک تو اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ ہم اس سے حیا کرتے ہوئے ہر وقت اور ہر جگہ ہی برا کام کرنے سے بچیں۔ تنہائی میں گناہ کرنے والوں کے بارے میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جانتا ہوں کہ جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو ان کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں کی مانند ہوں گی لیکن اللہ پاک انہیں روشندان سے نظر آنے والے غبار کے بکھرے ہوئے ذروں کی طرح (بے وقعت) کردے گا۔ کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! ہمارے سامنے ان لوگوں کا صاف صاف حال بیان فرمادیجئے تاکہ ہم جانتے ہوئے ان لوگوں میں شریک نہ ہوجائیں۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ”وہ تمہارے بھائی، تمہارے ہم قوم ہوں گے، راتوں کو تمہاری طرح عبادت کیا کریں گے، لیکن وہ لوگ تنہائی میں برے اَفعال کے مُرتکب ہوں گے۔ (ابن ماجہ، 4/489، حدیث:4345)

کاش! آنکھوں سے حرام دیکھتے وقت، کانوں سے حرام سنتے وقت، ہاتھ سے حرام روزی کماتے وقت، الغرض کہ جلوت ہو یا خلوت، کہیں بھی کوئی بھی گناہ کرتے وقت ہمیں یہ خیال آجائے کہ ”اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے“ کاش کہ اس وقت ہمیں اپنے پیدا کرنے والے رب سے حیا آجائے اور ہم جس طرح لوگوں کے سامنے گناہوں سے بچتے ہیں ایسے ہی تنہائی میں بھی گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوجائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* جامعۃ المدینہ فیضانِ ابوہریرہ

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں کیا وضو اور غسل ہو جائے گا؟ یا پھر وضو اور غسل سے پہلے کاجل صاف کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

وضو اور غسل میں آنکھ کے اندرونی حصے میں پانی پہنچانا واجب یا سنت نہیں، لہٰذا آنکھ میں کاجل لگے ہونے کی صورت میں بھی وضو اور غسل ادا ہو جائے گا۔ البتہ کاجل یا سُرمے کا جرم اگر آنکھ کے کوئے (یعنی ناک کی طرف آنکھ کے کونے) پر یا پلکوں پر لگا ہو تو وضو اور غسل میں اُسے چھڑانا ہو گا، کیونکہ وضو یا غسل میں چہرہ دھوتے ہوئے آنکھوں کے کوئے اور پلکوں کو دھونا فرض ہوتا ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، 1/7،13 ملتقطاً- بدائع الصنائع، 1/19- فتاوٰی رضویہ، 1 (الف)/444)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 شوہر کی وفات کے بعد دیور سے شادی کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کے چار بچے ہیں اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور انتقال کی عدت بھی ختم ہو چکی ہے، تو کیا اس صورت میں اس عورت کا نکاح شوہر کے چھوٹے بھائی یعنی اپنے دیور سے ہو سکتا ہے، جبکہ اس عورت کی سب سے بڑی لڑکی اور اُس کے دیور کی عمر میں فقط چار سال کا ہی فرق ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں اس عورت کا اپنے دیور سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ ممانعت کی کوئی اور وجہ نہ ہو، کیونکہ قرآن عظیم میں محرمات یعنی جن عورتوں سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے ان کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے اور بھابھی ان محرمات میں سے نہیں۔ نیز دیور کا اپنی بھابھی سے عمر میں کافی چھوٹا ہونا بھی کوئی وجہِ ممانعت نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، 11/290- فتاوٰی فیض الرسول، 1/578)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 نفلی روزے میں حیض آگیا تو کیا نفلی روزے کی قضا لازم ہوگی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا اور اسے روزے کے دوران حیض آگیا تو کیا نفلی روزے کی قضا لازم ہو گی یا روزہ معاف ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت پر اس نفلی روزے کی قضا لازم ہے۔

درِّ مختار میں ہے: ”ولو شرعت تطوّعاً فیھما فحاضت قضتھما“ یعنی اگر عورت نے نفلی روزہ رکھا یا نفلی نماز شروع کی اور اس دوران حیض آگیا تو نفلی نماز یا نفلی روزے دونوں صورتوں میں قضا لازم ہے۔ (الدرّ المختار معہ ردّ المحتار، 1/533)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: ”روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب۔“ (بہارِ شریعت، 1/382)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محقق اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام عرسِ سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نہایت عقیدت و احترام سے منایا گیا

مدنی مذاکروں میں امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی پھول
ملک و بیرونِ ملک سے ہزاروں عاشقانِ رسول کی شرکت

دعوتِ اسلامی کی جانب سے شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر 16 تا 26 اکتوبر 2023ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں مدنی مذاکروں کا انعقاد کیا گیا۔ مدنی مذاکروں میں امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے عاشقانِ رسول کو مدنی پھولوں سے نوازا اور ان کی اخلاقی و شرعی تربیت کی۔ مدنی مذاکروں کے آغاز میں جلوسِ غوثیہ کا اہتمام بھی کیا جاتا رہا۔ ان مدنی مذاکروں میں پاکستان کے مختلف شہروں اور علاقوں کے ساتھ ساتھ بیرونِ ملک سے انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے عاشقانِ رسول بھی شریک ہوئے، نیز نائجیریا کے علمائے کرام کی بھی آمد ہوئی۔ مختلف ملکوں، شہروں اور علاقوں سے آنے والے عاشقانِ رسول کی تربیت کے لئے مدنی مذاکرے کے علاوہ سیکھنے سکھانے کے حلقے بھی لگائے گئے جبکہ نگرانِ شوریٰ، اراکینِ شوریٰ اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بیانات کرکے اسلامی بھائیوں کی تربیت کی۔

شعبہ انٹرنیشنل افیئرز کے تحت
فیضانِ مدینہ کراچی میں سات دن کا سنتوں بھرا اجتماع

52 ممالک سے عاشقانِ رسول شریک ہوئے

دعوتِ اسلامی کے تحت یکم نومبر 2023ء تا 7 نومبر 2023ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سات دن کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا، جس میں 52 ممالک کے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ دورانِ اجتماع امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ، جانشین امیرِ اہلِ سنت مولانا حاجی عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّ ظِلُّہُ العالی، نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی، اراکینِ شوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بیانات کئے، بیرونِ ملک سے آئے ہوئے عاشقانِ رسول کا کہنا تھا کہ یہاں آکر ہمیں دلی سکون ملا ہے، ہماری روحانیت میں بھی اضافہ ہوا ہے، دینی کاموں کو کرنے کا جذبہ بڑھا ہے، اسی جذبے کے ساتھ اپنے ملک جائیں گے اور خوب دینی کام بڑھائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

شعبۂ تعلیم کے تحت ملک بھر میں اجتماعاتِ میلاد کا انعقاد

نگرانِ شوریٰ اور اراکینِ شوریٰ نے بیانات کئے

شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) کے تحت ربیع الاول کے مبارک مہینے میں ملک بھر میں قائم کالجز اور یونیورسٹیز سمیت 1 ہزار 993 مقامات پر اجتماعاتِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جن میں پروفیسرز، ٹیچرز، پرنسپلز اور دیگر عہدیداران سمیت 1 لاکھ 72 ہزار سے زائد اسٹوڈنٹس شریک ہوئے۔ اجتماعات میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی، اراکینِ شوریٰ حاجی مولانا عبد الحبیب عطّاری، حاجی محمد اظہر عطّاری، قاری سلیم عطّاری، عبد الوہاب عطّاری، قاری ایاز عطّاری اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرے بیانات کئے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز“، کراچی

دعوتِ اسلامی کے چند دینی کاموں کی مزید جھلکیاں

❁ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، اکتوبر 2023ء میں دیئے گئے 4 مدنی رسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 اِرشاداتِ حضرت سَری سَقَطی: 28 لاکھ 93 ہزار 182 2 واہ کیا بات غوثِ اعظم کی (مع 8 کراماتِ غوثِ اعظم): 26 لاکھ 13 ہزار 172 3 غوثِ اعظم کا شوقِ علمِ دین: 26 لاکھ 78 ہزار 877 4 امیرِ اہلِ سنّت سے سائنس کے بارے میں 10 سوال جواب: 26 لاکھ 38 ہزار 89۔

❁ 08 اکتوبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں کراچی سٹی کے تمام سطح کے ذمہ داران کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری نے شرکا کی تربیت کی۔

❁ جامعۃ المدینہ بوائز کے زیرِ اہتمام 10 اکتوبر 2023ء کو فیضانِ مدینہ کراچی میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے "مطالعے کی اہمیت" پر سنتوں بھرا بیان کیا۔

❁ 12 اکتوبر 2023ء کو نیو جوڈیشل کمپلیکس، تحصیل کورٹس پتوکی میں اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں ایڈیشنل سیشن ججز پتوکی اور پتوکی بار کے ججز سمیت وکلا اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا۔

❁ 16 اکتوبر 2023ء کو چیمبر آف کامرس کانفرنس ہال سیالکوٹ میں، 17 اکتوبر کو آڈیٹوریم قذافی اسٹیڈیم لاہور میں اور 21 اکتوبر کو E-Library Adjacent to Gymnasium Hall شیخوپورہ میں آئی ٹی اینڈ ای کامرس پروفیشنلز کے درمیان Meet-Up's ہوئے جن میں آئی ٹی کے شعبے سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ نگرانِ مجلس شعبہ پروفیشنلز فورم محمد ثوبان عطّاری نے خصوصی بیانات کئے۔

❁ دعوتِ اسلامی کے شعبہ ڈونیشن سیل ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ اہتمام 17 تا 19 اکتوبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان بھر سے ڈونیشن سیل کے ذمہ داران اور اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ، اراکینِ شوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے شرکا کی تربیت فرمائی۔

❁ دعوتِ اسلامی کے تحت 20 تا 22 اکتوبر 2023ء کو اسپیشل پرسنز (گونگے، بہرے اور نابینا افراد) کا تین دن کا اجتماع ہوا جس میں پاکستان بھر سے کم و بیش 900 عاشقانِ رسول اور ان کے سرپرستوں نے شرکت کی۔ اسپیشل پرسنز نے مدنی مذاکرے میں بھی شرکت کی اور اشاروں کی زبان میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ سے سوالات کئے جبکہ اراکینِ شوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بھی شرکا کی تربیت فرمائی۔

❁ راولپنڈی ڈسٹرکٹ بار کونسل میں 23 اکتوبر 2023ء کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ بِالعلما و وُکلا کے زیرِ اہتمام اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر ہائی کورٹ بار اور بار کونسل کے اراکین سمیت دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اظہر عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا۔

❁ مرکزی جامعۃ المدینہ کراچی کے درجہ ثالثہ (3rd Year) میں زیرِ تعلیم 19 سالہ طالبعلم احمد ابو سارب عطّاری نے کراچی انٹر میڈیٹ بورڈ کے امتحان میں حصہ لے کر پورے کراچی میں اول پوزیشن (1st Position) اپنے نام کرلی۔ پوزیشن حاصل کرنے پر بورڈ آف سیکنڈری اینڈ انٹر میڈیٹ ایجوکیشن کراچی کی جانب سے احمد ابو سارب عطّاری کو اعزازی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

❁ دعوتِ اسلامی کے تحت گوتھن برگ (Gothenburg) سویڈن میں مدنی مرکز فیضانِ قراٰن کا افتتاح کردیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں مبلغ دعوتِ اسلامی مولانا بلال عطّاری مدنی سمیت دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اور گوتھن برگ کے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ قائم ہونے والے مدنی مرکز سے اِن شآءَ اللہ قراٰن و سنت کی تعلیمات کو عام کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اس مدنی مرکز کے افتتاح سے چند روز قبل سویڈن کے شہر مالمو میں بھی مدنی مرکز فیضانِ قراٰن کا افتتاح ہوا تھا۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

news.dawateislami.net

رجبُ المرجب کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
6 رجبُ المرجب 633ھ	یومِ وصال حضرت خواجہ غریب نواز، خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438 تا 1441ھ اور رسالہ "خوفناک جادوگر"
10 رجبُ المرجب 33 یا 63ھ	یومِ وصال صحابیِ رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438ھ
12 رجبُ المرجب 32ھ	یومِ وصال عَمِّ رسول حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہُ عنہما	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1439ھ
13 رجبُ المرجب	یومِ ولادت مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 تا 1444ھ اور کتاب "کراماتِ شیرِ خدا"
15 رجبُ المرجب 148ھ	یومِ وصال تابعی بزرگ، حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438ھ اور رسالہ "فیضانِ امام جعفر صادق"
22 رجبُ المرجب 60ھ	یومِ وصال صحابیِ رسول، کاتبِ وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438، 1440ھ اور کتاب "فیضانِ امیر معاویہ"
25 رجبُ المرجب 101ھ	یومِ وصال تابعی بزرگ، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438، 1440ھ اور کتاب "عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات"
25 رجبُ المرجب 183ھ	یومِ وصال حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجبُ المرجب 1438ھ
رجبُ المرجب 15ھ	واقعہ جنگِ یرموک جس میں صرف 41 ہزار مسلمانوں نے 6 سے 7 لاکھ رومیوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2022ء اور کتاب "فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد 2، صفحہ 591 تا 618"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

رجب المرجب میں معراج النبی کے بارے میں پڑھنے کے لیے ماہنامہ فیضان مدینہ کے ان مضامین کا مطالعہ کیجئے

معراج کو دولہا جاتے ہیں

معراج اور عقل

معراج کی حکمتیں

قصیدہ معراجیہ اورشبِ معراج کی منظرکشی

سفرِ معراج میں آنے والی آوازیں

معراج کے تحفے

معراج جسمانی تھی یا روحانی؟

کتاب: فیضانِ معراج

شبِ معراج انبیائے کرام کے خطبے

اللہ

یادِ سفرِ مدینہ

امارات ایئرپورٹ پر انتظار کے دوران کی ہوئی تحریر

صلوا علی الحبیب
صلی اللہ علیٰ محمد

دعوتِ اسلامی زندہ باد (آمین)

(یعنی دعوتِ اسلامی سلامت رہے۔ آمین)

دعائے عطار

یا اللہ پاک! جو کوئی اپنے گھر، دُکان، دفتر، گاڑی وغیرہ پر "دعوتِ اسلامی زندہ باد" لکھے اُس کو دُنیا و آخرت میں سلامت رکھ اور اُس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

(حاجی عمران نگرانِ شوریٰ کیلئے تحفہ)

محمد الیاس قادری
١٧ ربیع الاول ١٤٤٥ھ
3-10-23

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net